صَلُّوا کَمَا رَأَیْتُمُونِی اُصَلِّی

صحیح نماز نبوی

کتاب وسنت کی روشنی میں

تالیف

الشیخ عبدالرحمن عزیز

نظرثانی

فضیلۃ الشیخ ابو الحسن مبشر احمد ربانی

شیخ الحدیث حافظ عبداللہ رفیق

www.pdfbooksfree.blogspot.com

تحقیق وتخریج

ابو الحسن سید تنویر الحق

تصحیح واضافہ

ابو عمر محمد اشتیاق اصغر

www.ircpk.com

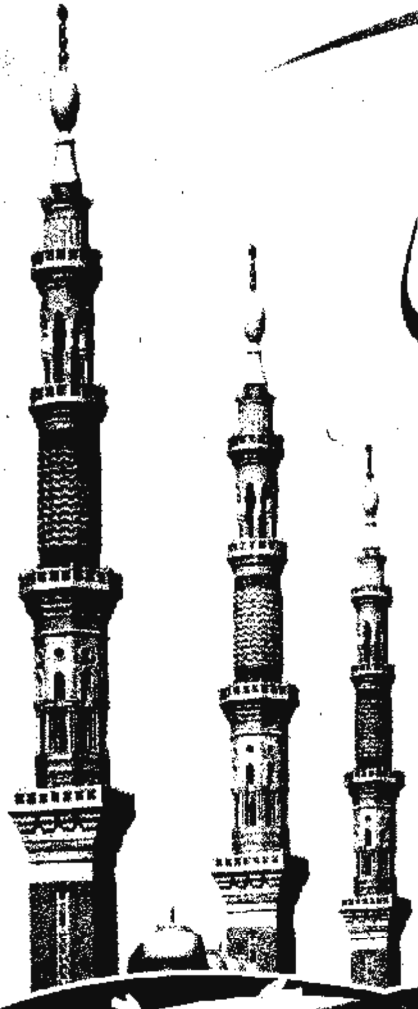

صلوا كما رأيتموني أصلي

صحیح نماز نبوی

کتاب و سنت کی روشنی میں

تالیف

الشیخ عبدالرحمٰن عزیز

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی

شیخ الحدیث حافظ عبداللہ رفیق

www.pdfbooksfree.blogspot.com

تحقیق و تخریج
ابوالحسن سید تنویر الحق

تصحیح و ...
ابو ... محمد اشتیاق اصغر

دار الاندلس ®
اسلام کی نشرو اشاعت کا عالمی مرکز
ملیک روڈ، چوبرجی لاہور پاکستان
Ph: 92-42-7230549
Fax: 92-42-7242639
www.dar-ul-andlus.com

http://pdfbooksfree.blogspot.com

[illegible]

نامِ کتاب

صحیح نمازِ نبوی

تالیف

الشیخ عبدالرحمٰن عزیز

نظرِثانی

فضیلۃ الشیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی — شیخ الحدیث حافظ عبداللہ رفیق

تحقیق و تخریج

ابوالحسن سید تنویر الحق

تصحیح واضافہ

ابو عمر محمد اشتیاق اصغر

اشاعتِ اوّل	اگست 2009ء
ناشر	دارالاندلس
تعداد	3000

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

دارالاندلس ® اسلام کی نشرواشاعت کا عالمی مرکز

4۔لیک روڈ، چوبرجی لاہور، پاکستان

Ph: 92-42-7230549 Fax: 92-42-7242639 www.dar-ul-andlus.com

http://pdfbooksfree.blogspot.com

صحیح نمازِ نبوی

عرضِ ناشر	17
تقریظ	19
عرضِ مؤلف	21
نماز کی اہمیت وفضیلت	
نماز کی اہمیت	25
نماز کی فضیلت	27
بے نماز کا حکم	29
بے نماز کا انجام	30
طہارت کا بیان	
پانی کے احکام	32
رفع حاجت کے آداب	33
رفع حاجت بیٹھنے کے آداب	34
قبلہ رخ بیٹھنا	34
پیشاب کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر؟	35
بوقت قضائے حاجت قریب......	35
قضائے حاجت کے وقت باتیں کرنا	36
بیت الخلا کی دعائیں	36
کن مقامات پر پیشاب کرنا ممنوع ہے؟	36
استنجے کے مسائل	37
استنجا اور وضو کا باہمی تعلق	38
⊙ وضو کا بیان	39
مسواک کی فضیلت	39
وضو کی اہمیت وفضیلت	40
وضو شروع کرنے سے پہلے	41
وضو کا مسنون طریقہ	42
وضو کے اذکار	46
وضو سے متعلقہ دیگر مسائل	47
اعضائے وضو سے کوئی جگہ رہ جائے	48
پگڑی اور پٹی پر مسح کا بیان	48
موزوں اور جرابوں پر مسح کا بیان	49
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جرابوں پر مسح......	50
جرابوں پر مسح کرنے کا طریقہ	50
جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا	51
مسح کی مدت	51
حالت جنابت میں مسح کا حکم	52
وضو پر وضو کرنا	52
پانی کے استعمال میں اسراف	53
وضو کے بعد ناجائز کام	53
وضو کے بعد دو رکعات کی فضیلت	54
وضو توڑنے والی چیزیں	54
جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا	56
دوران نماز میں وضو ٹوٹنے کا مسئلہ	56

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⊙ غسل کے مسائل 57

غسلِ جنابت کا مسنون طریقہ 57

غسل میں صابن کا استعمال 58

برہنہ ہوکر غسل کرنا 58

میاں بیوی کا اکٹھے غسل کرنا 59

غسل کے بعد دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں 59

غسل میں جرابوں پر مسح جائز نہیں 59

غسل میں کتنا پانی استعمال کرنا چاہیے 59

غسل کب فرض ہوتا ہے؟ 60

① جماع سے غسل 60

جنابت میں ممنوع کام 60

دوبارہ جماع کے لیے غسل اور وضو 60

② احتلام سے غسل 61

مذی اور ودی کا مسئلہ 62

③ حیض ونفاس کا بیان 62

حیض ونفاس میں ممنوع کام 63

کیا حائضہ قرآن پڑھ سکتی ہے؟ 64

ایام حیض کے علاوہ پانی کی حیثیت 65

استحاضہ کا مسئلہ 65

④ قبولِ اسلام کا غسل 65

⑤ میت کا غسل 65

⊙ غسل کے مزید مسائل 65

اگر جنابت کا علم نماز کے بعد ہو 66

اگر زیادہ غسل جمع ہو جائیں 66

غسلِ مستحب 67

① جمعہ کا غسل 67

② میت کو غسل دینے سے غسل 67

③ عیدین کا غسل 67

④ احرام کا غسل 67

⑤ مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل 67

⊙ تیمم کا بیان 68

پاک مٹی کی صورتیں 69

تیمم کا مسنون طریقہ 69

کیا ہر نماز کے لیے الگ تیمم کرنا چاہیے؟ 69

تیمم کے مزید مسائل 69

جن چیزوں سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے 70

⊙ مریض اور معذور کی طہارت 72

زخمی شخص کی طہارت 72

مریض کی طہارت 72

استحاضہ کا مسئلہ 73

مریض کی طہارت کب ٹوٹے گی؟ 74

⊙ ظاہری طہارت کا بیان 75

بدن کی طہارت 75

لباس کی طہارت 75

لباس یا بدن پر نجاست کا علم اگر...... 76

بدن اور لباس کو پاک کرنے کا طریقہ 77

فطری طہارت کے مسائل 79

جگہ کی طہارت کا بیان 80

جن مقامات پر نماز پڑھنا جائز نہیں 81

لباس کا بیان

اسلامی لباس کی شرائط 82

مرد کا لباس 83

عورت کا لباس 83

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

نمازی کا لباس	84
نماز کے لیے مرد کا لباس	86
ننگے سر نماز پڑھنے کا مسئلہ	87
علمائے احناف کے فتاویٰ	87
ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ کا اظہار تعجب	88
نماز کے لیے عورت کا لباس	88
مساجد کا بیان	
تعمیرِ مسجد کی فضیلت	90
تعمیرِ مسجد کے آداب	91
مسجد کی خبر گیری کرنا	92
مسجد کی آباد کاری	92
بعض مساجد کی خاص فضیلت	94
① مسجد حرام (بیت اللہ)	94
② مسجد نبوی	95
③ مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)	95
④ مسجد قبا	96
⑤ مسجد ذوالحلیفہ	96
مسجد کی طرف جانے کے آداب	97
مسجد میں جانے کی دعائیں	98
جن لوگوں کا مسجد میں داخلہ ممنوع ہے	99
جن کا مسجد میں داخلہ جائز ہے	100
مسجد میں ممنوع کام	100
مسجد میں جائز کام	101
مسجد میں بیٹھنے کے آداب	102
مسجد کے علاوہ مقاماتِ نماز	104
جہاں نماز پڑھنا حرام ہے	104
وہ جگہیں جہاں نماز پڑھنا جائز ہے	106
اوقاتِ نماز کا بیان	
نماز فجر کا وقت	107
نماز ظہر کا وقت	109
اصل سایہ معلوم کرنے کا طریقہ	110
نماز عصر کا وقت	111
نماز مغرب کا وقت	112
نماز عشاء کا وقت	113
جن علاقوں میں دن رات عمومی	113
نمازوں کے ممنوع اوقات	114
اذان اور اقامت کا بیان	
مؤذن کی فضیلت	117
اذان کہنے کے آداب	119
اذان سے پہلے خود ساختہ درود	121
اذان کے کلمات	121
اقامت کے کلمات	122
ترجیع والی اذان	122
ترجیع والی اقامت	123
سفر میں اذان و اقامت	125
اکیلے آدمی کے لیے اذان و اقامت	125
نمازیں جمع کرنے کی صورت میں	126
دوسری جماعت کے لیے اذان و اقامت	126
قضا نمازوں کے لیے اذان و اقامت	127
فجر سے قبل رات کو اذان	127
اذان و اقامت کے الفاظ میں کمی بیشی کرنا	127
اذان و اقامت کب کہنی چاہیے؟	128
اذان اور اقامت کے درمیان وقفہ	128
کیا اقامت اور جماعت کے	129

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

اقامت کون کہے؟ 129

اذان کے بعد مسجد سے باہر نکلنا 129

اذان کا جواب دینے کی فضیلت 130

اذان کا جواب دینے کا طریقہ 130

اذان کے بعد کی دعائیں 130

اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنا 132

قبلہ کی طرف رخ کرنا

قبلہ کی طرف رخ کرنا 133

نیت اور خشوع وخضوع کا بیان

نیت کا بیان 135

خشوع وخضوع کا بیان 136

سترہ کا بیان

سترے کی اہمیت 139

سترے کے مقاصد وفوائد 140

سترہ کے اندر سے گزرنے والے کو روکنا 141

سترے کی مقدار 141

سترہ کتنے فاصلے پر ہونا چاہیے؟ 142

کیا مسجد میں سترہ کی ضرورت ہے؟ 142

امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے کافی ہے 143

نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ 143

نمازی کے آگے سترہ نہ ہوتو...... 144

نماز کا مسنون طریقہ

مسنون طریقہ کی اہمیت 145

تکبیر تحریمہ کا بیان 145

قیام کا بیان 146

رفع الیدین 146

رفع الیدین کرنے میں مرد وزن کا فرق 147

ہاتھ باندھنا 147

ہاتھ باندھنے کا مقام 148

زیر ناف ہاتھ باندھنے والی...... 150

استفتاح نماز کی دعائیں 151

قراءت کا بیان 152

اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ...... 154

ایک رکعت میں کتنی قراءت کرنی چاہیے؟ 156

ایک سورت دونوں رکعات میں پڑھنا 156

سورتیں ترتیب سے پڑھنا 157

قرآن مجید سے دیکھ کر قراءت کرنا 157

قراءت کے شروع میں اور بعد میں سکتہ 157

قرآن مجید کی بعض آیات کا جواب دینا 158

کتنی آواز سے قراءت کرنی چاہیے؟ 159

آخری دو رکعات میں قراءت 159

امام کے پیچھے قراءت کرنا 160

سجدۂ تلاوت کا بیان 161

⊙ رکوع کا بیان 162

رفع الیدین کا مسئلہ 162

متواتر حدیث 162

اجماعِ صحابہ 164

عملی تسلسل 166

اجماع علمائے امت 167

ثبوت رفع الیدین کے تاریخی دلائل 168

رفع الیدین علمائے امت کی نظر میں 170

رفع الیدین علمائے احناف کی نظر میں 171

رکوع کا طریقہ 172

قومہ کا بیان 175

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

قومہ کی دعائیں	175	دعا کے آداب	208
⊙ سجدہ کا بیان	178	دعا کا طریقہ	210
سجدہ کے لیے جھکنے کا طریقہ	178	اسم اعظم	211
گھٹنے پہلے رکھنے کے قائلین کی دلیل	179	مسنون دعاؤں میں تحریف	211
سجدہ کرنے کا طریقہ	180	نماز کے بعد اجتماعی دعا کا مسئلہ	212
سجدہ کرنے میں مرد و زن کا فرق	183	⊙ نماز میں نظر کا مسئلہ	213
سجدہ کی دعائیں	184	⊙ سجدۂ سہو کا بیان	215
سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان	186	رکعات میں کمی بیشی پر سجدۂ سہو	215
جلسۂ استراحت کا بیان	187	درمیانہ تشہد چھوٹ جانے پر سجدۂ سہو	217
دوسری رکعت	188	رکعات کی تعداد میں شک پر سجدۂ سہو	217
⊙ تشہد کا بیان	189	جن غلطیوں پر سجدۂ سہو نہیں	219
پہلے تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ	189	فاتحہ کی قراءت رہ جائے تو	220
تشہد میں عورتوں کے بیٹھنے کا طریقہ	189	امام و مقتدی کے احکام	220
انگلی کو حرکت دینا	190	سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ	221
مسنون تشہد	192	⊙ نماز میں جائز و ناجائز امور	223
درود شریف کس تشہد میں پڑھنا چاہیے؟	193	نماز میں جائز کام	223
تیسری رکعت	194	نماز میں ممنوع کام	226
آخری تشہد	195	⊙ سواری پر فرض نماز کا بیان	229
تشہد کی دعائیں	196	⊙ جماعت کا بیان	230
نماز کا اختتام	197	جماعت کی اہمیت	230
نماز کے بعد کے اذکار	198	جماعت کی فضیلت	231
اذکار گنتی کرنا	203	ترکِ جماعت پر وعید	233
مرد اور عورت کی نماز میں فرق	203	جماعت کے لیے کتنے آدمی......	233
⊙ دعا کا بیان	206	نماز کے لیے جانے کے آداب	234
دعا کی اہمیت و فضیلت	206	⊙ خواتین کی جماعت کا بیان	235
دعا کی قبولیت	207	عورتوں کے لیے افضل جگہ	235
قبولیت دعا کی شرائط	207	خواتین کو مسجد میں نماز کی اجازت	235

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

خواتین کی خاص مساجد 235
خواتین کی جماعت 236
خواتین کی جماعت کروانے کا طریقہ 237
خواتین کے لیے مسجد جانے کے آداب 237
⊙ صفوں کا بیان 238
صفیں درست کرنا فرض ہے 238
صفیں درست کرنے کی فضیلت 239
صفیں درست نہ کرنے کی سزا 239
صفیں درست کرنے کا طریقہ 240
پہلی صف کی فضیلت 241
بلاوجہ پہلی صف سے پیچھے ہٹنے کی سزا 241
دو افراد کی جماعت 242
صفوں کی ترتیب 243
بچوں کی صف 243
خواتین کی صف 244
امام سے آگے کھڑا ہونا 244
ستونوں کے درمیان صف بندی 244
صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنا 245
امام اور مقتدیوں کے درمیان...... 246
⊙ امامت کا بیان 248
امامت کا حق دار کون؟ 248
نابالغ کی امامت 248
معذور کی امامت 249
غلام کی امامت 249
بڑے عالم کی چھوٹے عالم کے پیچھے نماز 250
مقرر امام کی جگہ جماعت کروانا 250
جس امام سے مقتدی ناراض ہوں 250
بدعتی اور مشرک کی امامت 251
امام کی کوتاہی کا مقتدی پر کوئی اثر نہیں 251
⊙ امام کے فرائض و ذمہ داریاں 253
قنوت نازلہ کا بیان 254
قنوت نازلہ کا طریقہ 255
قنوت نازلہ کی دعا 256
⊙ مقتدیوں کے فرائض و ذمہ داریاں 257
① مقتدیوں کو جماعت کے لیے...... 257
② دعائے استفتاح پڑھنا 257
③ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ 258
④ آمین کہنے کا مسئلہ 264
دور صحابہ میں ''آمین'' کا ثبوت 265
⑤ فاتحہ کے بعد قراءت 266
⑥ امام کی اتباع 267
جن چیزوں میں امام سے اختلاف...... 267
⑦ امام کی آواز مقتدیوں تک پہنچانا 268
⑧ امام بھول جائے تو اسے لقمہ دینا 268
⑨ امام کی تبدیلی 269
ایک جگہ دو جماعتیں 270
سنن کے لیے جگہ کی تبدیلی 270
جماعت میں شریک ہونے کا بیان 271
منفرد کے ساتھ نماز میں شریک ہونا 271
جماعت میں شامل ہونے کا طریقہ 271
رکوع میں ملنے والے کی رکعت 272
قائلین کے دلائل 274
پہلی دلیل 274
دوسری دلیل 276

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

تیسری دلیل	276
چوتھی دلیل	277
جماعت کے متفرق مسائل	278
⊙ جماعت میں قراءت کا بیان	280
نماز فجر میں قراءت	280
نماز ظہر میں قراءت	280
نماز عصر میں قراءت	281
نماز مغرب میں قراءت	281
نماز عشاء میں قراءت	281
نمازوں میں قراءت کا قاعدہ	281
جہری اور سری قراءت	281
امام کی قراءت کا جواب دینے کا بیان	282

سنن کا بیان

سنن کی فضیلت	283
سنن کے مسائل	284
فجر کی سنن کی فضیلت و اہمیت	285
فجر کی سنن پڑھنے کا طریقہ	285
فجر کی سنن کے بعد لیٹنا	285
جماعت کے دوران میں سنن پڑھنا	286
فجر کی سنن کی قضا	287

فوت شدہ نمازوں کی قضا

سونے یا بھولنے کی وجہ سے قضا......	289
قضا نماز کی سنن کا مسئلہ	290
نمازیں جمع کرنے میں ترتیب	290
قضائے عمری کا مسئلہ	290

مریض اور معذور کی نماز

مریض اور معذور کی نماز	292

نماز جمعہ کا بیان

یوم جمعہ کی فضیلت	294
جمعہ کے دن قبولیت دعا کی گھڑی	295
نماز جمعہ کی فضیلت	295
نماز جمعہ کی فرضیت	297
فرضیتِ جمعہ سے مستثنیٰ لوگ	297
جمعہ کی رخصت	298
شرعی عذر کے بغیر جمعہ ترک کرنا	298
جمعہ کے دن نماز فجر کی قراءت	299
جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت	299
یوم جمعہ کے ممنوعات	300
نماز جمعہ کہاں ادا ہو سکتی ہے؟	300
① کافر ممالک میں جمعہ	301
② دیہات وغیرہ میں جمعہ	302
③ میدان میں جمعہ	303
④ بحری جہاز میں جمعہ	303
⑤ فوجی چھاؤنیوں میں جمعہ	304
⑥ نماز جمعہ کے لیے نمازیوں کی تعداد	304
⑦ خطبہ جمعہ کے لیے حاکم وقت کا ہونا	304
نماز جمعہ کا وقت	305
جمعہ کی اذان کا مسئلہ	305
⊙ جمعہ کے آداب	307
جمعہ کے لیے طہارت	307
مسجد کی طرف جانے کے آداب	308
مسجد میں بیٹھنے کے آداب	308
جمعہ کے لیے جلدی اور پیدل جانا	308
امام کے قریب بیٹھنے کا ثواب	308

WWW.IRCPK.COM

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

خطبہ کے دوران میں تحیۃ المسجد ادا کرنا 309
خطبہ سننے کے آداب 309
خطیب سے بات کرنا جائز ہے 311
⊙ خطبہ دینے کے آداب 312
جمعہ کے دو خطبے 312
خطبہ کھڑے ہو کر دینا چاہیے 312
خطبہ کے دوران میں ٹیک لگانا 313
خطیب کے اوصاف 314
خطبہ جمعہ کے اوصاف 314
غیر عربی میں خطبہ جمعہ 315
خطبہ جمعہ سے پہلے مروجہ تقریر 317
خطبہ منقطع کرنا 317
خطبہ میں دعا کرنا 318
نماز جمعہ کی رکعات 318
فرضوں سے پہلے نوافل 318
فرضوں کے بعد سنن 319
جمعہ کس کو حاصل ہو گا؟ 320
جمعہ کے ساتھ احتیاطی ظہر بدعت ہے 321

نفل نمازوں کا بیان

نفل نماز کی فضیلت 322
نوافل کے اوقات 323
نوافل پڑھنے کا طریقہ 323
نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہے 323
نوافل بیٹھ کر ادا کرنا 323
نوافل سواری پر 324
نفل نماز میں قراءت کا بیان 325
قرآن مجید سے دیکھ کر قراءت کرنا 325
قرآن مجید کی بعض آیات کا جواب دینا 325
⊙ نماز تہجد کا بیان 328
تہجد کی فضیلت 328
تہجد کے لیے میاں بیوی کا ایک...... 329
تہجد کا وقت 329
تہجد سے پہلے 331
تہجد کی دعائے استفتاح 331
تہجد میں قراءت کے مسائل 333
رکعاتِ تہجد کی تعداد اور پڑھنے کا طریقہ 334
تہجد کی جماعت 336
تہجد کی قضا 336
⊙ تراویح کا بیان 338
نماز تراویح کا حکم 338
تراویح کی فضیلت 339
تراویح کی جماعت 339
تراویح کی رکعات 340
پہلی حدیث 340
ایک اشکال اور اس کا ازالہ 340
دوسری حدیث 343
تیسری حدیث 344
چوتھی حدیث 344
بیس رکعات تراویح کے دلائل 345
① حدیث نبوی 345
② صحابہ وتابعین کے آثار 347
③ اجماع امت 348
رکعاتِ تراویح کی تعداد علمائے...... 348
تراویح کے مسائل 350

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⊙ نمازِ وتر کا بیان	351
نماز وتر کی اہمیت	351
نماز وتر کی فضیلت	352
نماز وتر کا وقت	352
وتر کے بعد نماز	354
رکعاتِ وتر کی تعداد	355
ایک رکعت پڑھنے کا طریقہ	355
تین رکعات پڑھنے کا طریقہ	355
پانچ رکعات وتر پڑھنے کا طریقہ	356
سات رکعات وتر پڑھنے کا طریقہ	356
نو رکعات پڑھنے کا طریقہ	357
وتروں میں قراءت	357
قنوتِ وتر کب کرنی چاہیے؟	357
قنوتِ وتر کی دعائیں	358
وتروں کے بعد کی دعا	359
وتر کی قضا	359
⊙ نمازِ اشراق	361
اشراق کی اہمیت	361
اشراق کا وقت	362
نمازِ اشراق کی رکعات	363
سفر میں نمازِ اشراق	363
⊙ نماز تسبیح کا بیان	364
سببی نمازیں	
⊙ نماز استخارہ کا بیان	366
⊙ نمازِ استسقاء کا بیان	369
قحط سالی کیوں ہوتی ہے؟	369
قحط سالی کے وقت کرنے کے کام	369
بارش طلب کرنے کے طریقے	371
بارش کے لیے دعا کرنے کے مواقع	371
دعائے استسقاء کا طریقہ	372
استسقاء کی دعائیں	372
نماز استسقاء کا وقت	373
نماز استسقاء کہاں ادا کرنی چاہیے؟	374
نماز استسقاء کے آداب	374
نماز استسقاء کا طریقہ	376
بارش ہوتے وقت کی دعا	376
بارش میں نہانا	377
بارش روکنے کی دعا	377
آندھی سے اللہ کی پناہ مانگنا	377
کافروں کے لیے بارش نہ ہونے کی دعا	378
⊙ نماز خسوف کا بیان	379
نماز خسوف کی اہمیت	379
گرہن کے وقت کے اعمال	379
نماز خسوف کی جماعت	380
نماز خسوف کا طریقہ	380
⊙ نماز آفات	382
نمازِ سفر کا بیان	
نماز قصر کی اہمیت	384
نماز قصر کی رکعات	386
نماز قصر کب کی جا سکتی ہے؟	387
کتنے سفر پر نماز قصر ہو گی؟	388
ایک جگہ کب تک قصر ہو سکتی ہے؟	388
سفر میں اذان و جماعت	389
کیا مسافر مقیم لوگوں کی امامت	389

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

مسافر امام کے پیچھے مقیم کی نماز	390
مقیم امام کے پیچھے مسافر کی نماز	390
سفر میں نمازیں جمع کرنے کا مسئلہ	391
سفر میں سنن کا مسئلہ	393
حضر میں نمازیں جمع کرنے کا مسئلہ	393
حضر میں دو نمازیں جمع کرنے کا طریقہ	394
سفر میں نوافل کا مسئلہ	396
سفر میں فوت شدہ نماز حضر میں	396
سفر میں نوافل سواری پر ادا کرنا	396
نمازِ خوف کا بیان	
نمازِ خوف کی رکعات	398
نمازِ خوف کی جماعت	398
نمازِ خوف ادا کرنے کا طریقہ	399
سجود کا بیان	
سجدۂ تلاوت کا بیان	401
سجدۂ آیات (آفات) کا بیان	403
سجدۂ شکر کا بیان	403
عیدین کا بیان	
عیدین کے دن روزہ رکھنا	404
عید کی تیاری کرنا	404
عید کے دن کھیل کود	405
عید کے دن ملاقات کرنا	405
تکبیراتِ عید	406
نمازِ عید کا بیان	409
نمازِ عید میں خواتین کی شرکت	409
نمازِ عید میں بچوں کی شرکت	410
عید گاہ جانے کے آداب	411
نمازِ عید کے اوقات	411
نمازِ عید کے لیے اذان و اقامت	412
نمازِ عیدین کا طریقہ	412
نمازِ عیدین کی قراءت	414
عید کا خطبہ	414
عید گاہ میں نوافل	415
گاؤں میں نمازِ عید	416
نمازِ عید کس جگہ ادا کرنی چاہیے؟	416
اگر عید جمعہ کے دن آ جائے تو......؟	416
عید گاہ سے واپسی	417
⊙ عید الفطر کے مخصوص مسائل	417
صدقۂ فطر (فطرانہ) کا مسئلہ	418
عید الفطر سے پہلے کھانا	419
⊙ عید الاضحیٰ کے مخصوص مسائل	419
عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت	419
تکبیراتِ عشرہ ذی الحجہ	419
عرفہ کی فضیلت	420
یوم عرفہ کی تکبیرات	420
یوم عرفہ کا روزہ	420
قربانی کے دن کی فضیلت	421
نمازِ عید الاضحیٰ کے آداب	421
نمازِ عید کے بعد قربانی	422
جنازے کے احکام و مسائل	
بیماری گناہوں کا کفارہ	423
حالت مرض میں کرنے کے کام	423
وصیت کو تبدیل کرنا	425
اعمال خیر کی وصیت کرنا	425

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

عیادت کی اہمیت 426
عیادت کی فضیلت 426
عیادت کے آداب 427
مریض کو دم کرنے کا طریقہ 427
قریب الوفات شخص کے پاس...... 428
وفات کے بعد حاضرین کی ذمہ داریاں 430
وفات کے موقع پر جائز کام 431
وفات کے موقع پر ناجائز کام 432
حسن خاتمہ کی علامات 433
میت کے متعلق اظہار خیال کرنا 433
کسی کے انجام کے متعلق بات کرنا 435
⊙ تجہیز وتکفین کا بیان 436
تجہیز وتکفین کی اہمیت 436
تجہیز وتکفین کرنے والوں کی فضیلت 436
غسل میت کے آداب 437
میت کو غسل کون دے گا؟ 438
غسل دینے والے کے فرائض 439
حاجی کا غسل 440
شہید کا غسل 440
کفن کون دے گا؟ 441
کفن کے اوصاف 441
عورت کا کفن 442
اجتماعی کفن 443
محرم کا کفن 443
شہید کا کفن 443
⊙ نماز جنازہ کا بیان 444
نماز جنازہ کی اہمیت 444
نماز جنازہ کی اطلاع دینا 444
جنازہ کے ساتھ جانے کی فضیلت 445
عورتوں کا جنازہ کے ساتھ جانا 446
جنازہ لے جانے کے آداب 446
جنازے کے ساتھ حرام کام 447
نماز جنازہ کہاں پڑھنی چاہیے؟ 447
نماز جنازہ کے ممنوع اوقات 448
اگر کسی کے متعلق جنازہ پڑھانے...... 448
نماز جنازہ کی صف بندی 449
امام کہاں کھڑا ہوگا؟ 449
نماز جنازہ سری یا جہری 450
مقتدیوں کے فرائض 450
نماز جنازہ کا مسنون طریقہ 450
پہلی تکبیر 451
نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ 451
نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ...... 452
فاتحہ کے بعد قراءت 453
دوسری تکبیر 453
تیسری تکبیر 454
میت کے لیے دعائیں 454
چوتھی تکبیر 456
چار سے زائد تکبیرات 456
تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین 456
بچہ کی نماز جنازہ 457
بچہ کی نماز جنازہ کی دعا 458
شہید کی نماز جنازہ 459
غائبانہ نماز جنازہ 459
اجتماعی نماز جنازہ 460

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

نماز جنازہ میں خواتین کی شرکت	461	قبر میں روشنی کے لیے چراغ چلانا	472
دوبارہ نماز جنازہ	461	ایک خاندان کی اکٹھی قبریں	472
تدفین کے بعد نماز جنازہ	461	اجتماعی تدفین	472
طویل مدت کے بعد نماز جنازہ	462	قبر کشائی	473
گناہ گاروں کی نماز جنازہ	462	⊙ تعزیت کرنے کا بیان	474
مقروض کی نماز جنازہ	462	تعزیت کا طریقہ	474
نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا	463	تعزیت کے لیے مخصوص جگہ بیٹھنا	476
جن کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز نہیں	464	تعزیت کو آنے والوں کے لیے......	476
⊙ تدفین کا بیان	465	خاوند کے سوگ کا بیان	477
تدفین کی اہمیت	465	خاوند کے سوگ کے احکام	478
قبر کھودنے والے کی فضیلت	466	خاوند کے سوگ کی مدت	480
تدفین کے ممنوع اوقات	466	عام میت کے سوگ کی مدت	480
تدفین کہاں کرنی چاہیے؟	466	سوگ میں حرام کام	481
قبر بنانے کا طریقہ	467	⊙ قبرستان کی زیارت	482
تدفین کے آداب	468	قبرستان کی زیارت کی اہمیت	482
تدفین کے بعد دعا کرنا	470	عورتوں کا قبرستان جانا	482
تدفین کے بعد سورۂ بقرہ کی تلاوت کرنا	471	قبرستان میں کرنے کے کام	483
تدفین کے بعد میت کو کلمہ کی تلقین کرنا	471	قبرستان میں ممنوع کام	484
عورت کو دفن کون کرے گا؟	472	جنازے کی رسوم و بدعات	485

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، اَمَّا بَعْدُ!

نماز دین کا ستون ہے، جس نے اسے قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے اسے ترک کر دیا اس نے دین کی عمارت کو ڈھا دیا۔ نماز مسلمان کے افضل اعمال میں سے ہے، جیسا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب (اور افضل) عمل کون سا ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔'' میں نے عرض کی: ''پھر کون سا عمل (محبوب اور افضل ہے)؟'' فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔'' [بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب فضل الصلوٰۃ لوقتها :۵۲۷۔ مسلم : ۸۵]

یہ اس لیے کہ نماز بندے اور رب کے درمیان ایک تعلق ہے جس میں انسان دنیا کی مشغولیات سے کٹ کر اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے، اس سے ہدایت، مدد اور رہنمائی چاہتا ہے اور اس سے سیدھے راستے پر ثابت قدم رہنے کی درخواست کرتا ہے۔

نماز ایک ایسا صاف ستھرا سرچشمہ ہے جس کے شفاف پانی سے وہ اپنے گناہوں اور خطاؤں کو دھوتا ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پنجگانہ نمازوں کی مثال ایک نہر کی سی ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے پر بہ رہی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو اس سے (اس کے جسم پر) کسی قسم کا میل کچیل باقی نہیں

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

رہے گا۔" [مسلم، كتاب المساجد، باب المشي إلى الصلوٰة ...... الخ: ٦٦٨]

ہمارے دین میں نماز کی اسی اہمیت، افادیت اور فضیلت کے باعث ایک عرصے سے یہ خواہش تھی کہ اس موضوع پر ایک جامع کتاب مرتب کی جائے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ہمارے محترم بھائی اور نوجوان عالم عبدالرحمٰن عزیز ﷾ کو، جنھوں نے نہایت مدلل اور مؤثر اسلوب تحریر میں "صحیح نماز نبوی" کا شاندار نقشہ کھینچا ہے اور کتاب کی ترتیب میں کوشش کی ہے کہ صرف اور صرف احادیث صحیحہ و حسنہ سے مدد لی جائے اور انھوں نے حقیقتاً سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ مؤلف نے اگرچہ ہر حدیث کے ساتھ مختلف محققین کی تحقیق لکھ دی تھی مگر تحقیق کی گنجائش موجود تھی، اس لیے محقق عالم ابوالحسن سید تنویر الحق صاحب نے اس پر مزید کام کیا اور جہاں کوئی کمی نظر آئی اسے دور کیا۔ تصحیح و ترمیم کا فریضہ بھائی ابوعمر محمد اشتیاق اصغر نے سرانجام دیا اور حسب ضرورت نہایت اہم مضامین بڑھا کر اس کتاب کی افادیت اور قدر و قیمت میں بدرجہا اضافہ کر دیا اور نظر ثانی کا انتہائی اہم کام فضیلۃ الشیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی ﷾ اور شیخ الحدیث حافظ عبداللہ رفیق ﷾ نے بڑی باریک بینی سے کیا اور نہایت مفید مشورے دیے۔ اللہ ان کی عمروں میں برکت عطا فرمائے۔ آمین!

تہذیب و تسہیل کا کام بھائی محمد زاہد الرحمٰن جلالی نے کیا، بھائی محمد شفیق نے کمپوزنگ اور ضیاء الرحمٰن بھائی نے خوبصورت سرورق تیار کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کتاب کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور جن دوستوں نے اس کتاب کے مرتب کرنے میں تعاون کیا ہے ان کی اخروی نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

والسلام

سیف اللہ خالد

مدیر دارالاندلس

۲۶ شعبان ۱۴۳۰ھ

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

تقریظ

سال ۲۰۰۶ء میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حج بیت اللہ کا موقع فراہم کیا تو میدانِ منیٰ میں مؤلف ہذا الکتاب سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے نماز کے موضوع پر کتاب لکھنے کا عزم ظاہر کیا اور راقم سے تعاون کی درخواست کی تو میں نے نماز کے موضوع پر دو عربی کتب کی طرف ان کی راہنمائی کی۔ ایک "صلاۃ المؤمن" جو تین جلدوں میں دکتور سعید بن علی بن وہف قحطانی کی تالیف ہے اور دوسری "موسوعۃ الصلاۃ الصحیحۃ" تھی جو پانچ جلدوں میں ہے، اس کے مؤلف الشیخ فوزی بن محمد آل عودہ ہیں۔

تو صاحب کتاب نے کہا کہ میں کتاب لکھ کر آپ کو ارسال کروں گا تو آپ تصحیح کر دیں۔ راقم نے عدیم الفرصتی کا عذر پیش کیا، لیکن ان کے اصرار پر بالآخر وعدہ کرنا پڑا۔ لیکن تعلیمی و تدریسی، دعوتی و جہادی، فتاویٰ جات اور تصحیح کتب کے مشکل ترین مراحل آڑے آتے رہے، حتیٰ کہ کتاب کی کمپوزنگ ہو کر ادارہ دارالاندلس سے منسلک بعض بھائیوں کی عمیق نظروں سے گزرنے کے بعد راقم کے پاس پہنچ گئی اور مدیر دارالاندلس نوجوان عالم دین محترم بھائی سیف اللہ خالد حفظہ اللہ نے اس پر نظر ثانی کا حکم فرمایا۔

تو حسب حکم تعمیل کرنا پڑی اور مختصر سے وقت میں اس کو دیکھا، جس سے آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو تسکین پہنچی اور کئی ایک مقامات پر تصحیح کی اور ملاحظات رقم کیے۔ نماز کے مسائل کے موضوع پر اردو زبان میں کئی ایک کتب مرتب ہو چکی ہیں اور گلشن کتاب و سنت کے ہر پھول کی اپنی مہک اور خوشبو ہے۔ صاحب کتاب نے ''صحیح نماز نبوی'' میں حتی الوسع

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

صحیح اور حسن روایات ذکر کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہر شخص سے نہ کلی اتفاق ہو سکتا ہے اور نہ اختلاف۔

مجموعی اعتبار سے یہ کتاب اپنے موضوع کی ایک شاہکار ہے اور دارالاندلس کی مطبوعات میں ایک انمول اضافہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کتاب کو عامۃ الناس کی رشد وہدایت، فوز وفلاح اور کامیابی وکامرانی کا ذریعہ بنائے اور جملہ معاونین کی مغفرت وبخشش کا وسیلہ اور جنت الفردوس میں داخلے کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

خادم العلم و أھلہ

ابوالحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

۲۰۰۹/۸/۱۲ء

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

عرضِ مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تعالیٰ نے جن وانس کی پیدائش وتخلیق کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴾ [الذاريات : ٥٦]

''میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

اور عبادات میں نماز ایک ایسی عبادت ہے جو انسان اور حیوان یعنی مسلمان اور کافر میں فرق کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلٰوةِ)) [مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلوة : ٨٢]

''بلاشبہ آدمی اور کفر وشرک کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔''

گویا نماز ایک ایسی عبادت ہے جو مسلمان اور کافر ومشرک کے درمیان فرق کرتی ہے، یہی اسلام کا ستون ہے، اسی کے متعلق سب سے پہلے روز قیامت سوال ہوگا، اگر نامۂ اعمال میں صحیح نماز نبوی ہوئی تو آدمی نجات پا جائے گا، ورنہ ناکامی و بربادی اس کا مقدر ہوگی۔ نماز کی اہمیت اسلام میں بہت زیادہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے منبر پر کھڑے ہو کر نماز ادا کی، تاکہ سب لوگ صحیح نماز سیکھ لیں۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک نماز ایک

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

اہم ترین فریضہ تھا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب کسی کو کسی علاقے کا گورنر بنا کر بھیجتے تو اسے یہ وصیت فرماتے:

«اِنَّ اَھَمَّ اَمْرِکُمْ عِنْدِی الصَّلَاۃُ فَمَنْ حَفِظَھَا وَحَافَظَ عَلَیْھَا، حَفِظَ دِیْنَہُ وَمَنْ ضَیَّعَھَا فَھُوَ لِمَا سِوَاھَا اَضْیَعُ» [الموطأ، کتاب وقوت الصلوٰۃ، باب وقوت الصلوٰۃ : ٦]

''میرے نزدیک تمھارا اہم ترین فریضہ اقامتِ صلوٰۃ ہے، کیونکہ جس نے نماز کی حفاظت کی اور اس پر ہمیشگی کی اس نے اپنے دین کی حفاظت کی اور جس نے نماز ضائع کر دی تو وہ (دین کے) دیگر امور کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔''

یہ ایسا فریضہ ہے جو مرد و عورت پر دن اور رات میں پانچ مرتبہ فرض ہے، جو مرد کے لیے کسی صورت معاف نہیں، حتیٰ کہ بیماری اور میدان جنگ میں بھی معاف نہیں۔ یہی وہ فریضہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے کا ذریعہ ہے، جو نظم وضبط اور پابندی وقت سکھاتا ہے، جو طہارت و نظافت کا عادی بناتا ہے اور فواحش و منکرات سے روکتا ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس! کہ جتنا اہم یہ فریضہ ہے اتنا ہی مسلمان اس سے دور ہیں۔ اکثریت ان لوگوں کی ہے جو نماز پڑھتے ہی نہیں، یا ایک دو پڑھ لیں اور باقی چھوڑ دیں اور جو نماز پڑھتے ہیں ان میں سے بھی زیادہ تعداد ان لوگوں کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق ادا نہیں کرتے، اس کی بڑی وجہ فرقہ پرستی ہے۔ یہ لوگ قرآن و حدیث سے نماز سیکھنے کی بجائے اپنے اپنے اماموں اور بزرگوں سے نماز سیکھتے ہیں، ان کے بتائے ہوئے طریقے کو اپنے لیے حرف آخر سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک تقلید اور گروہ بندی ہی اسلام ہے، حالانکہ شریعت میں ان چیزوں کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اصل اسلام تو قرآن و حدیث ہی ہے اور فرقہ پرستی سے نجات کا واحد ذریعہ بھی قرآن و حدیث پر چلنا ہی ہے۔ تو قرآن و حدیث ہی کی روشنی میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز آپ کے سامنے پیش کی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق ادا کی ہوئی نماز ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوگی اور وہی ذریعہ نجات

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

ہے، اس سے ہٹ کر ادا کی ہوئی نماز کی کوئی حیثیت نہیں، کیونکہ شریعت کے مطابق عمل نہ کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴾ [الغاشية : ٣، ٤]

''محنت کرنے والے، تھک جانے والے، (لیکن وہ) گرم آگ میں داخل ہوں گے۔''

اور ہمیں حکم بھی یہی ہے کہ ہم اسی طرح نماز ادا کریں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے ادا کی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا:

((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ)) [بخاري، كتاب الأذان، باب الأذان للمسافرين إذا كانوا جماعة ...... الخ : ٦٣١]

''تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

تو اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے مطابق نماز ادا کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرے، کیونکہ میں نے اس کتاب میں صرف صحیح اور حسن احادیث کا انتخاب کیا ہے اور تقریباً ہر حدیث کے ساتھ میں نے محققین بالخصوص علامہ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ اور شعیب الارنؤوط حفظہ اللہ کی تحقیق لکھ دی ہے، تا کہ قاری بلا خوف حدیث پر عمل کر سکے۔ اس کے علاوہ میں نے مسائل کو نقاط کی صورت میں لکھا ہے اور ہر مسئلہ کی تمام ممکنہ جزئیات کو بیان کیا ہے، اس کتاب میں کوئی بات دلیل اور حوالہ کے بغیر نہیں اور بعض جگہ اختلافی مسائل میں طرفین کے دلائل کا تجزیہ کر کے حق کو واضح کیا گیا ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ کتاب کا انداز عام فہم اور سادہ ہو، تا کہ عام قاری بھی اس سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکے اور کوشش یہ کی گئی ہے کہ یہ کتاب نماز کے مجموعی مسائل کا احاطہ کرے۔ اس لیے اس میں غسل، تیمم، وضو، حیض ونفاس، اوقات نماز، اذان واقامت، جماعت، سبھی نمازیں، نفل نمازیں، عیدین اور جنازے وغیرہ کے احکام ومسائل کو نقاط کی صورت میں خوب وضاحت سے بیان کیا ہے۔

میں اپنی اس کوشش میں کس حد تک کامیاب رہا ہوں، اس کا فیصلہ تو قارئین نے کرنا

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

ہے، لہٰذا قارئین سے گزارش ہے کہ اس کتاب میں کسی قسم کی بھی کوئی غلطی پائیں تو ضرور آگاہ کریں، تاکہ اسے آئندہ ایڈیشن میں درست کرلیا جائے۔

آخر میں میں اپنے ان تمام دوستوں کے لیے دعا گو ہوں جنھوں نے اس کتاب کی تیاری میں میرے ساتھ کسی بھی قسم کا تعاون کیا، بالخصوص فضیلۃ الشیخ محمد ندیم، فضیلۃ الشیخ محمد ارشاد، ابراہیم شاہین اور دارالاندلس کے بھائیون کا جنھوں نے کتاب پر نظر ثانی اور تصحیح و اضافہ کیا، بالخصوص مدیر دارالاندلس سیف اللہ خالد بھائی کا، جنھوں نے خصوصی دلچسپی لے کر اپنی نگرانی میں یہ سارے کام کروائے اور پھر محبت وخلوص کے ساتھ اس کتاب کو خوب صورت انداز میں شائع کیا، اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور عمل میں برکت فرمائے۔ آمین !

والسلام

عبدالرحمٰن عزیز

۱۷ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

نماز کی اہمیت وفضیلت

نماز کی اہمیت:

قرآن مجید میں فلاح یاب ہونے والوں کی ایک صفت یہ بیان ہوئی ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴾ [المؤمنون : ۹]

''اور جو اپنی نمازوں پر محافظت کرتے ہیں۔''

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

﴿ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ﴾ [طٰهٰ : ۱۳۲]

''اپنے اہل وعیال کو نماز قائم کرنے کا حکم دیجیے اور خود بھی نماز کی پابندی کیجیے۔''

نماز اسلام کا بنیادی رکن ہے، جس کے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ))

[بخاری، کتاب الإیمان، باب دعاؤکم إیمانکم ...... الخ : ۸]

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

ارشادِ سرورِ گرامی ﷺ ہے:

((رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ)) [ترمذی، کتاب الإیمان، باب

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

ما جاء فی حرمة الصلاة : ٢٦١٦ ـ صحیح ـ مسند أحمد : ٥/ ٢٣١]

''تمام معاملات کی اصل اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهِ فَاِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ، وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ » [نسائی، کتاب الصلاة، باب المحاسبة علی الصلاة : ٤٦٦ ـ صحیح]

''بلاشبہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے اس کی نماز کا حساب ہوگا، جس کی نماز صحیح (اور مکمل) ہوئی تو وہ کامیاب ہوگیا اور نجات پاگیا اور جس کی نماز خراب ہوئی وہ ناکام اور تباہ ہوگیا۔''

اور ارشاد نبوی ﷺ ہے:

« خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ، كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَغْفِرَ لَهٗ ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ، اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ، وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ » [أبوداوٗد، کتاب الصلاة، باب المحافظة علی الصلوات : ٤٢٥ ـ صحیح]

''اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جس نے ان کے لیے اچھی طرح وضو کیا اور انھیں بروقت ادا کرتا رہا، مکمل رکوع اور پورے خشوع سے نماز ادا کی، اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا عہد ہے کہ وہ اسے ضرور بخشے گا اور جس نے یہ کام نہ کیا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی عہد نہیں ہے، چاہے معاف کر دے اور چاہے اسے عذاب دے۔''

رسول اللہ ﷺ نے آخری وقت میں امت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

« اَلصَّلَاةَ، اَلصَّلَاةَ، اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ » [أبوداوٗد، کتاب الأدب، باب فی حق المملوك : ٥١٥٦ ـ صحیح]

''لوگو! نماز کا خیال رکھنا، لوگو! نماز کا خیال رکھنا اور اپنے غلاموں کے بارے میں

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

اللہ سے ڈرتے رہنا۔"

رسول اللہ ﷺ کے دور میں جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو سب سے پہلے اسے نماز سکھائی جاتی۔[السلسلة الصحيحة : ٧/١/٦٦، ح : ٣٠٣٠۔ صحيح]

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کی طرف خط لکھا: "میرے نزدیک تمھارا اہم ترین فریضہ اقامت صلوٰۃ ہے، کیونکہ جس نے نماز کی حفاظت کی اور اس پر ہمیشگی کی اس نے اپنے دین کی حفاظت کی اور جس نے نماز ضائع کر دی تو وہ (دین کے) دیگر امور کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔"[الموطأ، كتاب وقوت الصلوة، باب وقوت الصلوة : ٦]

نماز کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ » [السلسلة الصحيحة : ٥٥٣/٤، ح : ١٩٢٠]

"پانچوں نمازوں کی پابندی آدمی کے تمام (صغیرہ) گناہ مٹا دیتی ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے پوچھا:

« أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِىْ مِنْ دَرَنِهٖ ؟ قَالُوْا لَا يُبْقِىْ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا، قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا » [بخاری، كتاب مواقيت الصلاة، باب الصلوات الخمس كفارة : ٥٢٨۔ مسلم : ١٥٢٢]

"تم میں سے جس کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ نہائے، تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل رہ سکتی ہے؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: "ذرا بھی میل نہیں رہ سکتی۔" تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ایسے ہی پانچ نمازیں ہیں، ان کے ذریعے اللہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا يُنَادِيْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ يَا بَنِيْ آدَمَ ! قُوْمُوْا إِلٰى نِيْرَانِكُمُ الَّتِيْ أَوْقَدْتُمُوْهَا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ فَأَطْفِئُوْهَا بِالصَّلَاةِ »[طبراني أوسط : ۹۱۱۵۰۹۔ طبراني صغير : ۱۱۳۱۔ صحيح الترغيب والترهيب : ۸٦/۱، ح : ۳۵۸، ۳۵۹۔ حسن]

''بے شک ہر نماز کے وقت اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ صدا لگاتا ہے: ''اے لوگو! اس آگ (کو بجھانے) کے لیے اٹھو جسے تم نے (اپنے گناہوں کی بدولت) اپنے لیے جلا رکھا ہے، اسے نماز کے ذریعے بجھا دو۔''

اور بخاری میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ، فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِآثَارِ السُّجُوْدِ، وَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُوْدِ » [بخاري، كتاب الأذان، باب فضل السجود : ۸۰٦]

''جب اللہ تعالیٰ جہنمی لوگوں پر رحمت کرنے کا ارادہ کرے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جس نے بھی (خالص) اللہ کی عبادت کی ہے اسے جہنم سے باہر نکال لو، تو فرشتے انھیں پیشانیوں پر سجدوں کے نشان سے پہچان کر باہر نکالیں گے، (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے آگ پر سجدے کے نشان کو جلانا حرام قرار دیا ہے۔''

اور ایک دوسری جگہ فرمایا:

« جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ »[نسائي، كتاب عشرة النساء، باب حب النساء : ۳۳۹۱۔ صحيح]

''میری آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث نماز ہے۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

بے نماز کا حکم:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَإِذَا قَامُوْا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ﴾

[النساء : ١٤٢]

''بلاشبہ منافقین اللہ سے دھوکا بازی کر رہے ہیں، حالانکہ اللہ انھیں دھوکا دینے والا ہے، (ان کی نشانی یہ ہے کہ) جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو نہایت سست کھڑے ہوتے ہیں۔''

سورۂ توبہ میں ہے:

﴿ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ﴾ [التوبة : ٥]

''مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو اور انھیں پکڑو اور انھیں گھیرو اور ان کے لیے ہر گھات کی جگہ بیٹھو، پھر اگر وہ توبہ کر کے نماز ادا کرنے اور زکوۃ دینے لگیں تب انھیں چھوڑ دو۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ﴾ [التوبة : ١١]

''اگر یہ (مشرک لوگ) توبہ کر لیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوۃ دینے لگیں تو تمھارے دینی بھائی ہیں (وگرنہ نہیں)۔''

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

((إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ)) [مسلم، کتاب الإيمان، باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة : ٨٢]

''بلاشبہ آدمی اور شرک وکفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔''

اور ایک دوسرے موقع پر فرمایا:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

« اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ » [ترمذی، كتاب الإيمان، باب ما جاء في ترك الصلاة : ٢٦٢١ ـ نسائي : ٤٦٤ـ ابن ماجه : ١٠٦٩ـ صحيح]

''ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان نماز قائم رکھنے کا عہد ہے، جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔''

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جس نے نماز ترک کر دی اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔'' [مصنف ابن أبي شيبة : ٢١٨/٧ـ السنن الكبرى للبيهقي : ٣٥٧/١، ح : ١٦٧٣]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو نماز چھوڑ دے اس کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔'' [مصنف ابن أبي شيبة : ١٦٧/٦، ح : ٣٠٣٨٨]

عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں:

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ترک نماز کے علاوہ کسی گناہ کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔'' [ترمذي، كتاب الإيمان، باب ما جاء في ترك الصلاة : ٢٦٢٢ـ صحيح]

بے نماز کا انجام:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴾

[مريم : ٥٩]

''پھر ان (نبیوں) کے بعد نالائق لوگ ان کے جانشین بنے، جنھوں نے نماز ضائع کی اور خواہشات کے پیچھے لگ گئے، وہ عنقریب (اس) گمراہی کے انجام سے دوچار ہوں گے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

« مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ بُرْهَانٌ وَلَا نُورٌ وَلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَهَامَانَ وَفِرْعَوْنَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ »[مسند أحمد : ۱۶۹/۲، ح : ٦٥٧٦۔ صحيح ابن حبان : ۱٤٦٧۔ شعیب الارنؤوط نے اسے صحیح کہا ہے]

''جس نے نمازوں کی حفاظت کی، قیامت کے دن یہ نماز اس کے لیے نور، دلیل اور نجات کا سبب ہوگی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی اس کے لیے قیامت کے دن کوئی چیز دلیل، نور اور نجات کا سبب نہیں ہوگی اور وہ شخص قارون، ہامان، فرعون اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

جنتی لوگ جہنم میں جانے والے اپنے دوستوں سے جہنم میں جانے کا سبب پوچھیں گے تو وہ جواباً کہیں گے:

﴿ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴾ [المدثر: ٤٣]

''جہنمی کہیں گے کہ ہم نماز نہیں ادا کرتے تھے۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

طہارت کا بیان

پانی کے احکام:

✖ طہارت نماز کے لیے شرط ہے، اس کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی، ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

«لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ» [مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة : ٢٢٤]

''طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوگی۔''

✖ طہارت صرف دو چیزوں سے حاصل ہو سکتی ہے:

① پاک پانی سے۔ [الأنفال : ١١]

② پانی نہ ہونے کی صورت میں پاک مٹی سے۔ (اس کی تفصیل تیمم کے بیان میں ملاحظہ فرمائیں)

✖ پانی (برف ہو یا اولے، کھڑا ہو یا بہتا، کم ہو یا زیادہ) اپنی تمام صورتوں میں پاک ہے، ان سے طہارت کرنا جائز ہے۔

✖ مندرجہ ذیل صورتوں میں پانی ناپاک ہے، اس سے طہارت نہیں ہوگی:

① تھوڑے پانی میں نجاست گر جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يَنْجُسُ » [أبو داود، كتاب الطهارة، باب ما ينجس الماء : ٦٥۔ صحيح]

''جب پانی کی مقدار دو بڑے مٹکوں کے برابر ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔''

یعنی مذکورہ مقدار سے کم ہوگا تو نجاست گرنے سے ناپاک ہو جائے گا۔ دو مٹکوں میں

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

موجودہ حساب سے پانچ (۵) من اور ستائیس (۲۷) کلوگرام پانی سماتا تھا۔ [اتحاف الکرام اردو : ۲۹]

پانی مذکورہ مقدار سے زیادہ ہو تو اس وقت ناپاک ہوگا جب نجاست اس کے رنگ، بو اور ذائقہ میں سے کوئی وصف تبدیل کر دے۔ [اس مسئلہ پر علماء کا اجماع ہے۔ دیکھیے صحیح ابن حبان، تحت الحدیث : ۱۲۴۹۔ سبل السلام : ۱/ ٤٤]

② کسی برتن سے کتا پانی پی لے تو وہ ناپاک ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیُرِقْهُ ، ثُمَّ لِیَغْسِلْهُ سَبْعَ مِرَارٍ))

[مسلم، کتاب الطهارة، باب حکم ولوغ الکلب : ۲۷۹]

’’جب تمھارے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اس چیز کو بہا دو، پھر اسے سات مرتبہ دھوؤ۔‘‘

③ جس پانی (کے پاک یا ناپاک ہونے) میں شک پڑ جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دَعْ مَا یَرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یَرِیْبُکَ)) [نسائی، کتاب الأشربة، باب الحث علی ترك الشبهات : ٥٧١٤۔ صحیح]

’’جس چیز میں شک پڑ جائے اسے چھوڑ دے اور اس چیز کو اختیار کر جس میں شک نہیں۔‘‘

④ جنبی مرد یا عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے وضو یا غسل نہ کریں تو بہتر ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’مرد کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے عورت غسل نہ کرے اور عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے مرد غسل نہ کرے۔‘‘ [أبوداوٗد، کتاب الطهارة، باب النهی عن ذلك : ۸۱۔ نسائی : ۲۳۹۔ صحیح]

رفع حاجت کے آداب:

⌘ پیشاب و پاخانہ کی حاجت شدید ہو تو نماز نہیں پڑھنی چاہیے، بلکہ پہلے حاجت سے فارغ ہوا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

((لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ)) [مسلم، کتاب المساجد، باب کراهية الصلاة بحضرة الطعام...... الخ : ٥٦٠]

''جب کھانا حاضر ہو اور پیشاب و پاخانہ تنگ کر رہے ہوں تو اس وقت نماز (پڑھنا جائز) نہیں ہے۔''

رفع حاجت بیٹھنے کے آداب:

⌘ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے دور جاتے (اور چھپ کر بیٹھتے) کہ کوئی آپ کو دیکھ نہ سکے۔[بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الجبة الشامية : ٣٦٣ ـ مسلم : ٢٧٤/٧٧]

⌘ ایسی جگہ بیٹھیں کہ پیشاب کے چھینٹے جسم پر نہ پڑیں۔ نبی ﷺ نے دو قبروں کے پاس سے گزرتے ہوئے فرمایا:

((إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَ أَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ)) [بخاری، کتاب الوضوء، باب : ٢١٨ـ مسلم : ٦٧٧]

''ان دو قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑے کام پر نہیں ہو رہا (جس سے بچنا مشکل ہو) بلکہ ایک کو پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنے پر اور دوسرے کو چغلی کرنے پر ہو رہا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے صحرا میں جاتے تو (زمین نرم کرنے کے لیے) ایک نیزا لے جاتے (تاکہ پیشاب کے چھینٹے جسم پر نہ پڑیں)۔[بخاری، کتاب الوضوء، باب حمل العنزة مع الماء فی الاستنجاء : ١٥٢ـ مسلم : ٢٧١]

قبلہ رخ بیٹھنا:

⌘ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے نہ بیٹھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا))[بخاری، کتاب

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

الصلاۃ، باب قبلة أهل المدينة وأهل الشام والمشرق : ٣٩٤۔ مسلم : ٢٦٤]

”جب تم پیشاب و پاخانہ کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرو۔“

⌘ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے کی ممانعت فضا میں ہے، کمرہ یا کوئی اوٹ ہو تو جائز ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شام کی طرف منہ اور کعبہ کی طرف پشت کر کے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔ [بخاری، کتاب الوضوء، باب من تبرز على لبنتين : ١٤٥۔ مسلم : ٢٦٦]

پیشاب کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر؟:

⌘ اگر بیٹھنا ممکن نہ ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا)) [بخاری، کتاب الوضوء، باب البول قائمًا وقاعدًا : ٢٢٤۔ مسلم : ٢٧٣۔ مسند امام اعظم ابو حنيفة، ص : ٤٦، مترجم دوست محمد شاكر و نسخة ديوبنديه، ص : ١١٩، باب البول قائمًا۔ تنبيه : صحیح بخاری میں کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیشاب کرنے کی روایت ہے، جبکہ مسند امام اعظم میں صرف کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی روایت ہے]

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوڑا کرکٹ والی جگہ آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عام طریقہ بیٹھ کر پیشاب کرنے کا تھا، آج بھی ضرورت ہو تو اس پر عمل کرنا جائز ہے۔

بوقت قضائے حاجت قریب بیٹھنا:

⌘ قضائے حاجت کے وقت ایک دوسرے سے چھپ کر بیٹھنا چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب دو آدمی قضائے حاجت کے لیے بیٹھیں تو ایک دوسرے سے چھپ کر بیٹھیں اور وہ آپس میں گفتگو بھی نہ کریں، کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔“ [السلسلة الصحيحة : ٣٢١/٧، ح : ٣١٢٠]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

قضائے حاجت کے وقت باتیں کرنا:

⌘ مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ قضائے حاجت کے وقت باتیں کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور حدیث بھی ہے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے کہ ایک آدمی نے گزرتے ہوئے سلام کیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہیں دیا۔ [مسلم، کتاب الحیض، باب التیمم : ۳۷۰]

بیت الخلا کی دعائیں:

⌘ بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) [بخاری، کتاب الوضوء، باب ما یقول عند الخلاء : ۱۴۲۔ مسلم : ۳۷۵۔ شروع میں "بسم اللہ" کا اضافہ سعید بن منصور سے مروی ہے، دیکھیے فتح الباری : ۱/ ۲۴۴]

''اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! میں خبیث جنوں اور خبیث جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

⌘ بیت الخلا سے باہر نکل کر یہ دعا پڑھیں:

((غُفْرَانَكَ)) [أبو داود، کتاب الطھارۃ، باب ما یقول الرجل إذا خرج من الخلاء : ۳۰۔ ترمذی : ۷۔ ابن ماجہ : ۳۰۰۔صحیح]

''(اے اللہ! میں) تیری بخشش چاہتا ہوں۔''

کن مقامات پر پیشاب کرنا ممنوع ہے؟:

⌘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ ذیل مقامات پر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے:

① لوگوں کے راستے میں اور سایہ دار درخت کے نیچے۔ [مسلم، کتاب الطھارۃ، باب النھی عن التخلی فی الطرق والظلال : ۲۶۹] ② قبرستان میں۔ [ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی النھی ...... الخ : ۱۵۶۷۔ صحیح] ③ غسل خانہ میں۔

http://pdfbooksfree.blogspot.com

[أبوداؤد، كتاب الطهارة، باب البول فى المستحم : ٢٧۔صحيح] ④ کھڑے پانی میں۔[مسلم، كتاب الطهارة، باب النهى عن البول فى الماء الراكد : ٢٨١]

استنجا کے مسائل:

⌘ پانی میسر ہو تو پانی ہی سے استنجا کریں۔سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ......يَسْتَنْجِىْ بِالْمَاءِ» [بخارى، كتاب الوضوء، باب حمل العنزة مع الماء فى الاستنجاء : ١٥٢۔ مسلم : ٢٧١]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجا کرتے تھے۔''

⌘ پانی میسر نہ ہو تو پتھر یا مٹی کے ڈھیلوں سے استنجا کریں۔[بخارى، كتاب الوضوء، باب الاستنجاء بروث : ١٥٦]

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ پانی موجود ہو تب بھی پہلے ضرور ڈھیلے استعمال کیے جائیں، پھر پانی، یہ ضروری والی شرط فضول ہے۔ ہاں اگر باہر کھیت وغیرہ میں پیشاب کیا اور ڈھیلے استعمال کر لیے، پھر پانی ملنے پر استنجا کرلیا جائے تو یہ اچھی بات ہے۔

⌘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَسْتَنْجِىْ اَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ »[مسلم، كتاب الطهارة، باب الاستطابة : ٢٦٢]

''تم میں سے کوئی شخص تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا نہ کرے۔''

⌘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع کیا ہے اور اسی طرح دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے بھی منع کیا ہے۔[مسلم، كتاب الطهارة، باب الاستطابة : ٢٦٢]

⌘ استنجا کے بعد زمین کے ساتھ ہاتھ ملنا مستحب ہے،سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کے ایک برتن سے استنجا کیا، پھر اپنا ہاتھ زمین کے ساتھ ملا۔[ابن ماجه، كتاب الطهارة و سننها، باب من دلك يده بالأرض بعد الاستنجاء : ٣٥٨۔ أبو داؤد : ٤٥۔ صحيح]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

- استنجے اور وضو کے لیے الگ الگ برتن استعمال کرنے چاہییں۔سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کے لیے جاتے تو میں برتن میں پانی لاتا، اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم استنجا کرتے ...... پھر دوسرا برتن لاتا، اس سے وضو کرتے تھے۔'' [أبوداؤد، كتاب الطهارة، باب الرجل يدلك بالأرض إذا استنجى : ٤٥۔ صحيح]
- ہوا خارج ہونے سے استنجا کرنے کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں ہے، حدیث میں اس سے صرف وضو کرنے کا ذکر ہے۔

استنجا اور وضو کا باہمی تعلق:

- کچھ لوگ استنجا اور وضو کو لازم وملزوم سمجھتے ہیں اور ان میں یہ معروف ہے کہ پیشاب یا پاخانہ کے بعد لازمی طور پر وضو کرنا چاہیے، یہ بات غلط ہے،سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوٹے میں پانی لے کر پیچھے کھڑے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فارغ ہو کر پوچھا: ''اے عمر! یہ کیا ہے؟'' عرض کی: ''یہ پانی ہے، وضو کر لیں۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے ہر مرتبہ پیشاب کے ساتھ وضو کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔'' [أبوداؤد، كتاب الطهارة، باب في الاستبراء : ٤٢۔ حسن۔ صحيح الجامع : ٥٥٥١]
- اسی طرح بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وضو کرنے سے پہلے لازمی طور پر استنجا کرنا چاہیے، یہ بات بھی غلط ہے، کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، بلکہ اس کے برعکس دلائل موجود ہیں۔ جیسا کہ صحیح بخاری (٨٥٩) میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رات بسر کرنے والا واقعہ موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیدار ہونے کے بعد صرف وضو کیا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

وضو کا بیان

مسواک کی فضیلت:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ »[نسائی، کتاب الطھارۃ، باب الترغیب فی السواك : ٥۔صحیح]

''مسواک منہ کی صفائی اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سبب ہے۔''

⌘ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ »[بخاری، کتاب الجمعة، باب السواك یوم الجمعة : ٨٨٧۔ مسلم : ٢٥٢]

''اگر میں اپنی امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو میں انھیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔''

⌘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''نبی اکرم ﷺ جب بھی گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔'' [مسلم، کتاب الطھارۃ، باب السواك : ٢٥٣/٤٤]

⌘ روزے کی حالت میں بھی مسواک کی جا سکتی ہے، کیونکہ مندرجہ بالا دونوں احادیث روزے اور افطار دونوں حالتوں کے لیے عام ہیں اور کسی حدیث میں روزے کی حالت میں مسواک کرنے سے منع بھی نہیں کیا گیا ہے۔

⌘ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو مسواک کرتے تھے۔[بخاری، کتاب الوضوء، باب السواك : ٢٤٥۔ مسلم : ٢٥٥]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ مسواک زبان، اس کے ارد گرد اور گلے تک کرنی چاہیے۔[بخاری، کتاب الوضوء، باب السواك : ٢٤٤۔ مسلم : ٢٥٤]

⌘ مسواک کا لمبا یا چھوٹا ہونا، کوئی شرط نہیں۔

وضو کی اہمیت وفضیلت:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ))[مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء : ٢٢٣]

''پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔''

⌘ اور فرمایا:

((لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ))[مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة : ٢٢٤]

''وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔''

⌘ وضو وہی صحیح ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ہوگا، اس کے علاوہ صحیح نہیں ہوگا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

((مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى، فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوْبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ))[مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه : ٢٣١/١١]

''جس نے اللہ کے حکم کے مطابق مکمل وضو کیا، تو اس کی فرض نمازیں کفارہ ہوں گی ان گناہوں کا جو ان کے بیچ میں کرے۔''

⌘ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))[بخاری، كتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثًا ثلاثًا : ١٥٩]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

''جس نے میرے اس طریقے پر وضو کیا، پھر دو رکعات پڑھیں، اس طرح کہ ان میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کی، تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

⌘ وضو کرنے سے گناہ دھل جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ)) [مسلم، كتاب الطهارة، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء : ٢٤٥]

''جو شخص اچھے طریقے سے وضو کرے، اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں۔''

⌘ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ)) [بخاری، كتاب الوضوء، باب فضل الوضوء ...... الخ : ١٣٦۔ مسلم : ٢٤٦/٣٥]

''قیامت کے دن میری امت کو جب بلایا جائے گا تو (وہ اس حال میں آئیں گے کہ) ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں سفید (چمکتے) ہوں گے، وضو کے نشانات کی وجہ سے۔''

⌘ اور آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوْءُ)) [مسلم، كتاب الطهارة، باب تبلغ الحلية حيث يبلغ الوضوء : ٢٥٠]

'' (جنت میں) مومنوں کو وہاں تک زیور پہنایا جائے گا، جہاں تک ان کے وضو کا پانی پہنچتا ہے۔''

وضو شروع کرنے سے پہلے:

⌘ وضو سے پہلے طہارت کی نیت کریں، ارشاد نبوی ﷺ ہے:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ)) [بخاری، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ ...... الخ : ١۔ مسلم : ١٩٠٧]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

"ہر کام کا مدار نیت پر ہے۔"

وضو کی نیت زبان سے کرنا بدعت ہے، کیونکہ یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

⌘ نیند سے جاگنے والا آدمی پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے انھیں دھوئے۔ حکم رسول ﷺ ہے:

« إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ » [بخاري، كتاب الوضوء، باب الاستجمار وترًا : ١٦٢ـ مسلم : ٢٧٨]

"جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے جاگے تو وہ پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے انھیں دھوئے، کیونکہ اسے علم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔"

⌘ اگر ہاتھ وغیرہ پر پینٹ لگا ہو، جس سے پانی جلد تک نہ پہنچے، تو اسے وضو سے پہلے اتارنا فرض ہے، کیونکہ اگر جلد تک پانی نہ پہنچے تو وضو نہیں ہوتا۔

⌘ اسی طرح نیل پالش بھی پانی کو جلد تک پہنچنے سے روکتی ہے، اسے بھی وضو سے پہلے اتارنا فرض ہے۔

وضو کا مسنون طریقہ:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« تَوَضَّؤُوا بِسْمِ اللّٰهِ »[نسائي، كتاب الطهارة، باب التسمية عند الوضوء : ٧٨ـ صحيح ـ مسند أحمد : ١٦٥/٣، ح : ١٢٧٢٤]

"بسم اللہ پڑھ کر وضو کریں۔"

⌘ مزید فرمایا: "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھے بغیر وضو نہیں ہوگا۔" [أبوداؤد، كتاب الطهارة، باب في التسمية على الوضوء : ١٠١ـ ترمذي : ٢٥ـ ابن ماجه : ٣٩٧ـ صحيح]

⌘ وضو کرتے ہوئے ہر عضو میں پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف دھوئیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

﴿كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُوْرِهِ﴾ [بخاری، كتاب اللباس، باب يبدأ بالنعل اليمنى : ٥٨٥٤ـ مسلم : ٢٦٨/٦٧]

''نبی اکرم ﷺ کو طہارت میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند تھا۔''

⌘ دونوں ہاتھ کلائیوں تک دھوئیں۔[بخاری، كتاب الوضوء، باب غسل الرجلين إلى الكعبين : ١٨٦ـ مسلم : ٢٣٥]

⌘ ہاتھ اور پاؤں دھوتے وقت پوروں کو اچھی طرح مل کر دھونا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دس چیزیں فطرت میں سے ہیں۔'' اور انگلیوں کے پوروں کو دھونا ان میں سے ایک ہے۔[مسلم، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة : ٢٦١ـ أبو داؤد : ٥٣]

⌘ ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان خلال کریں۔[أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب في الاستنثار : ١٤٢ـ ترمذی : ٣٨ـ نسائی : ١١٤ـ صحيح]

⌘ ایک چلو میں پانی لیں، آدھے سے کلی کریں اور آدھا ناک میں ڈالیں۔[بخاری، كتاب الوضوء، باب غسل الرجلين إلى الكعبين : ١٨٦ـ مسلم : ٥٥٥]

⌘ منہ اور ناک کے لیے علیحدہ علیحدہ پانی لینا بھی جائز ہے۔[التاريخ الكبير لابن أبي خيثمة : ١٤١٠ـ حسن]

⌘ ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کریں یعنی اوپر تک پانی چڑھائیں۔ اگر روزہ ہو تو پھر مبالغہ نہ کرے۔[أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب في الاستنثار : ١٤٢ـ نسائی : ٨٧ـ ابن ماجه : ٤٠٧ـ صحيح]

⌘ نیند سے بیدار ہونے کے بعد جب وضو کیا جائے تو پانی چڑھا کر تین بار ناک جھاڑنا چاہیے، کیونکہ شیطان ناک کے بانسے میں رات گزارتا ہے اور اس کے علاوہ ایک یا دو بار بھی جائز ہے۔[بخاری، كتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس و جنوده : ٣٢٩٥ـ مسلم : ٢٣٨]

⌘ بعض لوگ کہتے ہیں کہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنا وضو میں سنت جبکہ غسل میں فرض ہے، لہٰذا غسل میں مبالغہ کرنا چاہیے، وضو میں نہیں، یہ بات مندرجہ بالا حدیث کے خلاف

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

ہے۔اس میں مبالغہ کرنے کا حکم غسل اور وضو دونوں کے لیے عام ہے۔

⌘ ناک کو (بائیں) ہاتھ سے تین مرتبہ جھاڑیں (اور صاف کریں)۔[بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الرجلين إلى الكعبين : ١٨٦۔ مسلم : ٢٣٥]

⌘ پھر تین مرتبہ چہرہ دھوئیں۔[بخاری، کتاب الوضوء، باب مسح الرأس كله : ١٨٥۔ مسلم : ٢٣٥]

⌘ ایک چلو پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے داڑھی میں داخل کریں اور خلال کریں۔[أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب تخليل اللحية : ١٤٥۔ ترمذی : ٣١۔ ابن ماجه : ٤٣٢ و إسناده حسن لذاته، عبد الواحد بن قيس صدوق، حسن الحديث إذا روى عنه الأوزاعی]

⌘ پھر دایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں، پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں۔
[بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الرجلين إلى الكعبين : ١٨٦۔ مسلم : ٢٣٥]

⌘ پھر سر کا مسح کریں، اس طرح کہ دونوں ہاتھ پانی سے تر کر کے سر کے اگلے حصے پر رکھیں اور گدی تک لے جائیں، پھر پیچھے سے آگے اسی جگہ لے آئیں جہاں سے شروع کیا تھا اور یہ ایک مرتبہ کریں۔[بخاری، كتاب الطهارة، باب مسح الرأس كله : ١٨٥، ١٨٦۔ مسلم : ٢٣٥]

⌘ سر کا مسح تین دفعہ کرنا بھی جائز ہے۔[أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبی ﷺ ١٠٧، ١١٠۔ صحيح]

⌘ صحیح مسلم (٢٣٦) میں سر کے مسح کے لیے الگ پانی لینے کا ذکر ہے اور ابو داؤد کی جس روایت میں بچے ہوئے پانی سے مسح کرنے کا ذکر ہے اسے شیخ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔[أبو داؤد : ١٣٠۔ طبع دارالسلام]

⌘ اپنی شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر (کانوں میں بنے ہوئے راستوں میں گھمائیں، جب آخر تک پہنچ جائیں تو) کانوں کی پشت پر انگوٹھوں کے ساتھ مسح کر لیں۔[نسائی، كتاب الطهارة، باب مسح الأذنين مع الرأس...... الخ :

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

۱۰۲۔ ابن ماجه : ٤٣٩۔ ترمذی : ٣٦ ۔ صحیح]

⌘ سر کے مسح کے لیے لیے گئے پانی سے کانوں کا مسح کرنا درست ہے، کیونکہ فرمانِ رسول ﷺ ہے: ''کان سر کا حصہ ہیں۔'' [سنن الدارقطنی : ۱/ ۹۸، ح : ۳۲۷۔ السلسلة الصحيحة : ٣٦]

تاہم کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی لینا بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ جو پانی سر کے مسح کے لیے لیتے تھے، کانوں کے مسح کے لیے اس سے الگ لیتے تھے۔ [السنن الكبرىٰ للبيهقي : ۱/ ۱۰۷، ح : ۳۰۸۔ إسناده صحيح ۔ بعض علماء کے نزدیک یہ حدیث شاذ ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ صحیح ہے]

⌘ بعض لوگ مکمل سر کا مسح نہیں کرتے، آدھے یا چوتھائی سر کا مسح کرتے ہیں، یہ غلط ہے، کیونکہ قرآن میں مکمل سر کے مسح کا حکم ہے اور سنت سے بھی پورے سر کا مسح ثابت ہے۔

⌘ وضو میں گردن کا مسح کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس کے متعلق روایات موضوع ہیں۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''گردن کے مسح کے بارے میں قطعاً کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔'' [زاد المعاد : ۱/ ۱۹۵]

⌘ پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئیں۔ [بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الرجلين إلى الكعبين : ١٨٦۔ مسلم : ٢٣٥]

⌘ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کریں۔ [أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب غسل الرجل : ١٤٨۔ ترمذی : ٤٠۔ صحیح]

⌘ وضو کے بعد شرم گاہ کی طرف چھینٹے مارنے چاہییں (اس سے پیشاب کے قطرے نکلنے کا وسوسہ ختم ہو جاتا ہے)۔ حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَنَضَحَ فَرْجَهُ))[نسائی، كتاب الطهارة، باب النضح : ١٣٥۔ ابن ماجه : ٤٦١۔ صحيح۔ مصنف ابن أبي شيبة : ١/ ١٦٧]

http://pdfbooksfree.blogspot.com

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور اپنی شرم گاہ پر چھینٹے مارے۔''

⌘ وضو کے بعد آسمان کی طرف انگلی اٹھانا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ ابو داوٗد (۱۷۰) کی ایک روایت میں نظر آسمان کی طرف اٹھانے کا ذکر ہے، لیکن وہ بھی ضعیف ہے۔

وضو کے اذکار:

⌘ بعض لوگ وضو کے دوران میں ہر عضو دھوتے ہوئے دعا پڑھتے ہیں، یہ بدعت ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہر عضو کے لیے مخصوص اذکار کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ ثابت نہیں ہے۔'' [الأذکار، باب ما یقول علی وضوءہ : ۱/ ۷۴]

⌘ وضو کے دوران میں دعائیں پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

⌘ جو شخص اچھا وضو کرے اور پھر مندرجہ ذیل دعا پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس سے چاہے داخل ہو:

« اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ » [مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء : ۲۳۴]

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

⌘ وضو کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے:

« سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ » [السنن الکبریٰ للنسائی : ۹۹۰۹۔ صحیح الجامع : ۶۰۴۶]

''اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

کوئی سچا معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔"

⌘ بعض لوگ وضو کے بعد سورۃ القدر کی تلاوت کرتے ہیں، اس روایت کی کوئی اصل نہیں۔[أحادیث ضعیفه کا مجموعه : ١٦٧]

وضو سے متعلقہ دیگر مسائل:

⌘ وضو کے تمام اعضا کو ایک ایک، دو دو اور تین تین مرتبہ دھونا جائز ہے۔[بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء مرة مرة : ١٥٧، ١٥٨، ١٥٩]

⌘ اعضائے وضو میں سے کسی عضو کو ایک بار، کسی کو دو بار اور کسی کو تین مرتبہ دھونا بھی جائز ہے۔
[مسلم، کتاب الطهارة، باب آخر فی صفة الوضوء : ٢٣٥]

⌘ تین سے زیادہ مرتبہ دھونا ہرگز جائز نہیں۔ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے وضو کے متعلق پوچھا، آپ ﷺ نے اسے وضو کر کے دکھایا، اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے تین تین مرتبہ اعضا دھوئے، پھر فرمایا:

((هٰكَذَا الْوُضُوْءُ، فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ))[نسائی، کتاب الطهارة، باب الاعتداء فی الوضوء : ١٤٠۔ ابن ماجه : ٤٢٢۔ أبوداؤد : ١٣٥۔ صحیح]

"یہ وضو کا صحیح طریقہ ہے، پس جس نے اس سے زیادہ کیا اس نے بہت برا کیا، حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا۔"

⌘ ہر عضو کو مل کر دھونا چاہیے، تاکہ اچھی طرح صفائی ہو جائے، محض پانی بہا لینے سے صفائی نہیں ہو سکتی۔

⌘ تمام اعضا ترتیب سے دھونے چاہییں۔ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ ترتیب سے وضو کرتے تھے، کبھی ترتیب کے خلاف وضو کرنا ثابت نہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ ابو جبیر الکندی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے اسے وضو کرنے کا حکم دیا، اس نے چہرہ دھونے سے ابتدا کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنے چہرے سے وضو شروع نہ کرو، کیونکہ یہ طریقہ کافروں کا ہے۔"[ابن حبان : ١٠٨٩۔ إسناده حسن]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

اعضائے وضو میں سے کوئی جگہ خشک رہ جائے:

⌘ اعضائے وضو میں سے کسی جگہ کا خشک رہ جانا باعث عذاب ہے۔رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کی ایڑھیاں خشک دیکھ کر فرمایا:

((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)) [بخاري، كتاب الوضوء، باب غسل الأعقاب: ١٦٥۔ مسلم: ٢٤٠]

”(خشک) ایڑھیوں کے لیے آگ سے عذاب ہوگا۔“

⌘ اگر اعضائے وضو میں سے ناخن کے برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو وضو نہیں ہوگا۔

⌘ جگہ خشک رہنے کا علم نماز میں یا اس کے بعد ہوا تو وضو اور نماز دونوں کو دہرانا پڑے گا۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا، اس نے وضو کیا تو پاؤں پر ناخن کے برابر جگہ خشک رہ گئی، تو آپ ﷺ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔“ [ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب من توضأ فترك موضعا لم يصيبه الماء: ٦٦٦۔ أبوداؤد: ١٧٥۔ صحيح]

اس لیے ہاتھوں وغیرہ پر پینٹ، نیل پالش یا ایسی کوئی چیز لگی ہو کہ جو پانی کو جسم تک پہنچنے سے روکتی ہو تو پہلے اسے اتار دیں اور اگر ہاتھ میں انگوٹھی یا چوڑیاں پہنی ہوں تو انھیں اچھی طرح ہلائیں، تاکہ ان کے نیچے تک پانی پہنچ جائے۔

پگڑی اور پٹی پر مسح کا بیان:

⌘ سر پر پگڑی باندھی ہے تو اس پر مسح کر لیں، لیکن اس حالت میں مسح پیشانی سے شروع کریں، کیونکہ حدیث میں ہے: ”نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا، تو اپنی پیشانی اور پگڑی پر مسح کیا۔“ [مسلم، كتاب الطهارة، باب المسح على الناصية والعمامة: ٢٧٤/٨٣]

⌘ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”اگر زخم پر پٹی بندھی ہو تو دورانِ وضو میں پٹی پر مسح کر لیں اور ارد گرد کو دھولیں۔“ [السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢٢٨/١، ح: ١٠٧٩۔ صحيح]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

موزوں اور جرابوں پر مسح کا بیان:

✽ اگر موزے بحالت طہارت پہنے ہوں، تو ان پر مسح کیا جاسکتا ہے۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نبی ﷺ نے بلاشبہ موزوں پر مسح کیا۔'' [بخاری، کتاب الوضوء، باب الرجل یوضیء صاحبہ : ۱۸۲۔ مسلم : ۲۷۴]

صاحب غایۃ المقصود نے لکھا ہے کہ جوربین کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے کہ وہ کھال اور چمڑا کی ہیں، یا اس سے عام، یعنی اون اور روئی کی ہیں؟ صاحب قاموس نے اس کی وضاحت " لفافۃ الرجل" سے کی ہے، یہ تفسیر اپنے عموم کے پیش نظر پاؤں پر پہننے والے لفافہ پر دلالت کرتی ہے، خواہ وہ لفافہ کھال اور چمڑے کا ہو، یا اون اور روئی کا۔ علامہ طیبی اور قاضی شوکانی نے اسے چمڑے سے مقید کیا ہے اور شیخ عبدالحق دہلوی کے کلام کا ماحصل بھی یہی ہے۔ امام ابوبکر ابن العربی اور علامہ عینی نے تصریح کی ہے کہ وہ اون کا ہے اور شمس الائمہ الحلوانی نے اسے پانچ انواع پر تقسیم کیا ہے۔

یہ اختلاف (واللہ اعلم) اس لیے ہوا ہے کہ یا تو اہل لغہ نے اس کی مختلف تفسیر کی ہے، یا مختلف علاقوں میں جراب کی ہیئت وصورت مختلف ہوتی تھی، بعض علاقوں میں چمڑے کی اور بعض میں اون کی اور بعض میں تمام انواع کی، ہر کسی نے اپنے اپنے علاقے میں پائی جانے والی جرابوں کی ہیئت کے لحاظ سے اس کی شرح کردی ہے اور بعض نے تمام علاقوں میں پائی جانے والی جرابوں کی تفسیر کردی، خواہ وہ جس بھی نوع سے تعلق رکھتی ہو۔ [غایۃ المقصود : ۲/۳۶، ۳۷]۔

پس ثابت ہوا کہ جورب پاؤں پر چڑھانے والے لباس کو کہتے ہیں، وہ خواہ چمڑے کا ہو، سوت کا ہو، یا اون کا، لہٰذا ان سب پر مسح ہوسکتا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مسح صرف چمڑے کے موزوں پر جائز ہے اور اون، کاٹن وغیرہ کی جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں۔ یہ مسئلہ خودساختہ اور صحیح احادیث کے خلاف ہے۔ اب میں وہ احادیث تحریر کرتا ہوں جن میں واضح طور پر جرابوں کا ذکر ہے، تاکہ کسی کے پاس عذر باقی نہ رہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

- سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے انھیں پگڑیوں اور جرابوں پر مسح کرنے کا حکم دیا۔'' [أبوداؤد، كتاب الطهارة، باب المسح على العمامة : ١٤٦۔ صحيح]
- سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔'' [أبوداؤد، كتاب الطهارة، باب المسح على الجوربين : ١٥٩۔ ترمذی : ٩٩۔ صحيح]
- سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔'' [ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب ما جاء في المسح على الجوربين والنعلين : ٥٦٠۔ صحيح]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جرابوں پر مسح کرنے کا ثبوت:

- امام ابوداؤد سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کے بعد فرماتے ہیں: ''علی بن ابی طالب، ابن مسعود، براء بن عازب، انس بن مالک، ابوامامہ، سہل بن سعد اور عمرو بن حریث رضی اللہ عنہم جرابوں پر مسح کرتے تھے اور اسی طرح کی روایات عمر بن خطاب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی ہیں۔'' [أبو داؤد تحت الحديث : ١٥٩]
- ان کے علاوہ ابومسعود الانصاری، عقبہ بن عمرو اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم (مصنف ابن ابی شیبہ) عبد اللہ بن عمرو اور ابو وائل رضی اللہ عنہما (المحلی : ١/٢١٣) سے بھی جرابوں پر مسح کرنا ثابت ہے۔

جرابوں پر مسح کرنے کا طریقہ:

- مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ پانی سے تر کر کے پاؤں کے اوپر والے حصے پر مسح کرلیں۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ موزوں کے اوپر ظاہر والے حصہ پر مسح کرتے تھے۔'' [أبوداؤد، كتاب الطهارة، باب كيف المسح : ١٦١۔ ترمذی : ٩٨۔ صحيح]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا:

⌘ جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔'' [أبو داوٗد، كتاب الطهارة، باب المسح على الجوربين : ١٥٩۔ ترمذی : ٩٩۔ ابن ماجه : ٥٥٩، ٥٦٠، عن أبي موسى الأشعري۔ صحيح]

⌘ اور ایک حدیث میں ہے: ''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جوتوں اور پاؤں پر مسح کیا۔'' [أبو داوٗد، كتاب الطهارة، باب : ١٦٠]

مسح کی مدت:

⌘ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَ يَوْمًا وَ لَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ» [مسلم، كتاب الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين : ٢٧٦]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات مسح کی مدت مقرر کی۔''

یعنی اس کے بعد جرابیں وغیرہ اتار کر پاؤں دھونا پڑیں گے۔

⌘ مسح کی مدت پہلے مسح سے شمار ہوگی۔ [الكافي لامام ابن قدامة رحمه الله : ١/ ٨٠]

⌘ وضو کی حالت میں موزہ اتار دیا تو طہارت ختم نہیں ہوگی، جب تک وضو نہ ٹوٹے گا، یعنی وضو ٹوٹنے سے پہلے جرابیں دوبارہ پہن لیں تو ان پر مسح جائز ہے۔

⌘ بغیر وضو کی حالت میں موزہ اتارا، یا وضو کی حالت میں اتارا تھا لیکن اسی حالت میں وضو ٹوٹ گیا اور موزے یا جرابیں دوبارہ پہن لیں تو ان پر مسح جائز نہیں۔

⌘ اگر موزے پہن کر سفر شروع کر دیا تو مسافر والی مدت تک مسح کریں اور اگر سفر میں مسح شروع کیا ہے اور گھر آ گئے ہیں تو مقیم کی مدت تک مسح کریں گے، یعنی اگر مسح کرتے

WWW.IRCPK.COM

http://pdfbooksfree.blogspot.com

ہوئے مقیم کی مدت سے اوپر وقت ہو گیا ہے تو مسح نہ کریں۔
[الكافي لامام ابن قدامة : ١/٨٠]

حالت جنابت میں مسح کا حکم:

⌘ غسل فرض ہو جائے تو مسح کی مدت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ » [ترمذی، كتاب الطهارة، باب مسح على الخفين للمسافر والمقيم : ٩٦ـ نسائی : ١٢٧ـ ابن ماجه : ٤٧٨ـ حسن]

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم سفر میں تین دن رات تک پاخانہ، پیشاب اور نیند کی وجہ سے اپنے موزے نہ اتاریں، لیکن جنبی ہونے پر اتارنے ہوں گے۔“

وضو پر وضو کرنا:

⌘ ہر نماز کے لیے الگ وضو کرنا ضروری نہیں، بلکہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول! آج آپ نے وہ کام کیا جو پہلے نہیں کرتے تھے۔“ تو آپ نے فرمایا: ”اے عمر! یہ میں نے جان بوجھ کر کیا ہے۔“ [مسلم، كتاب الطهارة، باب جواز الصلوات كلها بوضوء واحد : ٢٧٧]

⌘ اگر وضو باقی ہو تو دوبارہ وضو بھی کیا جا سکتا ہے، بلکہ افضل ہے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ؟ قَالَ يُجْزِئُ أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ »

[بخاری، كتاب الوضوء، باب الوضوء من غير حدث : ٢١٤]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

"نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔" (راوی حدیث کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: "آپ کیسے کرتے ہیں؟" تو انھوں نے فرمایا: "ہمارے کسی شخص کے لیے ایک وضو اس وقت تک کے لیے کافی ہے جب تک وہ ٹوٹ نہ جائے۔"

فقہ حنفی (دیوبندیوں) کی معتبر کتاب "بہشتی زیور" میں لکھا ہے کہ اگر وضو باقی ہے تو دوبارہ وضو کرنا مکروہ ہے، لیکن یہ بالکل غلط اور بے اصل ہے۔

پانی کے استعمال میں اسراف:

- طہارت میں پانی بقدر ضرورت استعمال کرنا چاہیے، کیونکہ اسراف گناہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

  "اور اسراف نہ کرو، کیونکہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

[الأنعام : ۱٤۱]

- اور رسول اللہ ﷺ ایک مد (ایک بک) پانی سے وضو کر لیا کرتے تھے۔ [بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء بالمد : ۲۰۱۔ مسلم : ۷۳۷]

وضو کے بعد ناجائز کام:

- وضو کے بعد مسجد کی طرف جاتے ہوئے تشبیک، یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا ممنوع ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

  «اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ يَدَيْهِ فَاِنَّهُ فِيْ صَلَاةٍ» [أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب ما جاء فی الهدی فی المشی إلی الصلاة : ٥٦٢ـ صحيح]

  "جب کوئی شخص وضو کرے تو اچھا وضو کرے، پھر جب وہ مسجد کی طرف جائے تو ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ ڈالے، کیونکہ وہ نماز میں ہوتا ہے۔"

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

وضو کے بعد دو رکعات کی فضیلت:

✱ وضو کے بعد دو رکعات ادا کرنا اجر عظیم کا سبب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
« مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِی هٰذَا ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ »[بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثًا ثلاثًا : ١٥٩۔ مسلم : ٢٢٦]
”جس نے میرے اس طریقے پر وضو کیا، پھر دو رکعات پڑھیں، اس طرح کہ ان میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کی، تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

وضو توڑنے والی چیزیں:

✱ نو چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:

① پیشاب و پاخانہ سے۔[بخاری، کتاب الوضوء، باب المسح علی الخفین : ٢٠٣]

② ہوا خارج ہونے سے۔[بخاری، کتاب الوضوء، باب لا یتوضأ من الشك حتی یستیقن : ١٣٧]

③ مذی نکلنے سے اور اس سے پہلے استنجا بھی کرنا چاہیے۔[بخاری، کتاب الغسل، باب غسل المذی والوضوء منه : ٢٦٩]

④ استحاضہ سے (یعنی وہ خون جو حیض کے علاوہ کسی بیماری کی وجہ سے آتا ہے)۔[بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم : ٢٢٨]

⑤ شرم گاہ کو (بغیر کپڑے کے) ہاتھ لگنے سے۔[ابن ماجه، کتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الذکر : ٤٧٩، ٤٨١۔ صحیح۔ ابن حبان : ١١١٨]

بعض مرد و خواتین کپڑے تبدیل کرتے ہوئے خیال نہیں کرتے اور ان کا ہاتھ شرمگاہ کو لگ جاتا ہے اور بعد میں وہ وضو نہیں کرتے، اسی طرح بعض خواتین بچے یا بچی کو صاف کرتی ہیں لیکن وضو نہیں کرتیں، جبکہ ان کا ہاتھ بچے یا بچی کی شرمگاہ پر لگتا ہے، انھیں وضو کرنا چاہیے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ برہنہ ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، لیکن یہ کسی حدیث سے

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

ثابت نہیں۔

⑥ گہری نیند سے (جو لیٹنے یا ٹیک لگانے کی صورت میں ہو)۔[بخاری، کتاب الوضوء، باب الاستجمار: ١٦٢۔ أبو داوٗد : ٢٠٣]

⑦ پاگل یا (غم اور نشہ وغیرہ سے) بے ہوش ہونے سے، کیونکہ بے ہوشی نیند سے زیادہ بے حس کرتی ہے۔

⑧ مرتد (دین اسلام سے خارج) ہونے سے کیونکہ اس کے تمام اسلامی عمل ختم ہو جاتے ہیں۔ [الزمر : ٦٥]

جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ المتوفی (١٦١ھ) فرماتے ہیں: ''جب کوئی شخص دین اسلام سے پھر جائے تو اس کا کفر پہلی تمام اسلامی عبادات کو ختم کر دیتا ہے۔'' [مصنف ابن أبی شیبة : ٤٣١/٣، ح : ١٥٨٣٨ و إسناده صحیح]

⑨ جن چیزوں سے غسل ٹوٹ جاتا ہے (یعنی جماع، احتلام، حیض اور نفاس) ان سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

⌘ اونٹ کا گوشت کھانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا وضو کرنا ضروری ہے۔[مسلم، کتاب الحیض، باب الوضوء من لحوم الإبل : ٣٦٠]

⌘ مندرجہ ذیل صورتوں میں وضو کر لیا جائے تو بہتر ہے، ضروری نہیں۔

① اونٹ کے علاوہ کسی کا گوشت کھانے سے۔[مسلم، کتاب الحیض، باب الوضوء من لحوم الإبل : ٣٦٠۔ السلسلة الصحیحة : ٢٣٢٢]

② قے آنے سے۔[ترمذی، کتاب الطهارة، باب ما جاء فی الوضوء من القیء والرعاف : ٨٧۔ صحیح]

③ کسی میت کو اٹھانے سے۔[أبو داوٗد، کتاب الجنائز، باب فی الغسل من غسل المیت : ٣١٦١۔ ترمذی : ٩٩٣۔ صحیح]

⌘ مندرجہ ذیل صورتوں میں محض کلی کر لی جائے۔

① کھانا کھانے سے۔[بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء من غیر حدث : ٢١٥]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

۶ دودھ (اور چکنائی والی چیز) پینے سے۔[بخاری، کتاب الوضوء، باب ھل یمضمض من اللبن ؟ : ۲۱۱]

جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا:

① نکسیر پھوٹنے سے۔

② قے آنے سے، کیونکہ جس روایت میں قے یا نکسیر سے وضو ٹوٹنے کا ذکر ہے وہ ضعیف ہے۔[بلوغ المرام، باب نواقض الوضوء : ٦٨]

③ معمولی نیند جس سے حواس بالکل ختم نہیں ہوتے ، مثلاً کھڑے یا بیٹھے نیند آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔[بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب فضل العشاء : ٥٦٦، ٥٧١]

④ نماز میں محض شک پڑنے سے۔[بخاری، کتاب الوضوء، باب لا یتوضأ من الشك حتی یستیقن : ۱۳۷۔ مسلم : ۳٦۱، ۳٦۲]

⑤ شرمگاہ کے علاوہ باقی جسم کے کسی حصے سے خون اور پیپ وغیرہ بہنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ [أبوداؤد، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء من الدم : ۱۹۸۔ اس روایت کو امام ابن خزیمہ، ابن حبان، امام حاکم اور علامہ ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے، دیکھیے ابن خزیمہ : ۱/ ۲٤، ۲٥، ح : ۳٦۔ ابن حبان : ۱۰۹٦۔ مستدرك حاکم : ۱/۱٥٦، ۱٥۷، ح : ٥٥۷]

دیوبندیوں کی کتاب ''فضائل اعمال (ص ٦۷)'' میں لکھا ہے کہ جسم کے کسی بھی حصہ سے خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، لیکن اس مسئلہ سے متعلق کوئی صحیح روایت نہیں ہے، بلکہ یہ مندرجہ بالا صحیح روایت کے بھی خلاف ہے۔

دوران نماز میں وضو ٹوٹنے کا مسئلہ:

✽ دوران نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے نئے سرے سے نماز پڑھنی چاہیے۔[مسلم : ۲۲٤، ۲۲٥] کیونکہ وضو نماز کے لیے شرط ہے، جب شرط ختم ہوگئی تو مشروط بھی باطل ہوگیا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

غسل کے مسائل

غسلِ جنابت کا مسنون طریقہ:

⌘ ہر عمل کی طرح غسل بھی وہی صحیح ہوگا جو مسنون ہوگا، ورنہ نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴾

[محمد : ۳۳]

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور (ان کی اطاعت سے منہ موڑ کر) اپنے اعمال برباد نہ کرو۔''

⌘ ہر کام کا دارومدار نیت پر ہے، لہٰذا غسل کرتے ہوئے طہارت کی نیت کریں۔

⌘ پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھو کر بائیں ہاتھ سے گندگی وغیرہ صاف کریں اور استنجا کریں۔

⌘ مٹی (یا صابن وغیرہ) سے ہاتھ پاک کریں۔

⌘ پھر وضو کریں، لیکن سر کا مسح نہ کریں اور پاؤں نہ دھوئیں۔ (وضو کا تفصیلی طریقہ وضو کے باب میں پڑھ لیں)۔

⌘ پھر اپنی انگلیوں کو تر کر کے سر کے بالوں کا خلال کریں اور بعد میں تین چلو بھر کر پانی ڈالیں (اور بالوں میں انگلیاں ڈال کر اچھی طرح ملیں، تاکہ بالوں کے نیچے جلد تر ہو جائے)۔

⌘ تین چلو اس طرح ڈالیں کہ پہلے دائیں طرف، پھر بائیں طرف اور پھر درمیان میں۔

⌘ پھر سارا بدن دھولیں۔

⌘ غسل والی جگہ سے ایک طرف ہو کر پاؤں دھولیں۔ [بخاری، کتاب الغسل، باب

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

من توضأ فی الجنابة ثم غسل......الخ : ۲۷٤، ۲٤۸، ۲۷۲۔ مسلم : ۳۱٦]

❋ اگر عورت نے غسل جنابت کے وقت سر کے بالوں کی مینڈھیاں کی ہوئی ہیں تو انھیں کھولنا ضروری نہیں، بلکہ تین چلو پانی بہا دینا ہی کافی ہے۔ [مسلم، کتاب الحیض، باب حکم ضفائر المغتسلة : ۳۳۰]

❋ غسل حیض کا بھی یہی حکم ہے۔ کیونکہ مسلم کی مذکورہ بالا اسی حدیث میں ایک دوسری سند سے یہ الفاظ بھی ہیں: ((فَأَنْقُضُهُ لِلْحَيْضَةِ وَالْجَنَابَةِ ؟ فَقَالَ لَا)) ''کیا میں بالوں کی مینڈھیاں غسل حیض اور غسل جنابت کے وقت کھولا کروں؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں (کوئی ضرورت نہیں)۔'' اور بخاری (۳۱٦) اور سلسلہ صحیحہ (۱۸۸) وغیرہ کی جس حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سر کے بال کھولنے کا حکم دیا تھا، وہ غسل حیض نہیں تھا، بلکہ غسل احرام تھا، کیونکہ اس وقت تک تو عائشہ رضی اللہ عنہا پاک نہیں ہوئی تھیں۔

غسل میں صابن کا استعمال:

❋ صابن اور شیمپو وغیرہ غسل جنابت کے لیے ضروری نہیں، ہاں اگر کوئی صابن یا شیمپو استعمال کرے تو جائز ہے۔

برہنہ ہو کر غسل کرنا:

❋ غسل پردے میں کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے پردہ کیا جبکہ وہ غسل کر رہے تھے۔'' [بخاری، کتاب الغسل، باب التستر فی الغسل عند الناس : ۲۸۱۔ مسلم : ۳۳۷]

❋ تنہائی میں ننگے ہو کر غسل کرنا جائز ہے، لیکن تنہائی میں بھی پردہ کیا جائے تو افضل ہے۔ [بخاری، کتاب الغسل، باب من اغتسل عریانًا وحده فی الخلوة : ۲۷۸۔ أبو داوٗد : ۴۰۱۲۔ صحیح]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

میاں بیوی کا اکٹھے غسل کرنا:

⌘ خاوند اور بیوی اکٹھے غسل کر سکتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں اور نبی ﷺ اکٹھے ایک برتن سے اس طرح غسل کرتے کہ ہمارے ہاتھ باری باری اس میں پڑتے تھے۔'' [بخاری، کتاب الغسل، باب هل يدخل يدى فى......الخ : ۲۶۱۔ مسلم : ۳۲۱/۴۵]

غسل کے بعد دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں:

⌘ غسل والے وضو سے نماز پڑھی جا سکتی ہے، الگ وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔'' [نسائی، کتاب الطهارة، باب ترك الوضوء من بعد الغسل : ۲۵۳۔ ترمذی : ۱۰۷۔ صحیح]

لیکن دوران غسل میں اگر کسی وجہ سے وضو ٹوٹ گیا، مثلاً شرم گاہ کو ہاتھ لگنے سے، تو نماز کے لیے نیا وضو کرنا پڑے گا۔

غسل میں جرابوں پر مسح جائز نہیں:

⌘ غسل فرض ہو جائے تو مسح بھی ختم ہو جاتا ہے، یعنی غسل میں پاؤں پر مسح جائز نہیں۔ سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم سفر میں تین دن رات تک پاخانہ، پیشاب اور نیند کی وجہ سے اپنے موزے نہ اتاریں، لیکن جنبی ہونے پر اتارنے ہوں گے۔'' [ترمذی، کتاب الطهارة، باب مسح على الخفين للمسافر والمقيم : ۹۶۔ نسائی : ۱۲۷۔ ابن ماجه : ۴۷۸۔ حسن]

غسل میں کتنا پانی استعمال کرنا چاہیے:

⌘ طہارت میں پانی بقدر ضرورت استعمال کرنا چاہیے، ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا گناہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴾ [الأنعام : ۱۴۱]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

”اسراف نہ کرو، کیونکہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

- رسول اللہ ﷺ ایک صاع (تقریباً دو کلو) سے پانچ مدوں (تقریباً تین کلو) تک پانی سے غسل کرتے تھے۔[بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء بالمد : ۲۰۱۔ مسلم : ۳۲۵/۵۱]

غسل کب فرض ہوتا ہے؟

- غسل پانچ صورتوں میں فرض ہوتا ہے: ① جماع۔ ② احتلام۔ ③ حیض و نفاس۔ ④ قبول اسلام۔ ⑤ موت۔

① جماع سے غسل:

- جماع سے غسل فرض ہو جائے گا، اگرچہ انزال نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ، وَ إِنْ لَمْ يُنْزِلْ » [بخاری، كتاب الغسل، باب إذا التقى الختانان : ۲۹۱۔ مسلم : ۳٤۸]

”جب مرد عورت کی چار شاخوں کے درمیان (جماع کے لیے) بیٹھے اور کوشش کرے تو ان پر غسل واجب ہو جاتا ہے، اگرچہ انزال نہ ہو۔“

جنابت میں ممنوع کام:

- حالت جنابت میں نماز اور طواف بیت اللہ ممنوع ہے، کیونکہ ان کے لیے طہارت شرط ہے۔
- بلا وجہ عبادات کو مؤخر کرنا گناہ ہے، لہٰذا جلدی غسل کر کے یہ فرائض ادا کر لینے چاہییں۔

دوبارہ جماع کے لیے غسل اور وضو:

- دوبارہ جماع کے لیے غسل کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ ایک رات اپنی تمام عورتوں کے پاس گئے اور ہر ایک کے پاس غسل کیا، آپ سے پوچھا گیا: ”اے اللہ کے رسول! کیا ایک ہی غسل کافی نہیں؟“ تو آپ ﷺ

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

نے فرمایا: ”یہ طریقہ زیادہ پاک، زیادہ اچھا اور زیادہ طہارت والا ہے۔“ [ابن ماجه، کتاب الطهارة، باب فیمن یغتسل عند کل واحدة غسلا : ٥٩٠۔ أبو داوٗد : ٢١٩۔ حسن]

⌘ دوبارہ جماع کرنا ہو تو وضو کر لینا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ، فَلْيَتَوَضَّأْ » [مسلم، کتاب الحیض، باب جواز النوم الجنب...... الخ : ٣٠٨]

”جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے، پھر دوبارہ جماع کرنا چاہے تو اسے وضو کر لینا چاہیے۔“

② احتلام سے غسل:

⌘ احتلام یہ ہے کہ سوتے یا جاگتے میں شہوت سے جوش کے ساتھ منی خارج ہو۔

⌘ احتلام مردوں کو عام طور پر اور عورتوں کو کبھی کبھار ہوتا ہے۔

⌘ کپڑے پر احتلام کے نشان ہوں تو غسل کرنا چاہیے، اگرچہ احتلام یاد نہ ہو۔

⌘ نیند میں احتلام محسوس ہوا، لیکن کپڑے پر منی کے نشانات نہیں تو غسل فرض نہیں ہوگا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

«سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا، قَالَ يَغْتَسِلُ، وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَى أَنْ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ الْبَلَلَ قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ »[أبو داوٗد، کتاب الطهارة، باب الرجل یجد البلة فی منامه : ٢٣٦۔ ترمذی : ١١٣۔ ابن ماجه : ٦١٢۔ حسن]

”نبی اکرم ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو کپڑوں پر تری دیکھے جبکہ اسے احتلام یاد نہ ہو، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے غسل کرنا چاہیے۔“ پھر اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جسے نیند میں احتلام محسوس ہو لیکن کپڑوں پر تری نہ دیکھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر غسل نہیں۔“

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ اس کے احکام بھی ''جماع سے غسل'' والے ہیں۔

⌘ منی لگے کپڑے کو صاف کرنے کا طریقہ ''لباس کی طہارت کے مسائل'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

مذی اور ودی کا مسئلہ:

مذی: وہ لیس دار پانی جو شہوت کے وقت عضو مخصوص سے نکلتا ہے۔

ودی: وہ گاڑا سفید پانی جو پیشاب سے پہلے یا بعد میں خارج ہوتا ہے، یہ بیماری ہے، ہمارے ہاں اسے قطرے نکلنے کا نام دیا جاتا ہے۔

⌘ ''مذی'' اور ''ودی'' نکلنے سے استنجا اور وضو کرنا چاہیے، ان سے غسل فرض نہیں ہوگا۔

[بخاری، کتاب الغسل، باب غسل المذی والوضوء منه : ٢٦٩ ۔ مسلم : ٣٠٣]

⌘ لیکوریا (عورتوں کے مرض) کا بھی یہی حکم ہے۔

③ حیض و نفاس کا بیان:

⌘ حیض وہ سیاہی مائل خون ہے جو بالغ عورتوں کو ہر ماہ آتا ہے، عام طور پر اس کی مدت تین سے سات دن تک ہوتی ہے اور نفاس وہ خون ہے جو بچے کی پیدائش پر جاری ہوتا ہے، عموماً اس کی مدت چالیس دن ہے، لیکن بعض اوقات پہلے بھی ختم ہو جاتا ہے۔

[أبو داؤد، کتاب الطھارة، باب ما جاء فی وقت النفساء :٣١٢۔ إرواء الغلیل : ٢٠١۔ صحیح]

⌘ حیض اور نفاس سے غسل فرض ہو جاتا ہے، غسل خون بند ہونے پر کرنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فَإِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ، وَ إِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ»

[بخاری، کتاب الحیض، باب إقبال المحیض و إدباره : ٣٢٠۔ مسلم : ٣٣٤/٦٥]

''جب حیض شروع ہو جائے تو نماز چھوڑ دے اور جب چلا جائے تو غسل کر اور نماز پڑھ۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

○ خون کی بو دور کرنے کے لیے خوشبو استعمال کرنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً وَ تَوَضَّئِي ثَلَاثًا »[بخاری، کتاب الحیض، باب غسل المحیض : ۳۱۵۔ مسلم : ۷۴۹]

''خوشبو کا پھایا لے اور اس سے تین مرتبہ طہارت حاصل کر۔''

حیض و نفاس میں ممنوع کام:

⌘ حیض اور نفاس والی عورت مندرجہ ذیل چار کام نہیں کرے گی:

① نماز۔ ② روزہ۔ ③ جماع۔ ④ بیت اللہ کا طواف۔

⌘ حیض و نفاس والی عورت باقی تمام کام کر سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ » [بخاری، کتاب الغسل، باب عرق الجنب و أن المسلم لا ينجس : ۲۸۳۔ مسلم : ۳۷۱]

''بلاشبہ مومن (کسی حالت میں بھی) ناپاک نہیں ہوتا۔''

⌘ نماز، روزہ اور طواف کے دوران میں حیض یا نفاس شروع ہو جائے تو وہ عبادت خود بخود ختم ہو جائے گی۔

⌘ فرض روزہ اور فرض طواف کی قضا دی جائے گی، جبکہ نماز کی قضا نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ ؓ سے فرمایا:

« أَنْ لَّا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي » [بخاری، کتاب الحیض، باب تقضی الحائض المناسك كلها إلا الطواف بالبيت : ۳۰۵]

''تو طواف نہ کر، حتیٰ کہ پاک ہو جائے۔''

⌘ سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں:

« كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ »

[مسلم، کتاب الحیض، باب وجوب قضاء الصوم على الحائض دون الصلاة : ۳۳۵/۶۹]

''ہمیں حیض آتا تو ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا، لیکن نماز کی قضا کا حکم

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

نہیں دیا جاتا تھا۔"

- حیض و نفاس شروع ہونے سے پہلے جو نماز فرض ہو چکی تھی یعنی جس نماز کا وقت ہو چکا تھا، لیکن اس نے سستی کی بنا پر ابھی تک اسے ادا نہیں کیا تھا تو اس نماز کی قضا حیض و نفاس کے بعد دینا ہوگی، کیونکہ وہ نماز اس پر فرض ہو چکی تھی۔
- حیض یا نفاس کا خون وقت سے پہلے ختم ہو جائے تو تمام پابندیاں ختم ہو جائیں گی اور نماز و روزہ فرض ہو جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ ،وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي »

[بخاری، کتاب الحیض، باب إقبال المحیض و إدباره: ٣٢٠۔ مسلم : ٣٣٤/٦٥]

"جب حیض شروع ہو جائے تو نماز چھوڑ دے اور جب چلا جائے تو غسل کر اور نماز پڑھ۔"

کیا حائضہ قرآن پڑھ سکتی ہے؟:

- حیض و نفاس اور جنابت کی حالت میں تلاوت قرآن کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے، صحیح بات یہ ہے کہ ان حالات میں حرمت تلاوت قرآن کے متعلق کوئی صحیح و واضح حدیث نہیں ہے، جب حرمت کی کوئی واضح و صحیح دلیل نہیں تو ان حالات میں تلاوت سے منع کرنا جائز نہیں۔
- اسی طرح حیض و نفاس کی حالت میں قرآن مجید کو چھونے سے منع کرنا بھی کسی واضح و صریح حدیث سے ثابت نہیں ہے، لیکن اگر کسی صاف کپڑے وغیرہ سے قرآن کو چھوا جائے اور اسی کے ذریعے سے ورق گردانی کی جائے تو بہتر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو مسجد سے مصلّی پکڑانے کا حکم دیا، انھوں نے حیض کا عذر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ » [مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها...... الخ : ٢٩٨]

"حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔"

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

تو معلوم ہوا کہ حیض کا اثر ہاتھوں میں نہیں ہوتا، ان سے کوئی بھی چیز پکڑی جا سکتی ہے۔

ایامِ حیض کے علاوہ پانی کی حیثیت:

⌘ مخصوص دنوں کے علاوہ پانی نکلنے کے احکام حیض و نفاس والے نہیں ہیں۔ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا))[بخاري، كتاب الحيض، باب الصفرة والكدرة في غير أيام الحيض : ٣٢٦]

''ہم مٹیالے اور زرد رنگ کے پانی کو کچھ نہیں سمجھتی تھیں۔''

استحاضہ کا مسئلہ:

⌘ اس کی تفصیل ''مریض اور معذور کی طہارت'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

④ قبولِ اسلام کا غسل:

⌘ جب کوئی شخص اسلام قبول کرنا چاہے تو کلمہ پڑھانے سے پہلے اسے غسل کرایا جائے گا۔ سیدنا قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں قبول اسلام کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے مجھے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم دیا۔''

[أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب الرجل يسلم فيؤمر بالغسل : ٣٥٥۔ صحيح]

⑤ میت کا غسل:

⌘ جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو اسے غسل دینا فرض ہے۔ (اس کی تفصیل جنازے کے باب میں ملاحظہ فرمائیں)

غسل کے مزید مسائل:

⌘ غسل جنابت جتنی جلدی ہو سکے کرنا چاہیے، کیونکہ یہ عبادت ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورت پر جب غسل فرض ہو تو اسی وقت غسل کرنا لازمی ہے، یہ صحیح نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتی ہیں:

((رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ ، وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ))[مسلم، كتاب الحيض، باب

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

جواز نوم الجنب...... الخ : ۳۰۷]

''رسول اللہ ﷺ کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی وضو کر کے سو جاتے۔''

⌘ عام لوگ جنبی آدمی کو بالکل ناپاک سمجھتے ہیں اور عورت کو تو حیض ونفاس کے دوران میں ایک الگ کمرے میں گھر کے گندے بستر پر ڈال دیا جاتا ہے، اس کے برتن مخصوص کر دیے جاتے ہیں، اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا اور ملنا جلنا ممنوع قرار پاتا ہے، لیکن اسلام میں ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔

⌘ جنبی آدمی کوئی کام کرنا چاہے اور غسل کا وقت نہ ہو تو بہتر ہے کہ وضو کر لے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی وضو کر کے سو جاتے۔'' [مسلم، كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب ...... الخ : ۳۰۷]

⌘ اس کے پاس وضو کے لیے بھی وقت یا پانی نہیں تو وضو کے بغیر بھی کام کر سکتا ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے مومن کو ہر حال میں پاک قرار دیا ہے۔

اگر جنابت کا علم نماز کے بعد ہو:

⌘ امام نے حالت جنابت میں جماعت کرا دی اور اسے بعد میں علم ہوا تو وہ غسل کر کے تنہا اپنی نماز لوٹائے گا۔ سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز فجر پڑھائی، پھر جرف میں اپنی زمین کی طرف گئے، تو انھوں نے اپنے کپڑوں میں احتلام کے نشانات دیکھے، فرمانے لگے: ''جب سے ہم چربی استعمال کرنے لگے ہیں تب سے رگیں بہنے لگی ہیں۔'' پھر غسل کیا اور اپنے کپڑوں سے منی کو دھویا اور نماز دہرائی (لیکن واپس آ کر مقتدیوں کو نماز دہرانے کا نہیں کہا)۔'' [الموطأ، كتاب الطهارة، باب إعادة الجنب الصلاة : ۱۱۳۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي : ۱۷۰/۱، ح : ۵۰۱]

اگر زیادہ غسل جمع ہو جائیں:

⌘ اگر کئی غسل اکٹھے ہو جائیں تو سب کے لیے ایک غسل کافی ہے، کیونکہ مقصد تو طہارت

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

حاصل کرنا ہے اور وہ حاصل ہو گئی۔

غسلِ مستحب:

⌘ مندرجہ ذیل صورتوں میں غسل کرنا مستحب یعنی افضل ہے:

① جمعہ کا غسل:

اس کی تفصیل جمعہ کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

② میت کو غسل دینے سے غسل:

اس کی تفصیل جنازے کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

③ عیدین کا غسل:

اس کی تفصیل عیدین کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

④ احرام کا غسل:

⌘ احرام باندھتے وقت غسل کرنا مسنون ہے۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
((أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ))[ترمذی، كتاب الحج، باب ما جاء في الاغتسال عند الإحرام : ۸۳۰۔ صحیح]
''میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے احرام باندھنے سے پہلے غسل کیا۔''

⑤ مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل:

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا مسنون ہے۔ نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں رات بسر کرتے، حتیٰ کہ صبح نماز پڑھتے اور غسل کرتے، پھر مکہ میں دن کے وقت داخل ہوتے اور فرماتے: ''نبی ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔'' [مسلم، كتاب الحج، باب استحباب المبيت بذي طوى ...... الخ : ۱۲۵۹]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

تیمّم کا بیان

پانی کی عدم دستیابی یا استعمال نہ کرسکنے کی صورت میں شریعت اسلامیہ نے مٹی کو پانی کے قائم مقام قرار دیا ہے۔ لہٰذا پانی کا استعمال نقصان دہ ہو تو تیمّم کیا جا سکتا ہے، پانی کا ملنا مشکل ہو تو بھی تیمّم کیا جا سکتا ہے اور پاک مٹی سے اسی طرح طہارت حاصل کی جا سکتی ہے جس طرح پانی سے طہارت حاصل کی جاتی ہے اور اسے تیمّم کہا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ﴾

[المائدة : ٦]

''اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے لوٹے، یا بیوی سے مباشرت کرے اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمّم کرلو، پس اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کرلو۔''

اس آیت میں چند احکام بیان ہوئے ہیں: ① تیمّم غسل کی ضرورت بھی پوری کرتا ہے اور وضو کی بھی۔ ② پانی کا استعمال نقصان دہ ہو تو تیمّم کیا جا سکتا ہے۔ ③ پانی کا ملنا مشکل ہو تو تیمّم کیا جا سکتا ہے۔ ④ پاک مٹی سے تیمّم کیا جا سکتا ہے۔ ⑤ تیمّم کرنے کا طریقہ۔

پانی نہ ملنے کی کئی صورتیں ہیں، مثلاً آدمی جس جگہ ہے وہاں پانی موجود نہیں۔ پانی وضو سے کم ہے، یا پانی محض پینے کے لیے ہے، اس سے وضو کریں تو پینے کے لیے نہیں بچے گا۔ تو ایسی صورت میں پاک مٹی سے تیمّم کیا جائے گا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

پاک مٹی کی صورتیں:

⌘ سطح زمین کی جتنی شکلیں ہیں، سوائے خالص پتھر کے، وہ مٹی ہی کی قسم شمار ہوتی ہیں۔ مٹی کی تمام صورتوں سے تیمّم کیا جا سکتا ہے، مثلاً مٹی، ریت، گرد وغبار، کچی دیوار اور کسی چیز سے مٹی خلط ملط ہو۔

تیمّم کا مسنون طریقہ:

⌘ ہر کام کا مدار نیت پر ہے، لہٰذا تیمم کرتے ہوئے طہارت کی نیت کریں۔

⌘ وضو کی طرح یہاں بھی پہلے "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھیں۔

⌘ پاک مٹی پر ہاتھ ماریں۔

⌘ پھر دونوں ہاتھوں پر پھونک ماریں۔

⌘ دونوں ہاتھوں سے پہلے منہ کا، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا اور بائیں سے دائیں ہاتھ کا مسح کر لیں۔[بخاری، كتاب التيمم، باب المتيمم هل ينفخ فيهما ؟ : ٣٣٨۔ مسلم : ٣٦٨]

⌘ یا پہلے دونوں ہاتھوں کا مسح کریں، یعنی دائیں سے بائیں کا اور بائیں سے دائیں کا اور پھر چہرے کا مسح کریں۔[بخاری، كتاب التيمم، باب التيمم ضربة : ٣٤٧۔ مسلم : ٣٦٨]

کیا ہر نماز کے لیے الگ تیمّم کرنا چاہیے؟:

⌘ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایک تیمّم سے صرف ایک نماز پڑھی جا سکتی ہے، دوسری نماز کے لیے دوبارہ تیمّم کرنا چاہیے، یہ بات بلا دلیل ہے۔ جب یہ بات طے ہے کہ مٹی پانی کے قائم مقام ہے تو اس کے احکام بھی وہی ہوں گے۔ لہٰذا جب تک تیمّم نہ ٹوٹے نیا تیمّم کرنے کی ضرورت نہیں۔

تیمّم کے مزید مسائل:

⌘ مٹی سے تیمّم پانی کا قائم مقام ہے، لہٰذا اس کے احکام بھی پانی سے حاصل کی گئی طہارت

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

جیسے ہیں۔مثلاً اگر کئی غسل اکٹھے ہو جائیں تو سب کے لیے ایک ہی تیمّم کافی ہے۔غسل اور وضو کے لیے ایک ہی تیمّم کافی ہے۔اگر غسل کی جگہ تیمّم کیا پھر وضو ٹوٹ گیا تو اس کا غسل باقی رہے گا۔(یعنی اگر صرف وضو کے لیے پانی مل گیا تو وضو کر لیا جائے اور غسل لازم نہیں)۔[الکافی لابن قدامة، فصل : ۱۵۰]

⌘ میت کو تیمّم کرانے کا بھی یہی طریقہ ہے۔

⌘ تیمّم کی کوئی مدت مقرر نہیں ہے، جب تک مذکورہ صورتحال رہے تیمّم کرتے رہنا جائز ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ اِلٰى عَشْرِ سِنِيْنَ)) [أبو داوٗد، کتاب الطھارۃ، باب الجنب یتیمم : ۳۳۲۔ ترمذی : ۱۲۴۔ صحیح]

''پاک مٹی مسلمان کے لیے طہارت کا ذریعہ ہے، اگرچہ دس سال تک (پانی نہ مل سکے)۔''

⌘ تیمّم کر کے نماز پڑھ لینے کے بعد پانی ملا تو نماز دہرانے کی ضرورت نہیں، لیکن اگر کوئی دہرا لے تو اسے دگنا اجر ملے گا، جیسا کہ دو صحابی سفر میں تھے، ایک جگہ پانی نہ ملنے پر دونوں نے تیمّم کر کے نماز ادا کر لی، پھر نماز کے وقت ہی میں پانی مل گیا، ایک نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھ لی، جبکہ دوسرے نے نہ دہرائی۔ واپسی پر انھوں نے سارا واقعہ رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کیا، تو آپ ﷺ نے دوبارہ نماز نہ پڑھنے والے سے فرمایا: ''تو نے سنت پر عمل کیا، تیری پہلی نماز تجھے کافی ہے۔'' اور دوبارہ پڑھنے والے سے فرمایا: ''تجھے دگنا اجر ملے گا۔'' [أبوداوٗد، کتاب الطھارۃ، باب المتیمم یجد الماء ...... الخ : ۳۳۸۔ صحیح]

جن چیزوں سے تیمّم ٹوٹ جاتا ہے:

⌘ جن چیزوں سے غسل یا وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

⌘ پانی ملنے سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ جِلْدَكَ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ »[أبو داود، كتاب الطهارة، باب الجنب يتيمم : ٣٣٢۔ ترمذی : ١٢٤۔ صحيح]

''جب تجھے پانی مل جائے تو اسے استعمال کر، کیونکہ اسی میں خیر و بھلائی ہے۔''

لہٰذا اگر حالت نماز میں پانی ملنے کی اطلاع مل گئی اور وہ پانی استعمال کرنے پر قادر ہے تو اسے نماز توڑ کر وضو کر کے نماز ادا کرنی چاہیے۔

WWW.IRCPK.COM

http://pdfbooksfree.blogspot.com

مریض اور معذور کی طہارت

⌘ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا ﴾ [التغابن : ١٦]

”جس قدر تم میں طاقت ہو اسی قدر اللہ سے ڈرو، اس کے احکام سنو اور اس کی اطاعت کرو۔“

⌘ اور دوسری جگہ فرمایا:

﴿ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ﴾ [البقرة : ٢٨٦]

”اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی استطاعت سے بڑا حکم نہیں دیتا۔“

زخمی شخص کی طہارت:

⌘ کسی جگہ زخم ہے تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”وہ (غسل اور وضو میں) اس کے اردگرد جگہ کو دھو لے اور زخم پر مسح کر لے۔“ [السنن الکبریٰ للبیھقی : ١/٢٢٨، ح : ١٠٧٩، صحیح]

⌘ اگر پورا جسم زخمی ہے تو تیمم کر لے۔

⌘ زخم یا پٹی و پلستر پر مسح کرنے کی کوئی مدت نہیں، جب تک زخم یا پٹی و پلستر برقرار ہے اس پر مسح ہو سکتا ہے۔

مریض کی طہارت:

⌘ مریض کے لیے ایسی صورت میں تیمم کرنا جائز ہے جب اس کے لیے پانی کا استعمال

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

نقصان دہ ہے، مثلاً آدمی بیمار ہے اور پانی استعمال کرنے سے اس کی بیماری بڑھنے کا خطرہ ہے، یا شدید سردی میں ٹھنڈا پانی استعمال کرنے سے بیماری کا خطرہ ہے اور پانی گرم کرنے کا انتظام نہیں۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''مجھے غزوہ ذات السلاسل میں ایک ٹھنڈی رات میں احتلام ہو گیا، مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ اگر میں نے (ٹھنڈے پانی سے) غسل کر لیا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا، تو میں نے تیمّم کر کے ساتھیوں کو نماز فجر پڑھا دی، (میرے ساتھیوں نے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سارا معاملہ بتایا..... تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں کہا۔'' [أبو داوٗد، کتاب الطهارة، باب إذا خاف الجنب البرد أيتيمم ؟ : ٣٣٤۔ صحيح]

استحاضہ کا مسئلہ:

⌘ استحاضہ خاکی یا زرد رنگ کا خون ہے جو عورتوں کو بیماری کی وجہ سے آتا ہے۔

⌘ استحاضہ کی صورت میں عورت پاک ہوتی ہے، لہٰذا وہ پاک عورت کی طرح تمام کام کرے۔ [بخاری، کتاب الحیض، باب الاستحاضة : ٣٠٦۔ مسلم : ٣٣٣]

⌘ بعض عورتیں استحاضہ کو بھی حیض سمجھ کر نماز اور روزہ ترک کر دیتی ہیں، یہ شدید غلطی ہے۔

⌘ استحاضہ والی عورت ہر نماز کے وقت خون صاف کرے اور وضو کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی عورت کو فرمایا:

((فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ)) [بخاری، کتاب الحیض، باب الاستحاضة : ٣٠٦۔ مسلم : ٣٣٣]

''خون صاف کر اور نماز پڑھ۔''

⌘ حالت استحاضہ میں غسل فرض نہیں، لیکن وہ صفائی کے لیے غسل کرنا چاہے تو اچھا ہے۔ اسے اختیار ہے کہ وہ اپنی سہولت کے مطابق غسل کر لیا کرے، یعنی ہر نماز کے لیے غسل کر لے، یا دو نمازوں کے لیے ایک غسل کر لے، یا دن میں ایک دفعہ غسل کر لے، یا حیض سے دوسرے حیض کے دوران ایام استحاضہ میں کبھی کبھار غسل کر لیا کرے۔ [أبو داوٗد،

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

کتاب الطھارۃ، باب ما روی أن المستحاضۃ تغتسل لکل صلاۃ : ۲۹۱، ۲۸۷، ۲۹۴، ۳۰۱، ۳۰۳]

⌘ استحاضہ کا خون نکلے تو ہر نماز کے لیے وضو ضرور کرنا پڑے گا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَوَضَّئِیْ لِکُلِّ صَلَاۃٍ)) [بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم : ۲۲۷]

''ہر نماز کے لیے وضو کرلیا کر۔''

⌘ مستحاضہ دو نمازوں کے لیے ایک غسل کرنا چاہے تو دو نمازیں جمع کرے، یعنی ظہر کو لیٹ کرے اور عصر کو مقدم کرے، اسی طرح مغرب کو لیٹ کرے اور عشاء کو مقدم کر کے جمع کرلے اور صبح الگ پڑھ لے۔ [أبوداؤد، کتاب الطھارۃ، باب من قال تجمع بین الصلاتین ...... الخ : ۲۹۴۔ ترمذی : ۱۲۸۔ صحیح]

⌘ اگر کوئی عورت حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق نہ کر سکے تو وہ دیکھے کہ اگر حیض عادت کے مطابق آتا ہے تو عادت کے مطابق آنے والے خون کو حیض اور بعد والے کو استحاضہ سمجھے اور اگر حیض عادت کے مطابق نہ آتا ہو تو اپنی کسی قریبی عورت (ماں، بہن وغیرہ) کی عادت کو دیکھے، اس کے مطابق آنے والے خون کو حیض اور باقی کو استحاضہ شمار کرے۔

مریض کی طہارت کب ٹوٹے گی؟:

جنھیں (استحاضہ کا) خون، لیکوریا (کا پانی)، پیشاب کے قطرے یا ہوا خارج ہونے کی بیماری ہو وہ ایک وضو سے ایک نماز مکمل پڑھ سکتے ہیں، نماز کے دوران میں خون، پانی اور ہوا وغیرہ نکلنے سے نہ طہارت ختم ہوگی اور نہ نماز ٹوٹے گی، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے مستحاضہ خاتون سے فرمایا: ''ہر نماز کے لیے وضو کرلیا کر۔'' [أبو داؤد، کتاب الطھارۃ، باب ما روی أن المستحاضۃ ...... الخ : ۲۹۲]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

ظاہری طہارت کا بیان

نماز کے لیے بدن، کپڑا اور جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے، تفصیل حسب ذیل ہے۔

بدن کی طہارت:

⌘ چند چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے لگنے سے جسم ناپاک ہو جاتا ہے، یعنی انسان کا پیشاب و پاخانہ، منی، مذی، ودی، حیض، نفاس اور استحاضہ کا خون، لیکوریا کا پانی اور کتے کا لعاب وغیرہ۔

⌘ حلال جانوروں کا پیشاب یا گوبر لگنے سے بدن ناپاک نہیں ہوتا، جیسا کہ حدیث میں ہے: ''قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ میں آ کر مسلمان ہوئے، ان کے پیٹ پھول گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں اونٹوں کا دودھ اور ان کا پیشاب ملا کر پینے کا حکم دیا۔''
[بخاری، کتاب الوضوء، باب أبوال الإبل والدواب والغنم و مرابضها : ۲۳۳]

⌘ شرم گاہ کے علاوہ جسم سے نکلنے والا خون ناپاک نہیں۔ رسول اللہ ﷺ جنگوں میں اسی حالت میں نمازیں ادا کرتے تھے۔

لباس کی طہارت:

⌘ مسلمان پر لباس کو پاک رکھنا فرض ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴾ [المدثر : ٤، ٥]

''اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدگی سے دور رہ۔''

⌘ نماز کے لیے پاک لباس شرط ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

« إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّيْ فِيْهِ »[بخاری، کتاب الحیض، باب غسل دم المحیض : ۳۰۷۔ مسلم : ۲۹۱]

''جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ اسے کھرچ دے اور پانی سے دھو لے، پھر اس میں نماز پڑھے۔''

⌘ جوتا پاک ہو تو اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَأَى فِيْ نَعْلَيْهِ قَذَرًا أَوْ أَذًى فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا »[أبو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی النعل: ۶۵۰۔ صحیح]

''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد کی طرف آئے تو اسے اپنا جوتا دیکھ لینا چاہیے، اگر اس میں گندگی یا تکلیف دہ چیز لگی ہو تو اسے زمین پر رگڑے اور پھر اس میں نماز پڑھ لے۔''

⌘ جن چیزوں کے لگنے سے بدن ناپاک ہو جاتا ہے، ان سے لباس بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔

⌘ مردوں کے لیے ریشم کا لباس حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ »
[ترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی الحریر و الذهب للرجال : ۱۷۲۰۔ نسائی: ۵۱۴۷، ۵۱۴۹۔ صحیح]

''ریشم کا لباس اور سونا پہننا میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں پر حلال ہے۔''

لباس یا بدن پر نجاست کا علم اگر دوران نماز میں ہو تو؟:

⌘ اگر نجاست جوتی وغیرہ کو لگی ہے تو جوتی کو اتار دیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ جوتا پہن کر نماز پڑھا رہے تھے کہ نماز کے دوران میں جوتا اتار دیا، پھر وجہ بتاتے ہوئے فرمایا:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

« إِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِيْ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا »[أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب الصلاة في النعل : ٦٥٠۔ صحيح]

”میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور انھوں نے مجھے بتایا کہ میرے جوتے میں گندگی لگی ہے۔“

⌘ اگر گندگی لباس کو لگی ہو تو نماز میں لباس اتارتے ہوئے اگر کندھے سے گھٹنے تک کا حصہ ننگا ہو گیا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ (تفصیل لباس کے باب میں ملاحظہ فرمائیں)

⌘ اگر بدن کو ایسی نجاست لگی ہو جسے صرف اتارنے سے کپڑا اور بدن پاک نہیں ہو گا تو نماز توڑ کر اسے پاک کرے، کیونکہ بدن کا پاک ہونا نماز کی شرط ہے۔

بدن اور لباس کو پاک کرنے کا طریقہ:

⌘ مذی اگر جسم پر لگی ہو تو اسے دھویا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ »[بخاري، كتاب الغسل، باب غسل المذي والوضوء منه : ٢٦٩۔ مسلم : ٣٠٦]

”وضو کر اور شرم گاہ کو دھولے (یعنی استنجا کر لے)۔“

⌘ حلال جانوروں کے پیشاب کے چھینٹے پڑ جائیں تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ وہ نجس نہیں۔

⌘ ایسا شیر خوار بچہ جس کی غذا صرف ماں کا دودھ ہو، اس کا پیشاب لگ جائے تو اس جگہ پانی کے چھینٹے مار لینا کافی ہے۔

⌘ لیکن اگر شیر خوار بچی کا پیشاب جسم یا کپڑے کو لگ جائے تو اسے دھونا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ »[أبو داوٗد، كتاب الطهارة، باب بول الصبي يصيب الثوب : ٣٧٧۔ نسائي : ٣٠٥۔ ترمذي : ٧١۔ ابن ماجه : ٥٢٦۔ صحيح]

”بچی کا پیشاب دھویا جائے اور بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں، جب

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

تک وہ کھانا نہ کھانے لگیں۔"

⌘ بڑے (مرد یا عورت) کا پیشاب وغیرہ لگ جائے تو دھویا جائے گا۔ [بخاری، کتاب الوضوء، باب صب الماء علی البول فی المسجد : ۲۲۰۔ مسلم : ۲۸٤]

⌘ حیض وغیرہ کا خون یا کوئی دوسری غلاظت لگی ہو تو اسے دھویا جائے گا۔ فرمان نبوی ہے: "تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ اسے کھرچ لے اور پانی سے دھو لے، پھر اس میں نماز پڑھ لے۔" [بخاری، کتاب الحیض، باب غسل دم المحیض : ۳۰۷۔ مسلم : ۲۹۱]

⌘ منی کپڑے کو لگ جائے تو اگر منی تر ہے تو اسے پانی سے دھویا جائے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

« أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ فِيْ ذٰلِكَ الثَّوْبِ » [مسلم، کتاب الطهارة، باب حکم المنی : ۲۸۹]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے کپڑے سے) منی دھوتے اور اسی کپڑے میں نماز پڑھانے کے لیے چلے جاتے تھے۔"

⌘ منی لگ کر خشک ہو گئی تو اسے کھرچ کر صاف کر دینے سے وہ پاک ہو جائے گا، اسے دھونا ضروری نہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "بلاشبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے خشک منی کو ناخن سے کھرچ کر اتار دیا کرتی تھی۔" [مسلم، کتاب الطهارة، باب حکم المنی : ۲۹۰]

⌘ مذی لگی ہو تو اس پر پانی کے چھینٹے مارنا کافی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« يَكْفِيْكَ بِأَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهَا مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تُرَى أَنَّهُ أَصَابَهُ » [أبو داؤد، کتاب الطهارة، باب فی المذی : ۲۱۰۔ ترمذی : ۱۱۵۔ صحیح]

"تجھے بس اتنا ہی کافی ہے کہ پانی کا ایک چلو لے کر کپڑے میں جہاں جہاں مذی لگی ہے اس پر چھینٹے مار دے۔"

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ زمین پر مصلیٰ، صف یا قالین وغیرہ بچھا ہوا ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

⌘ جوتے میں غلاظت لگی ہو تو اسے زمین پر رگڑ کر صاف کر دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا وَطِیءَ أَحَدُکُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذَی فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طُهُورٌ)) [أبو داوٗد، کتاب الطھارۃ، باب فی الأذی یصیب النعل : ۳۸۵۔ صحیح]

''تم میں سے کسی کے جوتے کو نجاست لگ جائے تو اس کی طہارت مٹی (پر رگڑ کر) ہوگی۔''

⌘ دھونے کے بعد بدن یا کپڑا گیلا ہے اور دھونے کا نشان باقی ہے تو کوئی حرج نہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((کُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَ إِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِيْ ثَوْبِهِ))[بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل المنی وفرکہ ...... : ۲۲۹، ۲۳۰۔ مسلم : ۲۸۹]

''میں نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھوتی، پھر آپ نماز کے لیے چلے جاتے اور آپ کے کپڑے میں پانی کے نشان باقی ہوتے۔''

⌘ طہارت کا یہ طریقہ مرد اور عورت دونوں کے لیے یکساں ہے۔

فطری طہارت کے مسائل:

⌘ فطری طہارت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ، اَلْخِتَانُ، وَالْاِسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ))[بخاری، کتاب اللباس، باب قص الشارب : ۵۸۸۹۔ مسلم : ۲۵۷]

''پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بال مونڈنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، ناخن تراشنا اور مونچھیں کاٹنا۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ چالیس دنوں میں ایک دفعہ یہ کام ضرور کرنا چاہیے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''ہمارے لیے مونچھیں تراشنے، ناخن کاٹنے، بغلوں کے بال اکھیڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے کا وقت مقرر کیا گیا کہ ہم انھیں چالیس دنوں سے زیادہ نہ چھوڑیں۔''
[مسلم، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة : ٢٥٨]

⌘ نومسلم کے بال کاٹے جائیں گے اور ختنہ کیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نومسلم سے فرمایا:
« أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَاخْتَتِنْ » [أبو داوٗد، كتاب الطهارة، باب الرجل يسلم فيؤمر بالغسل : ٣٥٦، ٣٥٥ـ حسن]
''اپنے دورِ کفر کے بال کاٹ اور ختنہ کرا۔''

جگہ کی طہارت کا بیان:

⌘ عام زمین ان اشیا کے لگنے سے ناپاک ہو جاتی ہے جن سے بدن اور کپڑا ناپاک ہوتا ہے۔ اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس جگہ پانی بہا دیا جائے، تاکہ نجاست کا اثر ختم ہو جائے، تو زمین پاک ہو جاتی ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دیہاتی مسجد نبوی میں آ کر پیشاب کرنے لگا، لوگ اسے ڈانٹنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو (یعنی پیشاب کر لینے دو)۔'' پھر آپ نے اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دینے کا حکم دیا اور صحابہ سے فرمایا:
''تمھیں آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے، تنگی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔''
[بخاري، كتاب الوضوء، باب صب الماء على البول في المسجد : ٢٢٠ـ مسلم : ٢٨٤]

⌘ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی شخص لاعلمی کی وجہ سے غلط جگہ پیشاب کر رہا ہو تو اسے اسی وقت روکنا نہیں چاہیے، بلکہ اسے پیشاب کر لینے دینا چاہیے اور بعد میں احسن طریقہ سے سمجھا دینا چاہیے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

جن مقامات پر نماز پڑھنا جائز نہیں:

⌘ مزار اور ہر وہ جگہ جہاں لوگ غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں، یعنی ان کے نام کی نذریں مانتے، چڑھاوے چڑھاتے اور سجدے کرتے ہیں، وہاں اللہ کی عبادت کرنا جائز نہیں۔

⌘ قبرستان میں بھی نماز پڑھنا جائز نہیں اور جہاں ایک ہی قبر ہو وہاں بھی نماز وغیرہ جائز نہیں۔ کیونکہ وہاں نماز پڑھنے سے مشرکوں سے مشابہت ہوتی ہے۔ فرمان نبی ﷺ ہے:

« لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا »[مسلم، كتاب الجنائز، باب النهي عن الجلوس على القبر والصلاة عليه : ٩٧٢]

''قبروں پر (مجاور بن کر) نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔''

⌘ قبرستان میں اس وقت تک نماز نہیں پڑھی جا سکتی جب تک وہاں قبریں موجود ہیں۔

⌘ اگر قبریں ختم کر دی جائیں تو وہاں مسجد بنائی جا سکتی ہے اور نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی قبریں ختم کر کے ہی مسجد نبوی تعمیر فرمائی تھی۔ [بخاری، كتاب الصلاة، باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية ...... الخ : ٤٢٨۔ مسلم : ٥٢٤]

⌘ مندرجہ بالا مقامات کے علاوہ کچھ مقامات اور ہیں جہاں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ (اس کی تفصیل ''مساجد کا بیان'' میں ملاحظہ فرمائیں)۔

www.ircpk.com

http://pdfbooksfree.blogspot.com

لباس کا بیان

⌘ لباس انسان کی خصوصیت اور امتیاز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اے بنی آدم! ہم نے تم پر لباس نازل کیا، جو تمھاری ستر پوشی اور زینت کا باعث ہے اور تقویٰ کا لباس ہی بہتر ہے۔" [الأعراف : ٢٦]

⌘ اسلام چونکہ تمام دنیا کا دین ہے اور اس کو ماننے والے مختلف علاقوں کے لوگ ہیں، اس لیے اسلام نے مسلمان کو کوئی خاص لباس نہیں دیا، تاکہ کہیں مسلمانوں کے لیے کوئی مشکل نہ ہو، بلکہ کچھ شروط بیان کر دی ہیں۔ جس لباس میں وہ شروط پوری ہوں گی وہ اسلامی لباس کہلائے گا۔ لہٰذا مسلمانوں کو لباس میں ان شروط کا خیال رکھنا چاہیے۔

اسلامی لباس کی شرائط:

⌘ اسلامی لباس کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

① کپڑا اتنا موٹا ہو کہ اس سے جسم نظر نہ آئے۔

② اتنا تنگ سلا ہوا نہ ہو کہ اعضا کی بناوٹ ظاہر ہوتی ہو۔ [مسلم، کتاب اللباس، باب النساء الكاسيات العاريات المائلات المميلات : ٢١٢٨]

③ کفار کے لباس کے مشابہ نہ ہو۔ [مسلم، کتاب اللباس، باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر : ٢٠٧٧]

④ ایسا لباس نہ ہو جو (بری) شہرت کا باعث بن جائے۔ [أبوداوٗد، کتاب اللباس، باب في لبس الشهرة : ٤٠٢٩۔ ابن ماجه : ٣٦٠٧۔ حسن]

⌘ یہ اسلامی لباس کی عمومی شرائط تھیں، اب ہم وہ شرائط پیش کرتے ہیں جو مرد یا عورت کے لیے خاص ہیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

مرد کا لباس:

⌘ مرد کا لباس ریشم کا نہ ہو، ہاں کپڑے کی سلائی یا کڑھائی ریشم کی ہے تو جائز ہے۔
[بخاری، کتاب اللباس، باب لبس الحریر للرجال وقدر ما یجوز منه : ۵۸۲۸۔ مسلم : ۱۵/ ۲۰۶۹]

⌘ زعفرانی (زرد) رنگ نہ ہو۔[بخاری، کتاب اللباس، باب النهی عن التزعفر للرجال : ۵۸۴۶۔ مسلم : ۲۰۷۷]

⌘ نصف پنڈلی سے نیچے اور ٹخنوں سے اوپر تک ہو۔[بخاری، کتاب اللباس، باب ما أسفل من الکعبین فهو فی النار :۵۷۸۷۔مسلم : ۲۰۸۶]

⌘ مرد کا لباس عورت کے لباس سے مشابہ نہ ہو۔[بخاری، کتاب اللباس، باب المتشبهین والمتشبهات بالرجال: ۵۸۸۵]

عورت کا لباس:

⌘ عورت کا لباس مرد کے لباس سے مشابہ نہ ہو۔[بخاری، کتاب اللباس، باب المتشبهین والمتشبهات بالرجال: ۵۸۸۵]

⌘ پورے جسم کو چھپانے والا ہو۔[مسلم، کتاب اللباس، باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات : ۲۱۲۸]

⌘ عورت گھر سے باہر نکلے تو سر سے پاؤں تک چھپی ہوئی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
((اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ))[ترمذی، کتاب الرضاع، باب استشراف الشیطان المرأة إذا خرجت : ۱۱۷۳۔ صحیح]
''عورت پوری کی پوری عورہ (یعنی چھپانے کے لائق) ہے۔''

⌘ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا:
((فَكَيْفَ يَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ؟ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا، فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ، قَالَ فَيُرْخِيْنَهُ ذِرَاعًا)) [ترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی جر ذیول النساء : ۱۷۳۱۔ صحیح]
''عورتیں اپنی اوڑھنی کتنی نیچے لٹکائیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک بالشت لٹکا

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

لیں۔" انھوں نے عرض کی: "تب ان کے پاؤں ننگے ہوں گے؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر وہ ایک ہاتھ تک نیچے لٹکا لیں۔"

⌘ عورت کا لباس اتنا خوبصورت نہ ہو کہ وہ غیر محرم کی توجہ کا مرکز بن جائے۔ [النور : ۳۱]

⌘ عورت جسم یا لباس پر ایسی خوشبو نہ لگائے جس کی مہک مردوں تک پہنچے۔ [نسائی، کتاب الزینة، باب ما یکرہ للنساء من الطیب : ۵۱۲۹۔حسن]

⌘ عورت کی کسی بھی چیز سے زینت کا اظہار نہ ہو۔ [النور : ۳۱]

⌘ عورت کی زینت کی دو اقسام ہیں، ظاہری زینت اور باطنی زینت۔ ظاہری زینت میں عورت کی آنکھیں، ہاتھ، پاؤں اور کپڑوں کی خوبصورتی آتی ہے۔ ان میں سے کوئی چیز غیر محرم کے سامنے ظاہر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں، لیکن ان کے سامنے بھی ظاہر نہ ہو تو اچھا ہے۔ باطنی زینت میں سر، چہرہ، گردن، بازو، پنڈلیاں اور خوشبو وغیرہ آتی ہے۔ ان میں سے کوئی بھی چیز خاوند اور محرم کے علاوہ کسی کے سامنے ہرگز ظاہر نہیں ہونی چاہیے۔

نمازی کا لباس:

⌘ لباس نماز کے لیے شرط ہے، نماز ادا کرتے ہوئے مرد و عورت کو اس کا خیال رکھنا ضروری ہے، ورنہ نماز نہیں ہو گی۔

⌘ نمازی کو نماز کے دوران میں لباس کے اوپر والے اصولوں کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل اصولوں کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے:

① اپنی استطاعت کے مطابق لباس صاف ستھرا اور اچھا ہو۔ ارشاد رب العالمین ہے:

﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ﴾ [الأعراف : ۳۱]

"اے آدم کی اولاد! ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ رہو (یعنی پورا لباس پہنو)۔"

لہٰذا نماز کے لیے اچھا اور مکمل لباس پہن کر آنا چاہیے، پھٹا پرانا، میلا کچیلا یا سونے والا لباس پہن کر آنا غیر مناسب ہے۔ نافع تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ایسے کپڑے

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

میں نماز پڑھی جسے میں چارہ کاٹنے کے لیے استعمال کرتا تھا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''کیا میں نے تمھیں کپڑے خرید کر نہیں دیے؟ اگر میں تمھیں اسی حالت میں کہیں (بازار وغیرہ کی طرف) بھیجوں تو تو چلا جائے گا؟'' نافع کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ''نہیں!'' پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔'' [السنن الکبری للبیهقی : ٢/٢٣٦، ح : ٣٢٧٣ ـ إسناده صحيح]

④ لباس اتنا خوبصورت نہ ہو کہ نماز میں اسی کی طرف خیال رہے، بلکہ سادہ ہونا چاہیے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خوبصورت کپڑے میں نماز پڑھی، فارغ ہوئے تو اسے اتارتے ہوئے فرمایا:

« اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهِ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَائْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ، فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ آنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ » [بخاری، کتاب الصلاة، باب إذا صلی فی ثوب له أعلام......الخ : ٣٧٣ـ مسلم : ٥٥٦]

''میری یہ (خوبصورت) چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور اس سے انجانیہ والی (سادہ) چادر لے آؤ، اس نے تو مجھے نماز سے غافل کر دیا تھا۔''

اسی طرح مصلیٰ بھی سادہ ہونا چاہیے اور سامنے بھی کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیے جس کی طرف نماز میں خیال جانے کا خدشہ ہو۔ [بخاری، کتاب الصلاة، باب إن صلی فی ثوب مصلب أو تصاویر...... : ٣٧٤]

③ کپڑا اسمیٹا ہوا نہ ہو، یعنی کف یا شلوار وغیرہ کے پائنچے اوپر کو موڑے ہوئے نہ ہوں۔ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

« اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ، لَا اَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا »[بخاری، کتاب الأذان، باب لا یکف ثوبه فی الصلاة : ٨١٦ـ مسلم : ٤٩٠]

''مجھے سات اعضا پر اس طرح سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے کہ نہ میں بال باندھوں اور نہ کپڑے سمیٹوں۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

بعض لوگ وضو کر کے آتے ہیں تو ان کے کف اوپر چڑھے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ اسی حالت میں نماز شروع کر دیتے ہیں، یہ درست نہیں۔

④ صرف ایک لمبا قمیص پہنا ہو تو نماز پڑھتے ہوئے گریبان بند کر لینا چاہیے، تاکہ رکوع وغیرہ کرتے ہوئے شرمگاہ پر نظر نہ پڑے۔ [أبوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب الرجل یصلي في قمیص واحد : ٦٣٢۔ نسائي : ٧٦٦۔ حسن]

⑤ کپڑا کم ہو تو صرف تہ بند باندھ کر ستر ڈھانک لے۔ [بخاري، کتاب الصلاۃ، باب إذا کان الثوب ضیقا : ٣٦١]

⌘ اب ہم ان باتوں کا ذکر کریں گے جو نماز میں لباس کے حوالے سے مرد یا عورت کے ساتھ خاص ہیں۔ لہٰذا اوپر والے احکام کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل باتوں کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔

نماز کے لیے مرد کا لباس:

⌘ مرد کے لیے نماز میں ستر کا ڈھانپنا ضروری ہے، مرد کے ستر کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَا بَيْنَ السُّرَّةِ وَالرُّكْبَةِ عَوْرَةٌ » [إرواء الغلیل : ٢٧١ حسن۔ مسند أحمد : ١٨٧/٢، ح : ٦٧٥٦]

”ناف اور گھٹنے کے درمیان کا حصہ ستر ہے۔“

⌘ اس کے علاوہ مرد کے لیے کندھے پر کپڑا رکھنا ضروری ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ »
[بخاري، کتاب الصلاۃ، باب إذا صلی في الثوب الواحد فلیجعل علی عاتقیه : ٣٥٩۔ مسلم : ٥١٦]

”کوئی مرد اس حالت میں ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر کپڑا نہ ہو۔“

⌘ مرد کے لیے نماز میں اور نماز کے علاوہ کسی حالت میں بھی اپنا تہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹکانا

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

حرام ہے۔[بخاری، کتاب اللباس، باب ما أسفل من الكعبين فهو في النار : ٥٧٨٧۔ مسلم : ١٠٦]

⌘ چہرہ ننگا ہو۔[مصنف ابن أبي شيبة : ٢٤٢/٢۔ إسناده صحيح]

⌘ نماز میں سدل جائز نہیں۔ سدل یہ ہے کہ کوئی کپڑا سر یا کندھوں پر اس طرح ڈالا جائے کہ اس کے دونوں کنارے چہرے کے سامنے لٹک رہے ہوں۔ سدل سے متعلق ابو داؤد کی مرفوع حدیث اگرچہ الحسن بن ذکوان کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن سیدنا علی اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ وہ دونوں بزرگ اس عمل کو ناپسند کرتے تھے اور اسے یہود کی علامت قرار دیتے تھے۔[مصنف ابن أبي شيبة : ١٦٠/٢، ١٦١۔ إسناده صحيح]

ننگے سر نماز پڑھنے کا مسئلہ:

⌘ سر نہ تو اعضائے ستر میں شامل ہے اور نہ کوئی ایسی صحیح و قابل عمل حدیث ہے کہ اس میں سر ڈھانپنا ضروری قرار دیا گیا ہو، بلکہ کوئی ایسی حدیث بھی نہیں جس میں سر ڈھانپ کر نماز پڑھنے کو ننگے سر نماز پڑھنے سے افضل قرار دیا گیا ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دونوں طرح نماز پڑھنا ثابت ہے، لہٰذا ننگے سر نماز پڑھنا جائز ہے۔

علمائے احناف کے فتاویٰ:

① ننگے سر نماز پڑھنے سے متعلق بریلوی مکتب فکر کے بانی مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں:
"اگر بانیت عاجزی ننگے سر (نماز) پڑھتے ہیں تو کوئی حرج نہیں۔" [أحكام شریعت : ٥٤/١]

② پانچ سو (٥٠٠) حنفی علماء کی مرتب کردہ کتاب "فتاویٰ عالمگیری" میں لکھا ہے: "ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے جب کہ اس کے پاس عمامہ بھی موجود ہو اور اس نے سستی کرتے ہوئے اور عمامہ کو اہمیت نہ دیتے ہوئے ننگے سر نماز پڑھی ہو اور اگر وہ خشوع و خضوع کے لیے ننگے سر نماز پڑھے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، بلکہ یہ زیادہ بہتر ہے۔"

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

علامہ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ کا اظہار تعجب:

⌘ ''دستار و عمامہ یا ٹوپی و پگڑی پر اتنی شدت کے ساتھ عمل کرنے والے لوگوں کی ایک بات انتہائی قابل تعجب ہے کہ وہ داڑھی مونڈنے یا منڈوانے کا گناہ تو مسلسل کرتے چلے جاتے ہیں اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو انھیں اپنے اس گناہ کے ارتکاب کا شعور تک نہیں ہوتا اور نہ وہ اس سے اپنی نماز میں کوئی کمی محسوس کرتے ہیں، لیکن ٹوپی یا پگڑی کے معاملہ میں سستی ہرگز نہیں کرتے، اس طرح ان لوگوں نے شریعت کے احکام کو الٹ کر رکھ دیا ہے کہ جو چیز اللہ کی طرف سے حرام تھی اسے جائز کر لیا اور جو محض جائز تھی اسے واجب یا قریب واجب کر لیا ہے۔'' [سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة، ح : ١٢٩]

نماز کے لیے عورت کا لباس:

⌘ دوپٹے کے بغیر عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ)) [أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب المرأة تصلي بغير خمار : ٦٤١۔ ترمذی : ٣٧٧۔ ابن ماجه: ٦٥٥۔ صحيح]

''اللہ تعالیٰ دوپٹے کے بغیر بالغہ عورت کی نماز قبول نہیں کرتا۔''

⌘ سو عورت کو نماز میں پورا جسم ڈھانپنا چاہیے، سوائے چہرہ اور ہاتھ کے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی شخص کو دیکھتے کہ اس نے نماز میں اپنا منہ ڈھانپ رکھا ہے تو وہ زور سے کپڑا کھینچ کر اس کا منہ ننگا کر دیتے تھے۔ [مصنف ابن أبي شيبة : ٢٤٢/٢۔ إسناده صحيح]

اسی طرح تابعین میں سے مسلم بن بدیل، ابراہیم نخعی، امام شعبی اور محمد بن سیرین رحمہم اللہ وغیرہم بھی نماز میں منہ ڈھانپنا ناپسند کرتے تھے۔ [مصنف ابن أبي شيبة : ٢٤٢/٢۔ بالأسانيد الحسنة والصحيحة]

⌘ اگر غیر محرم مرد پاس ہیں تو چہرہ اور ہاتھ چھپانے بھی لازمی ہیں۔ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

فرماتی ہیں کہ ہم حالت احرام میں اپنے چہروں کو (غیر محرم) مردوں سے چھپاتی تھیں۔
[ابن خزیمة : ۲۴۸۵ ، إسناده صحیح۔ مستدرك حاكم : ۱/۴۵۴، ح : ۱۶۶۸،
إسناده صحیح]

⌘ عورتوں کو عام حالت میں اور بالخصوص نماز میں اپنے بال سر پر باندھنے سے منع کیا گیا ہے۔[بخاری، کتاب الأذان، باب لا یکف شعرًا : ۸۱۵ ۔ مسلم : ۱۰۹۵]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

مساجد کا بیان

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مَسَاجِدُھَا » [مسلم، کتاب المساجد، باب فضل الجلوس في مصلاہ بعد الصبح وفضل المساجد : ٦٧١]

''اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام جگہوں سے زیادہ محبوب جگہ مسجد ہے۔''

تعمیرِ مسجد کی فضیلت:

⌘ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾ [التوبة : ١٨]

''اللہ کی مسجدیں تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا۔''

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو اللہ کی رضا کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں ویسا ہی گھر تعمیر فرماتا ہے۔'' [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب من بنی مسجدًا : ٤٥٠۔ مسلم : ٥٣٣]

⌘ اور ایک دوسری جگہ فرمان رسول ﷺ ہے:

''جس نے پرندے کے گھونسلے کے برابر، یا اس سے بھی چھوٹی مسجد تعمیر کر دی، اللہ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔'' [ابن ماجه، کتاب المساجد والجماعة، باب من بنی للہ مسجدًا : ٧٣٨۔ صحیح]

علماء نے اس کا معنی یہ کیا ہے کہ کسی مسجد میں پرندے کے گھونسلے کے برابر کام کی

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

ضرورت تھی اور کسی شخص نے وہ کام کر دیا، یا کئی لوگوں نے مل کر ایک مسجد تعمیر کی اور ایک شخص کے حصہ میں ایک گھونسلا کے برابر، یا اس سے بھی کم جگہ آئی تو اس کے لیے بھی یہ فضیلت ہے۔

تعمیرِ مسجد کے آداب:

⌘ مسجد محض اللہ کی رضا کے لیے بنانی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا كَانَ لَهٗ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهٖ وَجْهُهٗ»

[نسائی، کتاب الجهاد، باب من غزا يلتمس الأجر والذكر : ٣١٤٢۔ صحيح]

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ وہی عمل قبول کرتا ہے جو خالص اس کے لیے ہو اور جو خاص اس کی رضامندی کے لیے کیا جائے۔''

⌘ قبرستان میں مسجد تعمیر نہیں کرنی چاہیے، اگر قبرستان مشرکین وغیرہ کا ہو اور اسے ختم کر دیا جائے تو پھر مسجد کی تعمیر جائز ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت کیا۔ [بخاری، كتاب الصلوة، باب هل تنبش قبور مشركي...... الخ : ٤٢٨]

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ مساجد میں تزئین و زیبائش نہ کرنے لگ جائیں (یعنی مساجد کی بلاضرورت تزئین قیامت کی علامت ہے)۔''

[أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب في بناء المساجد : ٤٤٩۔ حسن]

⌘ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کی تعمیر کا حکم دیا اور فرمایا: ''میرا مقصد لوگوں کو بارش سے بچانا ہے اور مسجدوں پر سرخ یا زرد رنگ مت کرو کہ اس سے لوگ فتنہ میں پڑ جائیں گے۔'' [بخاری، كتاب الصلاة، باب بنيان المسجد، معلقًا، قبل الحديث : ٤٤٦]

⌘ مسجد میں قالین وغیرہ بھی سادہ ہوں، تاکہ نمازی کا خیال اس طرف نہ چلا جائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر میں ایک پردہ لٹکا رکھا تھا، رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا:

''اس پردے کو میرے سامنے سے ہٹا دو، کیونکہ اس کے نقش و نگار کی طرف نماز میں میرا دھیان چلا جاتا ہے۔'' [بخاری، كتاب الصلاة، باب إن صلى في ثوب

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

مصلب...... الخ : ٣٧٤]

⌘ مساجد میں ایسی گھڑیاں لگانا جو ہر گھنٹہ پر ناقوس کی طرح بجتی ہوں، جائز نہیں، کیونکہ یہ گرجا گھروں کے گھنٹوں کی مشابہت ہے۔

⌘ کسی تہوار پر مسجد میں لائٹنگ کرنا اور اسے پھولوں، جھنڈیوں اور قمقموں سے سجانا بھی گرجا گھروں کی مشابہت ہے، لہٰذا اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

مسجد کی خبر گیری کرنا:

⌘ مسجد کی خبر گیری اور آباد کاری آدمی کے ایمان کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَٰجِدَ ٱللَّهِ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ﴾ [التوبة : ١٨]

"اللہ کی مسجدیں تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا۔"

⌘ مسجد کی صفائی اور اس میں خوشبو کا انتظام کرنا چاہیے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ، وَ اَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ)) [أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب اتخاذ المساجد في الدور: ٤٥٥۔ ابن ماجه: ٧٥٨۔ صحيح]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مساجد بنانے، انھیں صاف کرنے اور وہاں خوشبو کا انتظام کرنے کا حکم دیا۔"

مسجد کی آباد کاری:

⌘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سات قسم کے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اپنے سائے میں جگہ دے گا، جب اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا ...... اور (ان میں سے) ایک وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ اٹکا ہوا ہے۔" [بخاري، كتاب الأذان، باب من جلس في المسجد ينتظر......الخ : ٦٦٠۔ مسلم : ١٠٣١]

⌘ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

« بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ »
[ابن ماجه، كتاب المساجد، باب المشي إلى الصلاة : ٧٨١۔ صحيح]
''اندھیرے میں مساجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور ملنے کی خوشخبری دو۔''

⌘ صحیح بخاری میں فرمانِ رسول ﷺ فرمایا:

« مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ »[بخاری، كتاب الأذان، باب فضل من غدا ...... الخ : ٦٦٢۔ مسلم : ٦٦٩]
''جو شخص صبح و شام مسجد میں (بار بار) جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ جنت میں (اتنی مرتبہ) اس کی مہمان نوازی کرے گا، وہ صبح و شام جب بھی مسجد میں جائے۔''

⌘ اور فرمانِ رسول ﷺ ہے:

''جو شخص گھر سے اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف صرف نماز کی نیت سے جاتا ہے، نماز کے علاوہ اور کوئی چیز اسے لے جانے کا باعث نہیں بنتی، تو جو بھی قدم وہ اٹھاتا ہے اس سے ایک درجہ اس کا بلند ہوتا ہے، یا اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ معاف ہوتا ہے، اور جب تک کوئی شخص اس جگہ بیٹھا رہتا ہے جہاں اس نے نماز ادا کی ہے تو فرشتے برابر اس کے لیے رحمت کی دعائیں یوں کرتے ہیں: ''اے اللہ! اس پر اپنی رحمتیں نازل فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما'' یہ دعائیں اس وقت تک جاری رہتی ہیں جب تک وہ بے وضو نہیں ہوتا اور کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاتا۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنی دیر تک کوئی آدمی نماز کی وجہ سے رکا رہتا ہے وہ سب وقت نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔'' [بخاری، كتاب البيوع، باب ما ذكر في الأسواق : ٢١١٩۔ مسلم : ٦٤٩]

⌘ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

« وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ، وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ » [مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن و علی الذکر : ٢٦٩٩]

”جب تک لوگ مساجد میں بیٹھ کر قرآن کی تلاوت اور اس کی تعلیم میں لگے رہتے ہیں، تب تک ان پر (اللہ کی طرف سے) سکینت نازل ہوتی رہتی ہے، انھیں رحمت ڈھانپے رہتی ہے اور فرشتے انھیں گھیرے رکھتے ہیں اور اللہ اپنے فرشتوں میں ان کا ذکر خیر فرماتا ہے۔“

⌘ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو لوگوں کو مساجد میں اللہ کی عبادت کرنے سے منع کرے اور ان میں خرابی پیدا کرنے کی کوشش کرے۔“ [البقرة : ١١٤]

بعض مساجد کی خاص فضیلت:

⌘ بعض مساجد کو بعض اسباب کی وجہ سے خاص اہمیت حاصل ہے، جو حسب ذیل ہے:

① مسجد حرام (بیت اللہ):

⌘ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”بلاشبہ پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا، یقیناً وہی ہے جو مکہ میں ہے، بہت بابرکت اور جہان والوں کے لیے ہدایت ہے۔“ [آل عمران : ٩٦]

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اَلْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ » [نسائی، کتاب مناسك الحج، باب ذکر الحجر الأسود : ٢٩٣٨۔ ترمذی : ٨٧٧]

”حجر اسود جنت سے آیا ہے۔“

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« صَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ »
[ابن ماجه، كتاب إقامة الصلوات، باب ما جاء في فضل الصلاة ...... الخ : ١٤٠٦ ـ صحيح]

''مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا دوسری مساجد میں ادا کی گئی ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے۔''

② مسجد نبوی:

⌘ اس کی تعمیر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے کی ہے۔ [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب هل تنبش مشركي الجاهلية......الخ : ٤٢٨ ـ مسلم : ٥٢٤]

⌘ اس مسجد میں رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک سے منبر رسول ﷺ تک کا حصہ " رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ " (جنت کا باغ) ہے اور آپ ﷺ کا منبر حوض کوثر پر ہوگا۔ [بخاری، كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، باب فضل ما بين القبر والمنبر : ١١٩٦ ـ مسلم : ١٣٩١]

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ »[بخاری، كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة : ١١٩٠ ـ مسلم : ١٣٩٤]

''مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنا مسجد حرام کے سوا دوسری مساجد میں ادا کی گئی ایک ہزار نماز سے بہتر ہے۔''

③ مسجد اقصیٰ (بیت المقدس):

⌘ یہ دنیا میں مسجد حرام کے بعد تعمیر ہونے والی دوسری مسجد ہے۔ [بخاری، كتاب الأنبياء، باب ﴿ و وهبنا لداؤد سليمن ﴾......الخ : ٣٤٢٥ ـ مسلم : ٥٢٠]

⌘ یہ مسجد مسلمانوں کا پہلا قبلہ ہے۔[بخاری، كتاب الصلاة، باب التوجه نحو القبلة حيث

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

کان : ۳۹۹۔ مسلم : ۵۲۵/۱۷]

⌘ یہی تین مساجد ہیں جن کی طرف محض زیارت کی نیت سے جانا جائز اور جن کی زیارت پر بھی ثواب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، اَلْمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰی »[بخاری، کتاب فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة، باب فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة : ۱۱۸۹۔ مسلم : ۱۳۹۷]

''تین مساجد مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ (کی زیارت) کے علاوہ کسی (اور مقام کی زیارت پر ثواب کی نیت سے اس کی) طرف سفر نہ کرو۔''

④ مسجد قبا:

⌘ تاریخ اسلام میں یہ پہلی مسجد ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے تعمیر فرمایا۔[بخاری، کتاب مناقب الأنصار، باب هجرة النبی ﷺ و أصحابه إلی المدینة : ۳۹۰۶]

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اَلصَّلَاةُ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ »[ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی الصلاة فی مسجد قباء : ۳۲۴]

''مسجد قبا میں ایک نماز ادا کرنا ایک عمرہ کے برابر ہے۔''

ابن ماجہ (۱۴۱۲) میں ہے کہ جو شخص گھر سے وضو کر کے مسجد قباء میں آئے اور ایک نماز پڑھے اسے ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔

⌘ رسول اللہ ﷺ خود ہر ہفتے اس میں نماز پڑھنے کے لیے وہاں تشریف لے جاتے تھے۔ [بخاری، کتاب فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة، باب إتيان مسجد قباء ماشيًا وراكبًا : ۱۱۹۴۔ مسلم : ۱۳۹۹/۵۱۶]

⑤ مسجد ذوالحلیفہ:

⌘ مسجد ذوالحلیفہ بابرکت وادی میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

« اَللَّيْلَةَ اَتَانِیْ آتٍ مِنْ رَبِّیْ وَهُوَ بِالْعَقِیْقِ اَنْ صَلِّ فِیْ هٰذَا الْوَادِی الْمُبَارَكِ » [بخاری، کتاب الحرث والمزارعة، باب : ۲۳۳۷.]

''آج رات میرے رب کی طرف سے ایک فرشتہ آیا، تب آپ وادی عقیق میں تھے، اس نے فرمایا: ''اس مبارک وادی میں نماز پڑھ۔''

مسجد کی طرف جانے کے آداب:

⌘ اپنے قریب والی مسجد میں جانا چاہیے، بغیر کسی معقول عذر کے دور والی مساجد میں نہیں جانا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لِیُصَلِّ الرَّجُلُ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یَلِیْهِ وَلَا یَتَّبِعُ الْمَسَاجِدَ » [طبرانی کبیر : ۲۸۳/۱۲، ح : ۱۳۳۷۳۔ إسناده حسن لذاته، ابن نصر الترمذی ثقة صدوق لم یثبت اختلاطه بسند صحیح أو حسن۔ السلسلة الصحیحة : ۲۳۴/۵، ۲۳۵، ح : ۲۲۰۰]

''آدمی کو اپنے قریب والی مسجد میں جانا چاہیے، (بلا وجہ) دیگر مساجد کی تلاش میں نہ لگا رہے۔''

⌘ منہ میں بو پیدا کرنے والی چیز کھا کر مسجد میں نہیں جانا چاہیے، کھا ہی لی ہے تو بدبو ختم ہونے تک مسجد میں نہ جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا، اَوْ فَلْیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا اَوْ لِیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِهٖ » وَ فِیْ رِوَایَةٍ : « حَتّٰی یَذْهَبَ رِیْحُهَا »[بخاری، کتاب الأذان، باب ما جاء فی الثوم النیء والبصل والکراث : ۸۵۵۔ مسلم : ۶۹/۵۶۱، ۵۶۴]

''جو شخص لہسن یا پیاز (اور گندنا) کھائے وہ ہم سے، یا (فرمایا) ہماری مساجد سے دور رہے، یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے، یہاں تک کہ اس کی بو ختم ہو جائے۔''

مسجد میں جانے سے قبل خاص خیال رکھنا چاہیے کہ جسم یا منہ سے کسی قسم کی بدبو تو نہیں آرہی۔ اگر کسی شخص کا پیشہ ہی ایسا ہے کہ اس سے بو آتی ہے، مثلاً ماہی گیری وغیرہ تو استطاعت

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

ہوتو وہ نماز میں پہننے کے لیے ایک علیحدہ سوٹ بنالیں اور ایسی خوشبو بھی استعمال کی جاسکتی ہے جو بدبو پر غالب آ جائے۔ لیکن سگریٹ یا حقہ پینا اور پھر پی کر مسجد جانا تو بالکل حرام ہے، ایسے شخص کو مسجد میں جانے کی بالکل اجازت نہیں ہے۔

مسجد میں جانے کی دعائیں:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے لیے مسجد کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں یہ دعا پڑھی:

«اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا، وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا، وَمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا، وَمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا، اَللّٰھُمَّ أَعْطِنِیْ نُوْرًا»
[مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلوۃ النبی ﷺ و دعائه باللیل : ١٩١/٧٦٣۔ بخاری : ٦٣١٦]

”اے اللہ! میرے دل میں نور بنا دے اور میری زبان میں نور بنا دے اور میرے کانوں میں نور بنادے اور میری آنکھوں میں نور بنادے اور میرے پیچھے اور میرے آگے نور بنادے اور میرے اوپر اور میرے نیچے نور بنادے، اے اللہ! مجھے نور عطا فرما۔“

⌘ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

«اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ» [مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب ما یقول إذا دخل المسجد : ٧١٣]

”اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“

⌘ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھنے سے آدمی سارا دن شیطان سے محفوظ رہتا ہے:

«اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِهِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ» [أبو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول الرجل ...... الخ : ٤٦٦۔ صحیح]

”میں عظمت والے اللہ کی اور اس کے کریم چہرے کی اور قدیم سلطنت کی پناہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔"

⌘ مسجد سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ))[مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب ما يقول إذا دخل المسجد : ۷۱۳]

"اے اللہ! میں بلاشبہ تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔"

⌘ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں داخل کریں اور جب نکلیں تو پہلے بایاں پاؤں نکالیں۔[بخاری، کتاب الصلاۃ، باب التیمن فی دخول المسجد وغیرہ : ۴۲۶]

جن لوگوں کا مسجد میں داخلہ ممنوع ہے:

⌘ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اے اہل ایمان! مسجد کے قریب نہ جاؤ، جب تم نشے کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ تم اپنی بات کو سمجھنے لگو اور جنبی (مرد و عورت) بھی، جب تک غسل نہ کر لیں، الا یہ کہ اس کا راستہ مسجد میں سے گزرتا ہو۔"[النساء : ۴۳]

⌘ جنبی شخص بھول کر مسجد میں آ گیا تو یاد آنے پر فوراً مسجد سے نکل جانا چاہیے۔

⌘ کسی شخص کو مسجد میں احتلام یا کسی عورت کو حیض شروع ہو جائے تو وہ فوراً مسجد سے نکل جائے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ایک مرتبہ نماز کھڑی ہوئی اور صفیں درست ہو گئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جب اپنے مصلّٰی پر کھڑے ہو گئے تو آپ کو یاد آیا کہ وہ جنبی ہیں، تو آپ ہمیں اپنی جگہ رکنے کا حکم دے کر چلے گئے، پھر غسل کیا اور ہمارے پاس اس حال میں آئے کہ آپ کے سر سے قطرے ٹپک رہے تھے، پھر آپ نے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔"[بخاری، کتاب الغسل، باب إذا ذكر في المسجد ...... الخ : ۲۷۵۔ مسلم : ۶۰۵]

⌘ جس شخص نے کچا لہسن، پیاز، کراث (یا سگریٹ، حقہ اور بیڑی سمیت کوئی بھی بدبو دار چیز) کھائی ہوا سے تب تک مسجد میں جانے کی اجازت نہیں، جب تک اس کے منہ سے بدبو

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

آ رہی ہو۔

جن کا مسجد میں داخلہ جائز ہے:

⌘ عورتیں عبادت وغیرہ کے لیے مسجد میں جا سکتی ہیں۔ (تفصیل ''خواتین کی جماعت'' میں دیکھیں)

⌘ نابالغ بچے مساجد میں آ سکتے ہیں۔ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامہ بنت زینب کو اٹھایا ہوا تھا۔'' [بخاری، کتاب الصلاة، باب إذا حمل جارية ...... الخ : ٥١٦۔ مسلم : ٥٤٣]

⌘ کافر کا مسجد میں داخلہ بوقت ضرورت جائز ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک لشکر بھیجا تو وہ بنو حنیفہ کا ایک آدمی پکڑ کر لے آئے، اس کا نام ثمامہ بن اثال (رضی اللہ عنہ) تھا، تو انھوں نے اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔'' [بخاری، کتاب الصلاة، باب دخول المشرك المسجد : ٤٦٩]

مسجد میں ممنوع کام:

⌘ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''بلاشبہ مساجد اللہ کی ہیں، ان میں اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔'' [الجن : ١٨]

یعنی مساجد میں خالص اسلام کی بات ہونی چاہیے، تقاریر اور وعظ میں غیر اللہ کی دعوت دینا، انھیں پوجنے اور ان کے مزارات پر حاضری کی ترغیب دینا، یا غیر اسلامی اور شرکیہ نعتیں پڑھنا بالکل حرام ہے۔

⌘ مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنا۔

⌘ مسجد میں خرید و فروخت کرنا، صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے اور گمشدہ چیز کا اعلان کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' [أبو داوٗد، کتاب الصلاة، باب التحلق يوم الجمعة ...... الخ : ١٠٧٩۔ ترمذی : ٣٢٢۔ حسن]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

مساجد میں تجارتی اعلانات کرنا، یا اس کے اندر دیواروں پر اس قسم کے اعلانات چسپاں کرنا بھی اسی حکم میں ہے۔ کسی کو کوئی گمشدہ چیز ملی ہو تو اس کا اعلان مسجد کے دروازے سے باہر کیا جا سکتا ہے اور اس کا اشتہار لگایا جا سکتا ہے۔[المغنی لابن قدامة]

⌘ مساجد میں مجالس لگا کر بیٹھنا اور دنیاوی باتیں کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالصَّلٰوةِ وَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)) [مسلم، کتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول وغیره ...... الخ : ٢٨٥]

''مساجد تو صرف اللہ عزوجل کے ذکر، نماز اور تلاوت قرآن کے لیے ہوتی ہیں۔''

⌘ مسجد میں کوئی ایسی چیز نہ لائی جائے جو لوگوں کو تکلیف دینے کا باعث ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص ہماری مساجد یا بازار سے نوک (تلوار، تیر، چھری، برچھی) والی چیز لے کر گزرے تو لازمی طور پر اسے نوک سے پکڑنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ وہ کسی مسلمان کو تکلیف دے۔'' [بخاری، کتاب الصلاة، باب المرور فی المسجد: ٤٥٢۔ مسلم : ٢٦١٥]

⌘ مسجد میں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالنا ممنوع ہے۔[مسند أحمد : ٢٤٢/٤، ح : ١٨١١٥۔ شعیب الارنؤوط اور حسین سلیم اسد نے حسن کہا ہے]

⌘ لیکن ضرورت کے وقت تشبیک جائز ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ عمل ثابت ہے۔ [بخاری، کتاب الصلوة، باب تشبیك الأصابع فی المسجد وغیره : ٤٨١، ٤٨٢]

⌘ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس پر مٹی ڈال دینا (یا اسے صاف کرنا) ہے۔'' [بخاری، کتاب الصلاة، باب کفارة البزاق فی المسجد: ٤١٥۔ مسلم : ٥٥٢]

مسجد میں جائز کام:

⌘ مسجد میں اگر کوئی سو جائے تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں سو جایا کرتا تھا اور وہ جوان اور کنوارے تھے۔[بخاری، کتاب

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

الصلاۃ، باب نوم الرجال فی المسجد : ٤٤٠۔ مسلم : ٢٤٧٩]

⌘ ضرورت ہو تو مسجد میں عورت بھی سو سکتی ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عرب کی ایک سیاہ عورت مسلمان ہوئی، تو اس کی رہائش کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا گیا۔
[بخاری، کتاب مناقب الأنصار، باب أیام الجاھلیۃ : ٣٨٣٥]
لیکن اگر مسجد میں احتلام یا حیض شروع ہو جائے تو اسے فوراً باہر نکل جانا چاہیے۔

⌘ حمد، نعت اور جہادی ترانے وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔[بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ : ٣٢١٢۔ مسلم : ٢٤٨٥]

⌘ مسجد میں صرف دینی کام یعنی ذکر، نماز اور قرآن کی درس و تدریس ہی ہونی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مساجد صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور قرآن کی تلاوت کے لیے ہیں۔''[مسلم، کتاب الطھارۃ، باب وجوب غسل البول وغیرہ......الخ : ٦٦١]

⌘ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''مساجد کو صرف انھی کاموں کے لیے استعمال کرو، جن کے لیے انھیں بنایا گیا ہے۔''[مسلم، کتاب المساجد، باب النھی عن نشد الضالۃ فی المسجد...... الخ : ٥٦٩]

مسجد میں بیٹھنے کے آداب:

⌘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی مسجد میں اپنے لیے اونٹ کی طرح جگہ خاص کر لے کہ ہر حالت میں اس نے وہیں بیٹھنا ہے۔[أبو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود : ٨٦٢۔ نسائی : ١١١٣]

⌘ مسجد میں دو رکعات (تحیۃ المسجد) پڑھ کر بیٹھنا چاہیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
« إِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَجْلِسَ »
[بخاری، کتاب الصلاۃ، باب إذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین : ٤٤٤۔ مسلم : ٧١٤]
''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھنی

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

چاہییں۔"

⌘ مسجد میں جائیں تو وہاں مجلس کے آداب کا خیال رکھا جائے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

① جب وہاں پہنچے تو لوگوں کو سلام کرے۔[بخاری، کتاب الاستئذان، باب التسليم ...... الخ : ٦٢٥٤۔ مسلم : ١٧٩٨]

اگر خطبہ شروع ہو تو آس پاس بیٹھنے والوں کو آہستہ آواز میں سلام کہہ دے۔

② جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائے، لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے نہ جائے۔[أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب تخطي رقاب الناس يوم الجمعة : ١١١٨۔ نسائی : ١٤٠٠]

③ دو آدمیوں کے درمیان گھس کر نہ بیٹھے۔[بخاری، كتاب الجمعة، باب لا يفرق بين اثنين يوم الجمعة : ٩١٠]

④ کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔[بخاری، كتاب الجمعة، باب لا يقيم الرجل أخاه ...... الخ : ٩١١۔ مسلم : ٢١٧٧]

⑤ اگر کوئی شخص مجلس سے کسی غرض سے اٹھے، پھر واپس آجائے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے۔[مسلم، كتاب السلام، باب إذا قام من مجلسه ثم عاد فهو أحق به : ٢١٧٩]

⑥ ایسے تمام کاموں اور عادات سے پرہیز کرے جو دوسروں کے لیے تکلیف کا باعث ہوں۔[بخاری، كتاب الإيمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده : ١٠۔ مسلم : ٤٠]

⑦ مسجد میں بلند آواز سے گفتگو نہ کی جائے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ مسجد میں دو آدمی اونچی آواز سے باتیں کر رہے ہیں، وہ طائف کے رہائشی تھے، تو آپ نے فرمایا: "اگر تم مدینہ کے باسی ہوتے تو میں ضرور تمھیں سزا دیتا، تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کرتے ہو۔"[بخاری، كتاب الصلوة، باب رفع الصوت في المساجد : ٤٧٠]

⑧ مسجد میں فارغ نہ بیٹھے، بلکہ تلاوت اور ذکر و دعا کرتا رہے اور درود پڑھتا رہے۔

⑨ اگر خطبہ جمعہ کے دوران میں کسی کو نیند آ رہی ہو تو وہ جگہ تبدیل کر لے۔[ترمذی، كتاب الجمعة، باب ما جاء فيمن ينعس ...... الخ : ٥٢٦]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⑩ مجلس کے آخر میں کفارۂ مجلس کی دعا پڑھے، یہ دعا مجلس میں کیے گئے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی، دعا یہ ہے:

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ» [ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما يقول إذا قام من مجلسه : ٣٤٣٣۔ صحيح]

"اے میرے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔"

مسجد کے علاوہ مقاماتِ نماز:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میرے لیے ساری زمین کو مسجد اور پاک بنا دیا گیا ہے، لہٰذا میری امت کے جس شخص کی نماز کا وقت جہاں ہو جائے وہ وہیں نماز پڑھ لے۔" [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب قول النبی ﷺ ...... الخ : ٤٣٨۔ مسلم : ٥٢١]

لہٰذا مساجد کے علاوہ تمام مقامات پر نماز ادا کرنا جائز ہے، سوائے چند مقامات کے۔

جہاں نماز پڑھنا حرام ہے:

⌘ اب ہم ان مقامات کا تذکرہ کریں گے جہاں نماز پڑھنا حرام ہے:

① جس کمرے کی دیواروں پر جانداروں کی تصویریں یا وہاں ان کے مجسمے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ان لوگوں (یہود و نصاریٰ) میں کوئی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے اور اس میں ان کی تصویریں بناتے، یہ لوگ اللہ کے ہاں بدترین مخلوق ہیں۔" [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی البیعة : ٤٣٤۔ مسلم : ٥٢٨]

② جس جگہ پیشاب، پاخانہ، یا غسل کیا جائے اور قبرستان میں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

« اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ » [ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء أن الأرض...... الخ : ۳۱۷]

''زمین ساری کی ساری مسجد ہے، سوائے حمام اور قبرستان کے۔''

③ اسی طرح کوڑا کرکٹ اور دیگر گندگی والی جگہ میں نماز نہ پڑھی جائے، کیونکہ وہاں نجاست ہوتی ہے۔

④ اونٹوں کے باڑہ میں۔ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا:

''کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں!'' پھر اس نے پوچھا: ''کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' [مسلم، کتاب الحیض، باب الوضوء من لحوم الإبل : ۳۶۰]

⑤ کسی قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا تُصَلُّوْا اِلَی الْقُبُوْرِ »[مسلم، کتاب الجنائز، باب النھی عن الجلوس ...... الخ : ۹۷۲/۹۸]

''قبروں کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھو۔''

لہٰذا مساجد میں قبریں بنانا جائز نہیں اور جن مساجد میں قبریں ہیں وہاں نماز پڑھنے سے بچنا چاہیے۔

⑥ مقامات عذاب میں بھی نماز جائز نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''عذاب نازل ہونے والی جگہوں پر مت جاؤ، مگر روتے ہوئے، اگر روتے ہوئے نہ جا سکو تو وہاں جاؤ ہی نہ، ایسا نہ ہو کہ ان پر آنے والا عذاب تم پر بھی آ جائے۔''

[بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی مواضع الخسف والعذاب : ۴۳۳]

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بابل میں جہاں زمین دھنسی تھی، وہاں نماز پڑھنے کو برا سمجھتے تھے۔ [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی مواضع الخسف والعذاب، معلقًا قبل الحدیث : ۴۳۳]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

وہ جگہیں جہاں نماز پڑھنا جائز ہے:

⌘ اب ہم ان مقامات کا تذکرہ کریں گے جہاں نماز پڑھنا بعض لوگ مکروہ یا ناجائز سمجھتے ہیں، لیکن شریعت کی رو سے جائز ہے:

① گدے اور موٹی چٹائی وغیرہ پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ سیدہ ام الدرداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((مَا أُبَالِیُ لَوْ صَلَّیْتُ عَلٰی خَمْسِ طَنَافِسٍ))[التاریخ الکبیر للبخاری، باب خلید مولی أبی الدرداء : ٦٦٩]

''مجھے کوئی پروا نہیں، اگر میں پانچ چٹائیوں (کو جمع کر کے ان) پر نماز پڑھوں۔''

② بستر پر نماز پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ بستر پاک ہو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور عائشہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان بستر پر لیٹی ہوتی تھی۔'' [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی الفراش:٣٨٣۔ مسلم : ٥١٢]

③ تخت پوش وغیرہ پر (چارپائی کی طرح کا لکڑی کا زمین سے فٹ دو فٹ اونچا مصلّٰی پر) نماز پڑھنا جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی السطوح والمنبر والخشب : ٣٧٧۔ أبو داوٗد : ٥٩٧، ٥٩٨]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

اوقاتِ نماز کا بیان

⌘ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴾ [النساء : ۱۰۳]

''بلاشبہ مومنوں پر نماز اس کے مقررہ وقت پر فرض کی گئی ہے۔''

⌘ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن پانچوں نمازیں اول وقت میں پڑھائیں اور دوسرے دن آخری وقت میں، پھر فرمایا: ''ان دونوں اوقات کے درمیان کا وقت نماز کا وقت ہے۔''

[مسلم، كتاب المساجد، باب أوقات الصلوات الخمس : ٦١٤]

⌘ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل عمل کے متعلق پوچھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلصَّلَاةُ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا))[أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب المحافظة على وقت الصلوات : ٤٢٦۔ ترمذی : ١٧٠۔ صحيح]

''نماز اول وقت میں ادا کرنا۔''

⌘ بعض لوگ بلا عذر نماز کو لیٹ کر کے ادا کرتے ہیں، یہ ٹھیک نہیں، نماز وقت پر فرض کی گئی ہے، لہٰذا انھیں توبہ کرنی چاہیے۔

نماز فجر کا وقت:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ))

[مسلم، كتاب المساجد، باب أوقات الصلوات الخمس : ١٧٣/ ٦١٢]

''نماز فجر کا وقت طلوع فجر (پو پھٹنے) سے طلوع آفتاب تک ہے۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ صبح کے وقت دو قسم کی روشنیاں پیدا ہوتی ہیں، پہلی روشنی زمین سے سیدھی آسمان کی طرف اوپر چلی جاتی ہے، پھیلتی نہیں، جبکہ دوسری روشنی زمین سے بلند ہوتی ہے اور آسمان کے افق (کناروں) میں پھیل جاتی ہے۔ اسی روشنی کے بعد نماز فجر کا وقت شروع ہوتا ہے۔[ابن خزيمة : ٢١٠/٣، ح : ١٩٢٧۔ مستدرك حاكم : ١٩١/١، ح : ٦٨٨۔ اسے امام حاکم، علامہ الذہبی اور علامہ الالبانی نے صحیح کہا ہے]

⌘ طلوع فجر واضح ہونے کے بعد ہی نماز ادا کرنی چاہیے، کہیں پہلی روشنی دیکھ کر نماز ادا نہ کر لی جائے، وہ نماز نہیں ہوگی۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

((أَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ، فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأُجُوْرِكُمْ))[أبو داود، كتاب الصلاة، باب وقت الصبح : ٤٢٤۔ ابن ماجه : ٦٧٢۔ صحيح]

”نماز فجر صبح کو اچھی طرح واضح ہو جانے پر پڑھو، کیونکہ یہ تمھارے اجر میں اضافے کا موجب ہوگی۔“

⌘ بعض بھائیوں نے اس حدیث سے یہ سمجھ لیا ہے کہ نماز فجر خوب روشنی ہونے پر ادا کرنی چاہیے، جبکہ یہ معنی کئی صحیح احادیث کے خلاف ہے، جن میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر اندھیرے میں ادا کرتے تھے، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((وَالصُّبْحَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا بِغَلَسٍ)) [بخاري، كتاب مواقيت الصلوة، باب وقت المغرب : ٥٦٠۔ مسلم : ٦٤٦]

”نبی ﷺ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھاتے تھے۔“

⌘ سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهُ، وَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ)) [بخاري، كتاب مواقيت الصلوة، باب وقت العصر : ٥٤٧۔ مسلم : ٦٤٧]

”رسول اللہ ﷺ نماز فجر میں ساٹھ سے سو آیات تک (ٹھہر ٹھہر کر) تلاوت فرماتے تھے، جب فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھ والے شخص کو پہچان سکتا تھا۔“

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ طلوع شمس سے پہلے ایک رکعت پڑھ لینے سے بروقت نماز ادا کرنے کا ثواب مل جاتا ہے، فرمان نبوی ﷺ ہے:

«مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ »

[بخاری، کتاب مواقیت الصلوة، باب من أدرك من الفجر ركعة : ٥٧٩۔ مسلم : ٦٠٨]

''جس نے طلوع آفتاب سے پہلے ایک رکعت ادا کرلی اس نے نماز فجر کا وقت پالیا۔''

نماز ظہر کا وقت:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهِ »

[مسلم، کتاب المساجد، باب أوقات الصلوات الخمس : ٦١٢/١٧٣]

'' نماز ظہر کا وقت سورج کے زوال سے لے کر آدمی کا سایہ (اصل سائے کے علاوہ) اس کے قد کے مطابق ہو جانے تک ہے۔''

⌘ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہونے کے بعد نماز ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے۔ یہ بات صحیح حدیث کے خلاف ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر زوال ہوتے ہی پڑھ لیا کرتے تھے۔ [بخاری، کتاب مواقیت الصلوة، باب وقت الظهر عند الزوال : ٥٤٠۔ مسلم : ٦١٨]

⌘ لیکن شدید گرمی کے موسم میں نماز ظہر ذرا ٹھنڈے وقت میں ادا کرنی چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ » [بخاری، کتاب مواقیت الصلوة ، باب الإبراد بالظهر في شدة الحر : ٥٣٣۔ مسلم : ٦١٥]

''جب گرمی کی شدت ہو تو نماز (ظہر) کو ذرا ٹھنڈا وقت ہونے پر ادا کرو۔''

⌘ گرمیوں میں ظہر کو لیٹ کرنے سے متعلق سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

رسول اللہ ﷺ کی نماز ظہر کا اندازہ یہ ہوتا تھا کہ گرمیوں میں سایہ تین قدموں سے لے کر پانچ قدموں تک کے مابین ہوتا تھا اور سردیوں میں پانچ سے سات قدموں کے مابین ہوتا تھا (مطلب یہ کہ سورج ڈھلتے ہی فوراً نہ پڑھو، ذرا لیٹ کر لو)۔[أبو داؤد، کتاب الصلوة، باب وقت صلوة الظهر : ٤٠٠۔ نسائی : ٥٠٤]

⌘ گرمیوں میں ظہر کو تھوڑا سا لیٹ کرنے کا مسئلہ سفر کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ حضر میں بھی یہی حکم ہے۔[بخاری : ٥٣٣ تا ٥٣٩]

اصل سایہ معلوم کرنے کا طریقہ:

⌘ کسی کھلی اور ہموار زمین میں زوال سے پہلے ایک لکڑی گاڑ دی جائے، اس لکڑی کا سایہ آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جائے گا، یہاں تک کہ زوال کے وقت کم سے کم رہ جائے گا۔ اس سائے کو ماپ لیا جائے، جب یہ سایہ دوسری سمت بڑھنا شروع ہو جائے تو وہ اس بات کی علامت ہے کہ زوال کا وقت ہو گیا ہے۔ پھر جب یہ سایہ اس قدر بڑھ جائے کہ لکڑی کے برابر ہو جائے (زوال کے وقت لکڑی کا ماپا ہوا سایہ الگ کرنے کے بعد) تو اس وقت ایک مثل وقت ہو جائے گا۔

ایک طریقہ یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے کہ دوپہر کے وقت سے پہلے ایک یا دو بالشت زمین کی سطح ہموار کر کے اس پر شمالاً جنوباً ایک سیدھا خط کھینچ دیا جائے۔ قطب نما سے اس خط کی رہنمائی لی جا سکتی ہے۔ پھر اس خط کے جنوبی نقطہ پر ایک سیدھی لکڑی گاڑ دیں۔ چونکہ دوپہر سے پہلے کا وقت ہو گا لہٰذا اس لکڑی کا سایہ عین اس خط پر نہیں ہو گا بلکہ اس سے قدرے مغرب کی جانب مائل ہو گا، پھر آہستہ آہستہ اس خط پر آنا شروع ہو جائے گا حتیٰ کہ بالکل اس خط پر آ جائے گا۔ اس وقت اس سایہ کی انتہا پر نشان لگا دیں اور اس سایہ کو کسی اور لکڑی سے ماپ لیں اور یہ پیمانہ محفوظ کر لیں، یہ وقت عین دوپہر کا ہو گا۔ اس کے بعد وہ سایہ مشرق کی طرف بڑھنے لگے گا۔ یہ ظہر کا اول وقت ہو گا، پھر اس کے بعد جب سایہ بڑھتا جائے گا تو

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

جس لکڑی کے ساتھ اصل سائے کی پیمائش کی تھی اس کے ساتھ اس کے اصل سائے کے نشان سے آگے ایک مثل جب سایہ ہو جائے گا تو وہ ظہر کا آخری وقت ہوگا اور عصر کا اول وقت۔ [أحکام ومسائل از فضیلة الشیخ مبشر احمد ربانی حفظه الله : ١٤٩]

نماز عصر کا وقت:

⌘ ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہونے سے لے کر سورج زرد ہونے تک نماز عصر کا وقت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ، مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ)) [مسلم، کتاب المساجد، باب أوقات الصلوات الخمس : ٦١٢/١٧٣]

”ظہر کا وقت اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب سورج ڈھل جائے اور اس وقت تک رہتا ہے جب آدمی کا سایہ اس کے جسم کے برابر ہو جائے، جب تک کہ عصر کا وقت نہ ہو جائے اور عصر کا وقت اس وقت تک رہتا ہے کہ سورج زرد نہ ہو۔“

⌘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”رسول اللہ ﷺ نمازِ عصر ایسے وقت میں ادا فرماتے کہ سورج (اس قدر بلند ہوتا کہ محسوس ہوتا تھا) میرے حجرے کے اندر ہے، باہر نہیں گیا۔“ [مسلم، کتاب المساجد، باب أوقات الصلوات الخمس : ٦١١/١٧٠]

⌘ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز ادا فرمائی تو اس وقت سورج صاف ستھرا تھا، اس میں ذرا بھی زردی نہ ملی ہوئی تھی اور بلند و بالا تھا۔“ [مسلم، کتاب المساجد، باب أوقات الصلوات الخمس : ٦١٣]

⌘ غروب آفتاب سے قبل ایک رکعت ادا کر لینے سے بر وقت نماز ادا کرنے کا ثواب مل جاتا ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے:

((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ))
[بخاری، کتاب مواقیت الصلوة، باب من أدرك من الفجر رکعة : ٥٧٩ ـ مسلم : ٦٠٨]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

''جس نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت ادا کر لی اس نے نماز عصر کا وقت پا لیا۔''

⌘ نماز عصر کو بلا وجہ آخری وقت تک لیٹ کرنا منافق کی نشانی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ، يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ، حَتّٰى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا» [مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب التبكير بالعصر : ٦٢٢]

''یہ منافق آدمی کی نماز ہے کہ وہ بیٹھا سورج کو دیکھتا رہتا ہے، حتیٰ کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان (غروب) ہونے لگتا ہے تو اٹھتا ہے اور (جلدی سے) چار ٹھونگے مار لیتا ہے۔''

نماز مغرب کا وقت:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« وَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ، مَا لَمْ يَسْقُطِ الشَّفَقُ » [مسلم، كتاب المساجد، باب أوقات الصلوات الخمس : ١٧٤/٦١٢]

''نماز مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے (غروب آفتاب کے بعد والی) سرخی غائب ہونے تک ہے۔''

⌘ سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز مغرب ادا کرتے تھے اور نماز کے بعد (بھی اتنی روشنی ہوتی کہ) ہم میں سے کوئی آدمی جاتا اور تیر پھینکتا تو وہ اس کے گرنے کی جگہ دیکھ لیتا تھا۔'' [بخاری، كتاب مواقيت الصلوة، باب وقت المغرب : ٥٥٩۔ مسلم : ٦٣٧]

⌘ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں دن نماز مغرب ایک ہی وقت (یعنی اول وقت) میں پڑھائی۔ [نسائی، كتاب المواقيت، باب أول وقت العشاء : ٥٢٧۔ ترمذی : ١٤٩۔ أبو داؤد : ٣٩٤۔ صحيح]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

نماز عشاء کا وقت:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« وَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ » [مسلم، كتاب المساجد، باب أوقات الصلوات الخمس : ٦١٢/١٧٣]

''نماز عشاء کا وقت (غروب آفتاب والی سرخی غائب ہونے سے) ٹھیک آدھی رات تک ہے۔''

⌘ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء کو تاخیر سے ادا کرنا پسند کرتے تھے۔ [بخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب وقت العصر : ٦٤٢]

⌘ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء اس وقت پڑھائی کہ عام رات گزر گئی، پھر فرمایا:

« لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا هٰكَذَا » [بخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل العشاء : ٥٧١ـ مسلم : ١٤٥٢]

''اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتو میں انھیں حکم دیتا کہ نماز عشاء اس وقت (یعنی دیر سے) ادا کیا کریں۔''

⌘ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء میں نمازیوں کا خیال رکھتے تھے، لوگ جلدی جمع ہو جاتے تو جماعت جلدی کرا دیتے اور اگر لوگ دیر کرتے تو جماعت تاخیر سے کراتے تھے۔ [بخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب وقت المغرب : ٥٦٠ـ مسلم : ٦٤٦]

جن علاقوں میں دن رات عمومی ترتیب سے ہٹ کر ہیں:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''وہ چالیس دن دنیا میں رہے گا۔ پہلا دن ایک سال، دوسرا ایک مہینے اور تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا، باقی ایام عام دنوں کے مطابق ہوں گے۔'' صحابہ کرام ﷺ نے پوچھا: ''سال کے برابر دن میں ہمیں ایک دن کی (یعنی پانچ) نمازیں کافی ہوں گی؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ اس میں اندازے

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

سے (پورے سال کی) نمازیں ادا کرتے رہنا۔'' [مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال : ۲۹۳۷]

اس سے ثابت ہوا کہ جن ممالک میں وقت عام اصول سے ہٹ کر ہے، یعنی جن میں چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات ہوتی ہے، یا اس سے کم وبیش، وہاں لوگوں کو اندازے سے ہر روز پانچ نمازیں ادا کرنی چاہئیں۔

جن ممالک میں دن رات عام اصول سے ہٹ کر ہیں ، ان کی دو صورتیں ہیں، بعض علاقوں میں معمولی سی روشنی کے ذریعے دن رات کا فرق ہوتا ہے، وہاں اس فرق کے حساب سے نمازوں کے اوقات مقرر کیے جائیں گے اور بعض علاقوں میں دن رات کا بالکل فرق نہیں ہوتا، وہاں اس قریبی علاقے کے حساب سے جہاں دن رات عام اصول سے چلتے ہیں، نماز کا وقت مقرر کرلیں۔

نمازوں کے ممنوع اوقات:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ ...... ثُمَّ صَلِّ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ، حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ، حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ)) [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب إسلام عمرو بن عبسة : ٨٣٢]

''صبح کی نماز پڑھ، پھر سورج کے طلوع ہو کر بلند ہونے تک نماز سے رک جا...... پھر نماز پڑھ، کیونکہ اس وقت کی نماز کی گواہی کراماً کاتبین دیں گے اور فرشتے حاضر ہوں گے، پھر جب (دوپہر کے وقت) نیزے کا سایہ اس کے سر پر آجائے تو نماز سے رک جا، کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے، پھر جب سایہ آگے

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

بڑھنے لگے تو نماز پڑھ، کیونکہ اس وقت کی نماز میں فرشتے گواہی دیں گے اور حاضر ہوں گے، یہاں تک کہ تو نماز عصر پڑھ لے تو پھر نماز سے رک جا، حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔"

یعنی نماز تین اوقات میں پڑھنا ممنوع ہے:

① جب سورج طلوع ہو رہا ہو، یہاں تک کہ مکمل طلوع ہو جائے۔

② دوپہر کو سورج کے بالکل سر پر کھڑا ہونے سے لے کر زوال ہونے تک۔

③ سورج کے غروب ہونے سے لے کر مکمل غروب ہو جانے تک۔

⌘ لیکن عصر کے بعد اگر سورج بلند اور صاف ہو تو نفل نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

«مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ» [بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب ما یصلی بعد العصر من الفوائت نحوھا : ۵۹۱]

"نبی اکرم ﷺ نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعات پڑھنا کبھی ترک نہیں کیا۔"

⌘ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً مُرْتَفِعَةً» [نسائی، کتاب المواقیت، باب الرخصة فی الصلاة بعد العصر : ۵۷٤۔ أبو داوٗد : ۱۲۷٤۔ صحیح]

"رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے، سوائے اس کے کہ سورج سفید، صاف اور بلند ہو۔"

⌘ اگر نماز فجر لیٹ ہو گئی کہ سورج طلوع ہونے لگے تو نماز سے رکے رہیں، حتیٰ کہ سورج مکمل طلوع ہو جائے۔ اسی طرح اگر عصر لیٹ ہو جائے کہ سورج غروب ہونے لگے تو سورج مکمل غروب ہونے تک نماز سے رکے رہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

«إِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَبْرُزَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَغِيبَ» [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الأوقات التى نهى عن الصلاة فيها : ٨٢٩]

''جب سورج کی ٹکیہ طلوع ہونے لگے تو نماز سے رکے رہو، حتیٰ کہ مکمل طلوع ہو جائے اور جب سورج غروب ہونے لگے تو نماز کو مؤخر کرو، حتیٰ کہ مکمل غروب ہو جائے۔''

⌘ جمعہ کے دن زوال کے وقت مسجد میں آ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔[تفصیل جمعہ کے باب میں ملاحظہ فرمائیں]

⌘ حرم مکی میں کوئی وقت ممنوع نہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَيُصَلِّيَ أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ» [أبو داوٗد، كتاب المناسك، باب الطواف بعد العصر : ١٨٩٤۔ نسائی : ٢٩٢٧۔ ترمذی : ٨٦٨۔ صحيح]

''تم دن اور رات کے کسی بھی وقت میں اس گھر میں طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے کسی کو نہ روکو۔''

⌘ اگر صحیح وقت میں نماز شروع کی پھر ممنوع وقت شروع ہو گیا تو نماز مکمل کر لے۔[بخاری، كتاب مواقيت الصلوة، باب من أدرك ركعة من العصر قبل الغروب : ٥٥٦۔ مسلم : ٦٠٨]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

اذان واقامت کا بیان

⌘ اذان اسلام کا شعائر اور مسلمانوں کی علامت ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم پر حملہ کرنا چاہتے تو صبح ہونے تک حملہ نہ کرتے، پھر اگر اذان سن لیتے تو رک جاتے (کہ وہاں مسلمان ہیں، شب خون مارنے پر ان کا نقصان ہوگا) اور اگر اذان نہ سنتے تو صبح ہوتے ہی حملہ کر دیتے۔'' [بخاری، کتاب الجهاد، باب دعاء النبی ﷺ إلى الإسلام...... الخ : ۲۹۴۳]

⌘ جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کسی شخص کو اذان کہنی چاہیے۔'' [بخاری، كتاب الأذان، باب من قال ليؤذن ...... الخ : ۶۲۸۔ مسلم : ۶۷۴]

⌘ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے، وہاں تک جہاں اسے اذان سنائی نہ دے۔'' [بخاری، كتاب الأذان، باب فضل التأذين : ۶۰۸۔ مسلم : ۳۸۹/۹]

مؤذن کی فضیلت:

⌘ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ ﴾ [حم السجدة : ۳۳]

''اس شخص سے اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلاتا ہے۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ))[مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل الأذان وهرب الشیطان عند سماعه : ۳۸۷]

''قیامت کے دن سب سے لمبی گردنیں مؤذنوں کی ہوں گی (یعنی وہ مرتبے میں سب سے اونچے ہوں گے)۔''

⌘ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے اور صف اول میں کیا اجر ہے، پھر ان کے لیے قرعہ اندازی کے سوا کوئی چارہ باقی نہ رہتا تو وہ ضرور اس پر قرعہ اندازی ہی کرتے۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب الاستھام فی الأذان : ٦١٥۔ مسلم : ٤٣٧]

⌘ اور فرمانِ رسول ﷺ ہے:

((اَلْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَهٗ بِمَدِّ صَوْتِهٖ وَیُصَدِّقُهٗ مَنْ سَمِعَهٗ مِنْ رَطْبٍ وَیَابِسٍ، وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی مَعَهٗ)) [نسائی، کتاب الأذان، باب رفع الصوت بالأذان : ٦٤٧۔صحیح]

''مؤذن کو بلند آواز سے اذان کہنے کی وجہ سے بخش دیا جاتا ہے اور جو بھی تر، یا خشک چیز اس کی آواز سنتی ہے وہ اس کی تصدیق کرے گی (یعنی گواہی دے گی) اور اس کے لیے ان لوگوں (کے ثواب) کے برابر ثواب ہے جو اس کی اذان پر نماز کے لیے آتے ہیں۔''

⌘ رسول اللہ ﷺ نے مؤذن کے لیے دعا کرتے ہوئے فرمایا:

''امام ضامن اور ذمہ دار ہے اور مؤذن امین اور قابل اعتماد ہے۔ اے اللہ! اماموں کو (صحیح علم وعمل کی) ہدایت دے اور مؤذنوں کی بخشش فرما۔'' [أبوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب ما یجب علی المؤذن من تعاهد الوقت : ٥١٧۔ ترمذی : ٢٠٧۔ صحیح]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ اور مؤذن کی فضیلت بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:
''آپ کا رب بکریوں کے اس چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہتا اور نماز پڑھتا ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''میرے اس بندے کو دیکھو، مجھ سے ڈر کر اذان کہہ رہا اور نماز پڑھ رہا ہے، میں نے اسے بخش دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔'' [نسائی، کتاب الأذان، باب الأذان لمن یصلی وحدہ : ٦٦٧۔ أبو داوٗد : ١٢٠٣۔ صحیح]

اذان کہنے کے آداب:

⌘ نماز اور طواف کے علاوہ کسی کام کے لیے وضو شرط نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''مجھے نماز پڑھنے کے لیے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔'' [أبو داوٗد، کتاب الأطعمة، باب فی غسل الیدین عند الطعام : ٣٧٦٠۔ ترمذی : ١٨٤٧۔ نسائی : ١٣٢۔ صحیح]

⌘ اذان کے لیے وضو والی حدیث ضعیف ہے۔ [إرواء الغلیل : ٢٢٢]

⌘ تاہم سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ انھوں نے اذان کہنے سے پہلے وضو کیا۔
[أبو داوٗد، کتاب الخراج، باب فی الإمام یقبل هدایا المشرکین : ٣٠٥٥۔ ابن حبان : ٦٣٥١۔ إسنادہ حسن لذاته]

⌘ اذان کھڑے ہو کر کہنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''اے بلال! کھڑا ہو اور نماز کے لیے اذان کہہ۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب بدء الأذان : ٦٠٤۔ مسلم : ٣٧٧]

⌘ قبلہ رخ ہونا۔ [مسند السراج، ح : ٦١۔ إسنادہ صحیح قاله الشیخ المحدث الثقة أبو البدر إرشاد الحق الأثری حفظه الله]
نیز آج تک امت کا عمل بھی اسی پر ہے۔

⌘ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے ہوئے انگلیاں کانوں میں رکھتے تھے۔ [ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی إدخال الأصبع فی الأذن عند الأذان : ١٩٧۔ ابن ماجه : ٧١١۔ صحیح]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان میں "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ" کہتے ہوئے اپنا چہرہ دائیں طرف اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کہتے ہوئے بائیں سمت پھیرتے تھے۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب هل يتتبع المؤذن فاه ...... الخ : ٦٣٤۔ مسلم : ٥٠٣]

⌘ اذان اس آدمی کو کہنی چاہیے جس کی آواز اچھی و خوبصورت ہو۔ سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی آواز پسند آئی، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اذان سکھائی۔ [ابن خزيمة : ١/١٩٥، ح : ٣٧٧]

⌘ اذان بلند آواز سے کہنی چاہیے۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا: "جب تو نماز کے لیے اذان کہے تو بلند آواز سے کہہ۔" [بخاری، کتاب الأذان، باب رفع الصوت بالنداء : ٦٠٩]

⌘ سپیکر نہ ہو تو بلند جگہ اذان کہنی چاہیے۔ ایک صحابیہ فرماتی ہیں: "میرا مکان مسجد کے اردگرد تمام مکانوں سے بلند تھا اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اس پر چڑھ کر اذان کہتے تھے۔" [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب الأذان فوق المنارة : ٥١٩۔ حسن]

⌘ مؤذن اگر اذان میں غلطی کر رہا ہو تو اس کی اصلاح کر دینی چاہیے۔ عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں: "عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بارش والے دن خطبہ دیا، جب مؤذن "حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ" پر پہنچا تو انھوں نے فرمایا: "اب یہ کہہ " اَلصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ " (نماز گھروں ہی میں پڑھ لو)۔" [بخاری، کتاب الأذان، باب الكلام في الأذان : ٦١٦۔ مسلم : ٢٧/٦٩٩]

⌘ غلط وقت پر اذان ہو جائے تو اعلان کر کے لوگوں کو بتانا چاہیے۔ ایک دن سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے طلوع فجر سے پہلے ہی اذان کہہ دی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ جا کر اعلان کر دو کہ بندہ سو گیا تھا (یعنی نیند کی وجہ سے غلطی ہو گئی)۔ [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب في الأذان قبل دخول الوقت : ٥٣٢۔ صحيح]

⌘ اذان کہنے پر اجرت لینے میں اختلاف ہے، کیوں کہ ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

نے اجرت پر مؤذن رکھنے سے منع کیا اور ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو اذان دینے پر ایک تھیلی دی، جس میں چاندی کی کوئی چیز تھی۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے نیل الاوطار میں ان دونوں احادیث میں یہ تطبیق دی ہے کہ اجرت حرام اس وقت ہے جب مشروط ہو، اگر مشروط نہیں تو جائز ہے۔ منع والی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا)) [أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب أخذ الأجر على التأذين : ٥٣١۔ ترمذی : ٢٠٩۔ نسائی : ٦٧٣۔ ابن ماجه : ٧١٤۔ صحيح]

''ایسا مؤذن مقرر کرو جو اذان کہنے کی اجرت نہ لے۔''

اور سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اذان سکھائی اور میں نے اذان کہی، جب میں نے اذان مکمل کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک تھیلی دی جس میں چاندی کی کوئی چیز تھی۔ [نسائی، كتاب الأذان، باب كيف الأذان : ٦٣٣۔ مسند أحمد : ٤٠٩/٣، ح : ١٥٣٨٦۔ حسن]

اذان سے پہلے خود ساختہ درود:

⌘ اذان سے پہلے بعض لوگ خود ساختہ درود " اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ " وغیرہ پڑھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے مبارک دور سے خلفائے راشدین، صحابہ کرام، تابعین عظام اور ائمہ کے عہد تک کسی بھی وقت میں ایسے الفاظ کا ثبوت نہیں ملتا۔ شیخ محمد بن عبدہ رحمہ اللہ مفتی مصر سے یہی سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: ''اذان کے کلمات پندرہ ہیں، جس کے آخر میں " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ " ہے، اس سے پہلے اور بعد میں جو کلمات کہے جاتے ہیں سب نو ایجاد و بدعت ہیں۔'' [بدعات اوران کا شرعی پوسٹمارٹم: ۳۶۴]

اذان کے کلمات:

⌘ اذان کے کلمات مندرجہ ذیل ہیں:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

« اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ » [أبو داوٗد، كتاب الصلوة، باب كيف الأذان ؟ : ٤٩٩ـ ابن ماجه : ٧٠٦ـ صحيح]

⌘ فجر کی اذان میں " حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ " کے بعد یہ الفاظ بھی کہیں:

« اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ »[أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب كيف الأذان ؟ : ٥٠٠ـ صحيح]

اقامت کے کلمات:

❁ اقامت کے کلمات مندرجہ ذیل ہیں:

« اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ » [أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب كيف الأذان : ٤٩٩ـ ابن ماجه : ٧٠٦ـ صحيح]

❁ اقامت میں "حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ" اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کہتے ہوئے دائیں اور بائیں گردن گھمانا ثابت نہیں۔

ترجیع والی اذان:

❁ ترجیع سے مراد یہ ہے کہ اذان میں شہادتین والے کلمات چار مرتبہ کہے جائیں، پہلی مرتبہ آہستہ آواز میں کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ...... دو مرتبہ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... دو مرتبہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

پھر دوسری بار بلند آواز میں کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ...... دو مرتبہ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... دو مرتبہ

باقی الفاظ عام اذان والے ہیں۔ [أبوداؤد، کتاب الصلاة، باب کیف الأذان: ۵۰۲۔ نسائی: ۶۳۲۔ صحیح]

ترجیع والی اقامت:

❁ ترجیع والی اقامت میں مندرجہ ذیل کلمات ہیں:

« اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ » [أبو داوٗد، کتاب الصلاة، باب کیف الأذان: ۵۰۲۔ نسائی: ۶۳۲۔ صحیح]

بعض لوگوں نے ترجیع والی اذان کا انکار کیا ہے اور تعجب کی بات یہ ہے کہ ترجیع والی اقامت کا نہ صرف اقرار کیا، بلکہ اسے لازم سمجھا ہے اور بغیر ترجیع والی اقامت کا انکار کر دیا ہے۔ یعنی ترجیع والی اذان کا انکار کر دیا اور بغیر ترجیع والی اقامت کا انکار کر دیا۔ حالانکہ ترجیع والی اذان اور اقامت بھی ثابت ہے اور بغیر ترجیع والی اذان و اقامت بھی اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان اطہر سے خود سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو ترجیع والی اذان و اقامت سکھائی۔

ترجیع والی اذان کو رد کرنے کے لیے کئی طرح کے عذر لنگ تراشے گئے، مثلاً ایک نے کہا اہل مکہ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو شہادتین دو دفعہ کہنے کا حکم دیا، تاکہ اہل مکہ کے دلوں میں توحید و رسالت پختہ ہو جائے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

دوسرے نے کیا خوب فرمایا کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نئے مسلمان ہوئے تھے، ان کے دل میں توحید و رسالت پختہ کرنے کے لیے یہ کلمات دو دو بار کہنے کا حکم دیا گیا اور ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے غلطی سے انھیں ہمیشہ اذان کا حصہ بنا لیا۔ [نعوذ باللہ من ذلك]

تیسرے نے کہا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو اذان سکھا رہے تھے تو انھوں نے اپنے خاندان سے ڈر کر آہستہ آواز میں پڑھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ڈرو نہیں اور بلند آواز سے دوبارہ یہ کلمات پڑھنے کا حکم دیا اور ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے غلطی سے دوسری مرتبہ والے کلمات کو بھی اذان کا حصہ سمجھ لیا۔ اگر شہادتین دو دفعہ پڑھانے کا مقصد ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا یا اہل مکہ کا ایمان پختہ کرنا تھا تو ایک مخصوص وقت کے لیے ہونا چاہیے تھا، بعد میں چھوڑنے کا حکم دیا جاتا، لیکن یہ کہیں ثابت نہیں، بلکہ اس کے برعکس منقول ہے کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ اپنی آخر عمر تک یہی اذان کہتے رہے۔ [أسد الغابة : ٢٧٣/٦، ت : ٦٢٢٩]

اگر سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے غلطی سے ان کلمات کو اذان کا حصہ بنایا، تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تصحیح کیوں نہ کی؟ اگر بالفرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم نہ ہو سکا تو اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرما دیتا، لیکن نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا، نہ اللہ نے اس سے روکا اور نہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے اس کی اصلاح کی اور سب کی موجودگی میں اللہ کے گھر اور اسلام کے مرکز میں سالہا سال تک اذان غلط ہوتی رہی ......؟ معلوم ہوا کہ ان کا یہ دعویٰ غلط اور مسلک کے تحفظ کے لیے ایک عذر لنگ کے سوا کچھ نہیں۔

اگر ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان غلط تھی تو ان کی اقامت کیوں تسلیم کر لی گئی؟ اگر ان کی اقامت درست ہے تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی اقامت کا انکار کس بنیاد پر کیا گیا؟ اس میں کیا خامی تھی؟ ایک عام فہم آدمی بھی ایسی نرالی فقہ نہیں مان سکتا کہ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان لی جائے اور اقامت کا انکار کیا جائے اور ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی اقامت مان لی جائے اور اذان کا انکار کر

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

دیا جائے اور کسی ایک بھی حدیث پر مکمل عمل نہ کیا جائے۔

دونوں اذانیں اور دونوں اقامتیں صحیح ہیں، کسی ایک کا بھی انکار درست نہیں۔اسی طرح یہ بھی یاد رہے کہ جو اذان کہی جائے اسی کے ساتھ والی اقامت کہی جائے۔ مثلاً اگر اذان سیدنا بلال رضی اللہ عنہ والی کہی ہے، تو اقامت بھی سیدنا بلال رضی اللہ عنہ والی کہنی چاہیے۔ اگر اذان سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ والی کہی ہے تو اقامت بھی انھی والی کہی جائے، یعنی جس حدیث پر بھی عمل کریں، مکمل عمل کریں۔

سفر میں اذان و اقامت:

⌘ سفر میں اذان، اقامت اور جماعت ایسے ہی ضروری ہے جیسے حضر میں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر پر جانے والے دو آدمیوں سے فرمایا:

"جب تم سفر پر نکلو تو راستے میں اذان کہنا، پھر اقامت کہنا، پھر تم میں سے جو بڑا ہے وہ جماعت کرائے۔" [بخاری، کتاب الأذان، باب الأذان للمسافر ...... الخ : ٦٣٠۔ مسلم : ٦٧٤/٢٩٣]

⌘ سفر میں سواری پر بیٹھ کر اذان کہنا جائز ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں سواری پر اذان کہتے اور نیچے اتر کر نماز ادا کرتے۔ [إرواء الغليل : ٢٢٦۔ حسن]

اکیلے آدمی کے لیے اذان و اقامت:

⌘ اکیلے آدمی کو با جماعت نماز پڑھنے کے لیے اذان و اقامت کہنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"آپ کا رب بکریوں کے اس چرواہے سے بہت خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "میرے اس بندے کی طرف دیکھو، وہ اذان کہتا ہے اور نماز کے لیے اقامت کہتا ہے، وہ مجھ سے ڈرتا ہے، یقیناً میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا اور میں اسے جنت میں داخل

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

کروں گا۔'' [نسائی، کتاب الأذان، باب الأذان لمن یصلی وحده : ٦٦٧۔ أبو داؤد : ١٢٠٣۔ صحیح]

نمازیں جمع کرنے کی صورت میں اذان واقامت:

⌘ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے سفر حج کے حوالے سے فرماتے ہیں: ''پھر صحابی رسول ﷺ نے اذان اور اقامت کہی اور رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی، صحابی نے پھر اقامت کہی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی۔'' [مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ : ٢٩٥٠]

یعنی اذان سب نمازوں کے لیے ایک، جبکہ اقامت ہر نماز کے لیے الگ الگ۔

دوسری جماعت کے لیے اذان واقامت:

⌘ ایک جگہ جماعت ہو چکی، کچھ لوگ دوسری جماعت کرانا چاہتے ہیں تو انھیں اذان و اقامت کہنی چاہیے، بخاری میں حدیث ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے، جماعت ہو چکی تھی، تو انھوں نے اذان اور اقامت کہی اور جماعت کروائی۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، تعلیقًا قبل الحدیث : ٦٤٥۔ وصله أبو یعلی فی مسنده : ٤٦٨/٣، ح : ٤٣٣٨]

⌘ دوسری جماعت اذان کے بغیر بھی جائز ہے۔ [شرح معانی الآثار : ٣٩٢/١]

⌘ دوسری جماعت والوں کو اقامت ضرور کہنی چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ ہر جماعت کے ساتھ اقامت کہلواتے تھے۔

⌘ اگر ایک آدمی نے تنہا نماز شروع کی، لیکن بعد میں ایک اور آدمی جماعت کی نیت سے ساتھ مل گیا اور انھوں نے باجماعت نماز شروع کر دی تو انھیں اذان و اقامت کی ضرورت نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو تنہا نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: ''کون (اس کے ساتھ نماز پڑھ کر) اس پر صدقہ کرے گا؟'' تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے اس کے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھی (بغیر اذان واقامت کے)۔ [ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی الجماعة ...... الخ : ٢٢٠۔ أبو داؤد : ٥٧٤۔ صحیح]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

قضا نمازوں کے لیے اذان واقامت:

⌘ نماز قضا ہو جائے تو بھی جماعت کروانے کے لیے اذان اور اقامت کہنی چاہیے۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ایک سفر کا حال بیان کرتے ہیں کہ کوئی بھی صبح کے وقت بیدار نہ ہو سکا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو سورج طلوع ہو چکا تھا ...... تو آپ نے فرمایا: ''اے بلال! اٹھ اور نماز کے لیے اذان کہہ۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، پھر جب سورج بلند ہو کر چمکنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔ [بخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب الأذان بعد ذهاب الوقت : ٥٩٥۔ مسلم : ٦٨١]

فجر سے قبل رات کو اذان:

⌘ رات کے وقت فجر سے قبل اذان کہنا جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلال کی اذان تمھیں سحری کھانے سے روک نہ دے، کیونکہ وہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں، تاکہ جو نمازی نماز پڑھ رہے ہیں وہ رک جائیں اور جو لوگ سوئے ہوئے ہیں وہ بیدار ہو جائیں۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب الأذان قبل الفجر : ٦٢١۔ مسلم : ١٠٩٣]

⌘ رات اور فجر کی اذان میں کوئی زیادہ وقفہ نہیں ہوتا تھا، مسلم میں راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں اذانوں میں اتنا وقفہ ہوتا کہ ایک اذان دے کر نیچے اتر رہا ہے اور دوسرا اذان دینے کے لیے اوپر چڑھ رہا ہے۔ [مسلم، کتاب الصيام، باب بيان أن الدخول في الصوم ...... الخ : ١٠٩٢/٣٨]

⌘ اذان واقامت صرف فرض نماز کے لیے ہے، نفل کے لیے نہیں۔

⌘ کسی آفت کے وقت اذان کہنا جائز نہیں ہے۔

اذان واقامت کے الفاظ میں کمی بیشی کرنا:

⌘ اذان واقامت کے الفاظ میں کمی بیشی یا تبدیلی کرنا بدعت ہے۔ جناب مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ ایک آدمی نے ظہر یا عصر کی اذان

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

میں تحویب کی (یعنی بعد میں "اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ" وغیرہ کہا) تو وہ فرمانے لگے: "مجھے یہاں سے لے چلو، بلاشبہ یہ بدعت ہے۔" [أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی التثویب : ٥٣٨۔ حسن]

اذان واقامت کب کہنی چاہیے؟:

⌘ اذان اول وقت ہی میں کہنی چاہیے، بلاوجہ دیر نہیں کرنی چاہیے، لیکن اقامت امام کے آنے پر کہنی چاہیے۔ ابن ماجہ میں حدیث ہے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان وقت سے لیٹ نہیں کرتے تھے، لیکن اقامت میں کبھی کبھار تھوڑی بہت تاخیر کر لیتے تھے۔ [ابن ماجہ، کتاب الأذان، باب السنة فی الأذان : ٧١٣۔ حسن]

⌘ اور مسلم میں حدیث ہے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ زوال کے وقت اذان کہہ دیتے، لیکن نبی ﷺ کے نکلنے سے پہلے نماز کے لیے کھڑے نہیں ہوتے تھے، جب نبی ﷺ کو آتا دیکھتے تو اقامت کہتے۔ [مسلم، کتاب المساجد، باب متی یقوم الناس للصلاة ؟ : ٦٠٦]

اذان واقامت کے درمیان وقفہ:

⌘ مذکورہ بالا دونوں احادیث سے پتا چلتا ہے کہ اذان واقامت میں وقفہ ہونا چاہیے۔

⌘ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ـ ثَلَاثًا ـ لِمَنْ شَاءَ)) [بخاری، کتاب الأذان، باب کم بین الأذان ...... الخ : ٦٢٤]

"اذان اور اقامت کے درمیان نماز پڑھو۔" اور آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا: "جو چاہتا ہے پڑھے۔"

اس سے بھی پتا چلتا ہے کہ اذان اور اقامت میں کچھ وقفہ ہونا چاہیے۔ یہ کم بھی ہو سکتا ہے اور زیادہ بھی، جیسا کہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ جب دیکھتے کہ لوگ جلدی آ گئے ہیں تو جماعت جلدی کرا دیتے اور جب دیکھتے کہ لوگوں نے

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

تاخیر کردی ہے تو جماعت میں تاخیر کر دیتے۔'' [بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب وقت المغرب : ٥٦٠۔ مسلم : ٦٤٦]

کیا اقامت اور جماعت کے درمیان وقفہ جائز ہے؟:

⌘ اقامت اور جماعت کے درمیان کسی وجہ سے کچھ وقفہ ہو جائے، یا کوئی بات کر لی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ نماز کھڑی ہوئی اور صفیں درست ہو گئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنے مصلیٰ پر کھڑے ہو گئے، پھر آپ کو یاد آیا کہ میں جنبی ہوں، تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ تم اپنی جگہ رکے رہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے لیے گھر چلے گئے اور پھر ہمارے پاس اس حال میں آئے کہ آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، پھر آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب هل يخرج من المسجد لعلة ؟ : ٦٣٩۔ مسلم : ٦٠٥]

⌘ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اقامت اور جماعت کے درمیان طویل وقفہ بھی ہو جائے تو دوبارہ اقامت کہنے کی ضرورت نہیں۔

اقامت کون کہے؟:

⌘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مؤذن ہی اقامت کہتا تھا، اس لیے مؤذن ہی کو اقامت کہنی چاہیے۔

⌘ لیکن ایک شخص اذان کہے اور دوسرا اقامت، تو یہ جائز ہے، کیونکہ ایسا کرنا کسی صحیح حدیث سے ممنوع نہیں ہے۔

اذان کے بعد مسجد سے باہر نکلنا:

⌘ اذان ہو جانے کے بعد بغیر شرعی عذر مسجد سے نکلنا جائز نہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو اذان کے بعد مسجد سے نکلتے ہوئے دیکھا تو فرمانے لگے: ''اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔'' [مسلم، کتاب المساجد، باب النهي عن الخروج ...... الخ : ٦٥٥]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ اگر کوئی شرعی عذر ہے تو اذان بلکہ اقامت کے بعد بھی مسجد سے نکلا جاسکتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کو اقامت ہونے کے بعد یاد آیا کہ وہ جنبی ہیں تو آپ ﷺ فوراً مسجد سے نکل گئے، غسل کیا، پھر آ کر نماز پڑھائی۔ [بخاری : ٦٣٩۔ مسلم : ٦٠٥]

اذان کا جواب دینے کی فضیلت:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے خلوص دل سے اذان کا جواب دیا وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔''

[مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن...... الخ : ٣٨٥]

اذان کا جواب دینے کا طریقہ:

⌘ مؤذن کے ساتھ ساتھ اذان کے کلمات کا جواب دینا چاہیے۔ [مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن......: ٣٨٥]

⌘ اذان کے جواب میں وہی کلمات دہرانے چاہییں جو مؤذن کہہ رہا ہے، سوائے ''حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ '' اور ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ '' کے۔ جب مؤذن یہ کلمات کہے تو سننے والے کو پڑھنا چاہیے: '' لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ '' [بخاری، کتاب الأذان، باب ما یقول إذا سمع المنادی : ٦١١۔ مسلم : ٣٨٣]

⌘ '' اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ '' کے جواب میں بھی یہی کلمات دہرانے ہیں اور ان کلمات کے جواب میں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا بدعت ہے، کیونکہ یہ عمل کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

⌘ سیدنا سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مؤذن کے شہادتین کے کلمات ادا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے، اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے:

« وَ اَنَا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا، وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا »[صحیح

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

ابن خزيمة : ١/٢٢٠، ح : ٤٢٢ـ مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن...... الخ : ٣٨٦]

''اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر۔''

⌘ " اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ " کے جواب میں یہی کلمات کہنے چاہییں ''صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ وَ بِالْحَقِّ نَطَقْتَ '' کہنا ثابت نہیں۔

⌘ اقامت کا جواب دینا اگرچہ کسی صحیح وصریح حدیث سے ثابت نہیں ہے، لیکن اقامت کو بھی اذان کہا گیا ہے، اس لیے عموم سے استدلال کرتے ہوئے اگر کوئی اقامت کا جواب دے لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)

⌘ اقامت میں " قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ " کے جواب میں " اَقَامَ اللّٰهُ وَ اَدَامَهَا " کہنا جائز نہیں، کیونکہ یہ روایت ضعیف ہے، قابل اعتماد نہیں۔ [احکام و مسائل از مولانا مبشر احمد ربانی : ١٤٢]

⌘ اقامت ختم ہونے پر آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ''حَقٌّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھنا بدعت ہے، یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

اذان کے بعد کی دعائیں:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ، فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ ...... فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ)) [مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ...... الخ : ٣٨٤]

''جب تم مؤذن کی اذان سنو تو وہی کہو جو وہ کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو، جس

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

نے مجھ پر درود پڑھا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا، پھر میرے لیے اللہ سے مقام وسیلہ کا سوال کرو...... کیونکہ جس نے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو گی۔"

لہٰذا اذان کا جواب دینے کے بعد درود شریف پڑھیں، کیونکہ جو درود ابراہیمی پڑھے گا، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا، پھر یہ دعائے وسیلہ پڑھیں:

« اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ » [بخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء عند النداء: ٦١٤۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: ١/ ٤١٠، ح: ١٩٣٣ و إسناده صحیح]

"اے اللہ! اس کامل دعوت اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو مقامِ وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انھیں مقام محمود پر فائز فرما، جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔"

اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنا:

⌘ اذان اور اقامت کے درمیان زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ »[أبو داود، کتاب الصلاۃ، باب فی الدعاء بین الأذان والإقامۃ: ٥٢١۔ ترمذی: ٢١٢۔ صحیح]

"اذان اور اقامت کے درمیان مانگی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی۔"

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

قبلہ کی طرف رخ کرنا

قبلہ کی طرف رخ کرنا:

⌘ قبلہ کے پاس ہوں تو بالکل قبلہ کے سامنے کھڑے ہوں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ﴾ [البقرة : ١٤٤]

''جہاں بھی تم ہو اپنے چہرے مسجد حرام کی طرف پھیرو۔''

⌘ اگر ایسی جگہ ہوں جہاں قبلہ نظر نہیں آتا تو قبلہ کی سمت نماز پڑھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ سے فرمایا:

((مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ)) [ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء أن ما بين المشرق والمغرب قبلة : ٣٤٢۔ صحيح]

''مشرق اور مغرب کے مابین قبلہ ہے۔''

⌘ اگر قبلہ کی سمت کا علم نہ ہو تو تلاش کریں اور جس طرف دل زیادہ مطمئن ہو اسی طرف نماز پڑھ لیں۔

⌘ اگر نماز کے دوران میں علم ہو جائے کہ سمت غلط ہے، تو فوراً صحیح طرف پھر جانا چاہیے۔

⌘ کوئی شخص لاعلمی کی وجہ سے غلط سمت نماز پڑھ رہا ہو تو اسے بتا دینا چاہیے، جب قبلہ بیت المقدس سے تبدیل ہو کر بیت اللہ بن گیا، تو کچھ لوگوں کو اس کا علم نہ ہوا، وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے، پاس سے گزرنے والے آدمی نے بلند آواز سے کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کعبہ کی سمت نماز پڑھی ہے۔'' تو لوگوں نے نماز کے دوران ہی میں اپنا رخ پھیر لیا۔ [بخاری، کتاب الصلاة، باب التوجه نحو القبلة حيث كان : ٣٩٩۔ مسلم : ١١٨٦]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ اگر غیر سمت نماز پڑھ لی اور بعد میں معلوم ہوا کہ سمت غلط تھی تو نماز دہرانے کی ضرورت نہیں۔ سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، اندھیری رات کی وجہ سے ہمیں قبلہ کی سمت معلوم نہ ہوئی، ہر شخص نے اپنے ذہن کے مطابق نماز ادا کر لی۔ صبح جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات پیش کی گئی تو یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ﴾ [البقرة : ١١٥] [ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی الرجل یصلی لغیر القبلة فی الغیم : ٣٤٥۔ حسن]

''تم جدھر بھی پھرو اسی طرف اللہ کا چہرہ ہے۔''

⌘ سواری پر نفل نماز پڑھنی ہو تو ایک دفعہ قبلہ رخ ہونا ضروری ہے، اس کے بعد ضروری نہیں۔ (تفصیل ''نفل نمازوں کا بیان'' میں ملاحظہ فرمائیں)

⌘ حالت خوف میں جب آدمی بھاگتے ہوئے نماز پڑھے، تو قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں۔ (تفصیل ''نمازِ خوف'' میں ملاحظہ فرمائیں)

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

نیت اور خشوع وخضوع کا بیان

نیت کا بیان:

⌘ نماز سے پہلے دل میں نیت کرنا لازمی ہے، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ)) [بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی إلی رسول اللہ ﷺ ...... الخ : ١]

''تمام اعمال کا مدار نیت پر ہے۔''

نیت کا معنی ارادہ ہے اور ارادہ کرنا دل کا فعل ہے، زبان سے نیت کے الفاظ کہنا نہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور نہ کسی صحابی سے، حتیٰ کہ کسی تابعی اور امام نے اسے پسند نہیں کیا۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اگر کوئی انسان سیدنا نوح علیہ السلام کی عمر کے برابر تلاش کرتا رہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے زبان سے نیت کی ہو تو وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوگا، سوائے سفید جھوٹ بولنے کے، اگر اس میں کوئی بھلائی ہوتی تو صحابہ کرام سب سے پہلے کرتے اور ہمیں بتا کر جاتے۔'' [اغاثة اللهفان، الفصل الأول فی النية فی الطهارة والصلاة : ١٥٦، النسخة الأخرى : ١/ ١٣٨]

لہٰذا ثابت ہوا کہ نیت دل سے کرنی چاہیے، زبان سے الفاظ کہنا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہیں اور یہ عمل بے اصل اور بدعت ہے اور اس سے پرہیز لازمی ہے۔

⌘ نیت نماز شروع کرنے سے پہلے کرنی چاہیے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ نیت کے دو حصے ہیں، پہلا یہ کہ کام کس کے لیے کرنا ہے اور دوسرا حصہ یہ کہ کون سا کام کرنا ہے۔ پہلے کا جواب یہ ہے کہ نماز خالص اللہ کے لیے ہے، اسی کو اخلاص کہتے ہیں۔ دوسرے کا جواب یہ ہے کہ فلاں نماز پڑھنے لگا ہوں، مثلاً فجر یا ظہر، یا کوئی دوسری، فرض یا نفل، اتنی رکعات ہیں، ادا ہے یا قضا، یہ پوری تفصیل ذہن میں ہونی چاہیے۔ [الکافی لابن قدامه رحمه الله : ۱/ ۲۷۵، ۲۷۶]

خشوع وخضوع کا بیان:

⌘ خشوع وخضوع نماز کی جان ہے، نماز کی قبولیت اور اس کے ثواب میں کمی بیشی کا انحصار اسی پر ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے: " صَلَاةٌ بِلَا خُشُوْعٍ كَجِسْمٍ بِلَا رُوْحٍ " کہ بغیر خشوع کے نماز ایسے ہے جیسے روح کے بغیر جسم۔

⌘ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴾ [المؤمنون : ۱، ۲]

" ایماندار لوگ کامیاب ہو گئے، وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں۔ "

⌘ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: " علم میں سے سب سے پہلی چیز جو لوگوں سے اٹھالی جائے گی، وہ خشوع ہوگا، ممکن ہے کہ تو کسی جامع مسجد میں داخل ہو اور تجھے پوری جماعت میں سے ایک شخص بھی خشوع والا نہ ملے۔ " [ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی ذهاب العلم : ۲۶۵۳۔ صحیح]

⌘ نماز کے تمام ارکان نہایت اہم ہیں، لیکن جو مقام خشوع کو حاصل ہے وہ کسی دوسرے رکن کو حاصل نہیں، خشوع وخضوع سے نماز کا لطف بھی آتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول بھی ہوتی ہے۔ (ان شاء اللہ) شریعت اسلامیہ نے بہت سارے ایسے اعمال بتائے ہیں، جن کا خیال رکھنے سے نماز میں خشوع وخضوع پیدا ہو جاتا ہے اور وہ حسب ذیل ہیں:

① جب پیشاب، پاخانہ یا پیٹ میں گیس کا شدید دباؤ ہو تو نماز ادا نہ کریں، پہلے اس سے فارغ ہو جائیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

② اسی طرح جب بھوک لگی ہو اور کھانا بھی موجود ہو، تو نماز نہ پڑھیں، پہلے کھانا کھا لیں۔
[مسلم، کتاب المساجد، باب کراھیۃ الصلاۃ بحضرۃ الطعام...... الخ : ٥٦٠]

③ شدید نیند آ رہی ہو تب بھی نماز نہ پڑھیں، بلکہ پہلے نیند پوری کر لیں۔ [مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب أمر من نعس فی صلاتہ...... الخ : ٧٨٦]

④ جمائی شیطان کی طرف سے آتی ہے، اس لیے اسے روکنے کی کوشش کریں (کیونکہ اس سے سستی پیدا ہوتی ہے)۔ [مسلم، کتاب الزھد، باب تشمیت العاطس وکراھۃ التثاؤب : ٢٩٩٤]

⑤ ایسا لباس پہن کر یا ایسی جگہ اور مصلّٰی پر نماز نہ پڑھیں کہ جس کی طرف دھیان جانے کا خطرہ ہو۔[بخاری، کتاب الصلاۃ، باب إذا صلی فی ثوب...... الخ : ٣٧٣، ٣٧٤]

⑥ باتیں کرنے والے لوگوں کے قریب نماز نہ پڑھیں۔[أبو داوٗد، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ إلی المتحدثین والنیام : ٦٩٤۔حسن]

⑦ نماز ادا کرتے وقت اپنے سامنے سترہ رکھ لیں اور اس کے قریب کھڑے ہوں، کسی کو آگے سے گزرنے نہ دیں۔ (اس کی تفصیل ''سترہ کا بیان'' میں آ رہی ہے)

⑧ جماعت میں ہوں تو ساتھ والے سے اس طرح مل کر کھڑے ہوں کہ بیچ میں جگہ خالی نہ ہو۔ (اس کی تفصیل جماعت کے باب میں ملاحظہ کریں)

⑨ نماز پڑھتے ہوئے دل میں یہ خیال پیدا کریں کہ میں اللہ کے سامنے کھڑا اسے دیکھ رہا ہوں، اگر یہ خیال پیدا نہ ہو تو کم از کم یہ خیال ضرور پیدا کریں کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔
[بخاری، کتاب الإیمان، باب سؤال جبریل النبی ﷺ عن الإیمان......الخ : ٥٠]

⑩ ہر نماز کو آخری نماز سمجھ کر پڑھیں۔ [ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحکمۃ : ٤١٧١۔ حسن]

⑪ نماز کا ترجمہ یاد کریں، تاکہ ہمیں علم ہو کہ ہم اپنے رب سے کیا کہہ رہے ہیں۔ ارشاد فرمایا:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ﴾

[النساء : ٤٣]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

”اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ، یہاں تک کہ جو کچھ تم کہتے ہو اسے سمجھنے لگو۔“

اس سے ثابت ہوا کہ جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے وہ معلوم ہونا چاہیے اور جب تک دعاؤں کا ترجمہ نہیں آئے گا تو کیسے معلوم ہوگا کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں؟

⑫ نماز میں ادھر ادھر ہرگز نہ جھانکیں، اس سے شیطان نمازی کا خیال دوسری طرف لگا دیتا ہے۔[بخاری، کتاب الأذان، باب الالتفات فی الصلاۃ : ۷۵۱]

⑬ نماز میں بلاوجہ خلاف نماز حرکت نہیں کرنی چاہیے۔

⑭ نماز کے دوران میں وسوسے اور خیالات آئیں تو ”اَعُوْذُ بِاللّٰہِ“ پڑھ کر بائیں طرف تھوک دیں۔ سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں بھولنے کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ، وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلَاثًا))[مسلم، کتاب السلام، باب التعوذ من شیطان الوسوسۃ فی الصلاۃ : ۲۲۰۳]

”یہ شیطان (ایسا کرتا) ہے، اس کو خنزب کہا جاتا ہے، جب تو اسے محسوس کرے تو ”اَعُوْذُ بِاللّٰہِ“ پڑھ اور بائیں طرف تین بار تھوک دے۔“

⌘ بعض لوگ نماز میں خشوع پیدا کرنے کے لیے آنکھیں بند کر لیتے ہیں، یہ خلاف سنت ہے۔ (تفصیل ”نماز میں نظر کا مسئلہ“ میں ملاحظہ فرمائیں)

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

سترہ کا بیان

شیطان آدمی کی نماز خراب کرنے کے لیے اس کے دل میں وسوسے ڈالتا اور اس کے خیالات کو ادھر ادھر بھٹکاتا ہے، تو شریعت نے شیطانی حملوں سے بچنے کے لیے نمازی کو اپنے سامنے سترہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سترہ کی طرف نماز پڑھے تو اس کے قریب کھڑا ہو، کہیں شیطان اس پر اس کی نماز کو توڑ نہ دے۔'' [أبو داؤد، كتاب الصلوة، باب الدنو من السترة : ٦٩٥۔ صحيح]

لہٰذا اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ سترہ لاٹھی، برچھی، دیوار، ستون اور درخت سمیت کسی بھی آڑ بننے والی چیز کو بنایا جا سکتا ہے اور یہ طول میں ہونا چاہیے، عرض میں نہیں۔ بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ ایک لمبے بانس وغیرہ کو عرض میں سامنے رکھ لیا جاتا ہے، جو زمین سے ایک ڈیڑھ فٹ اونچا ہوتا ہے، یہ انداز ٹھیک نہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ سترہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

" يَجِبُ أَنْ يَكُوْنَ بِالطُّوْلِ لَا بِالْعَرْضِ " [ابن حبان، قبل الحديث : ٢٣٧٧]

''سترہ طول میں ہونا چاہیے، نہ کہ عرض یعنی چوڑائی میں۔''

سترے کی اہمیت:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ، فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ)) [مسلم، كتاب الصلاة، باب قدر ما يستر المصلي : ٥١٠]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

''تمھارا کوئی جب نماز پڑھنے لگے اور اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی شے ہو تو وہ آڑ کے لیے کافی ہے۔''

⌘ اور ایک دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

« لَا تُصَلِّ إِلَّا إِلٰى سُتْرَةٍ » [ابن خزيمة : ٣٠٥/٢، ح : ٧٧٥- ابن حبان : ٢٣٦٢- اسے علامہ الالبانی نے صحیح اور شعیب ارنؤوط نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے]

''کبھی سترے کے بغیر نماز نہ پڑھو۔''

⌘ سامنے سترہ رکھ کر نماز پڑھنا افضل ہے، لیکن یہ فرض نہیں ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے بغیر سترہ کے نماز پڑھنا بھی ثابت ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''ایک دفعہ میں اور بنو ہاشم کا ایک لڑکا گدھے پر سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے، ہم گدھے سے اترے اور اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا، پھر آپ کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے۔'' ایک شخص نے پوچھا: ''کیا آپ کے سامنے نیزہ تھا؟'' تو انھوں نے فرمایا: ''نہیں۔'' [مسند أبي يعلى : ٤٢٥/٢، ح ٢٤١٧- و النسخة الأخرى : ٢٤٢٣- صحيح]

سترے کے مقاصد و فوائد:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ إِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَمُرُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا » [صحيح ابن حبان : ٢٣٧٥- حسن]

''جب کوئی نماز پڑھے تو سترہ رکھے اور اس کے قریب کھڑا ہو، کیونکہ شیطان (نماز میں خلل ڈالنے کے لیے) نمازی اور سترہ کے درمیان سے گزرتا ہے۔''

⌘ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

« فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ، فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ، اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ »[مسلم، كتاب

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

الصلاة، باب قدر ما يستر المصلي : ٥١٠]

''نمازی کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کی مانند سترہ نہ ہو تو گدھا، (بالغ) عورت اور سیاہ کتا گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، سیاہ کتا شیطان ہے۔''

⌘ اگر نمازی کے سامنے سترہ نہیں تو مذکورہ بالا تین چیزوں میں سے کسی ایک کے آگے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جائے گی، اسے نئے سرے سے نماز پڑھنی چاہیے، یہی بات اس حدیث سے ثابت ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ کسی اور چیز کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی، کیونکہ اس کے متعلق کوئی صحیح و واضح حدیث موجود نہیں۔

سترہ کے اندر سے گزرنے والے کو روکنا:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ)) [بخاری، كتاب الصلاة، باب يرد المصلي من مر بين يديه : ٥٠٩ـ مسلم : ٥٠٥/٢٥٩]

''جب کوئی شخص کسی ایسی چیز کو سامنے رکھ کر نماز پڑھے، جو اسے لوگوں سے بچائے، پھر اگر کوئی اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو وہ نمازی اسے روکے، اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے لڑائی کرے، کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

⌘ سترہ کے پیچھے سے کسی کے گزرنے سے نقصان نہیں ہوتا۔ [مسلم، كتاب الصلاة، باب سترة المصلي والندب إلى الصلاة إلى سترة...... الخ : ٤٩٩]

سترے کی مقدار:

⌘ رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے سترہ کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ))[مسلم، كتاب الصلاة، باب سترة المصلي...... الخ : ٤٩٩]

''اونٹ کے پالان کے پچھلے حصہ کی اونچائی کے برابر ہونا چاہیے۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''پالان کی پچھلی لکڑی ایک ہاتھ یا اس سے کچھ بڑی ہوتی ہے (یعنی ایک ہاتھ کے برابر سترہ کافی ہے)۔'' [أبوداوٗد، كتاب الصلاة، باب ما يستر المصلي : ٦٨٦۔ صحيح]

⌘ بیٹھے یا لیٹے شخص کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے اور اس کی حرکت سے کوئی فرق نہیں پڑتا، جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے نماز ادا کی۔[بخاری، كتاب الصلاة، باب التطوع خلف المرأة : ٥١٣۔ مسلم : ٥١٢]

⌘ جانور کو بھی سترہ بنانا جائز ہے۔[مسلم، كتاب الصلاة، باب سترة المصلي والندب إلى الصلاة...... الخ : ٥٠٢]

⌘ جس روایت میں آتا ہے کہ اگر سترہ کے لیے کوئی چیز نہیں تو سامنے خط کھینچ لیا جائے، یہ ابن ماجہ (٩٤٣) اور ابو داوٗد (٦٨٩) وغیرہ میں ہے۔ اسے علامہ الالبانی رحمہ اللہ اور دیگر محققین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

سترہ کتنے فاصلے پر ہونا چاہیے؟:

⌘ سترہ سجدہ والی جگہ کے بالکل قریب ہونا چاہیے۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ)) [بخاری، كتاب الصلاة، باب قدر كم ينبغي أن يكون بين المصلي والسترة ؟ : ٤٩٦۔ مسلم : ٥٠٨]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلّٰی اور دیوار کے درمیان صرف بکری گزرنے کی جگہ ہوتی تھی۔''

کیا مسجد میں سترہ کی ضرورت ہے؟:

⌘ نماز کے لیے سترہ کی ضرورت ہے، صحرا ہو یا مسجد، سفر ہو یا حضر، نماز فرض ہو یا نفل۔ سیدنا سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ ہمیشہ مسجد میں ایک ستون کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، کسی نے وجہ پوچھی تو انھوں نے کہا: ''بلاشبہ میں دیکھتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں نماز پڑھتے تھے۔'' [بخاری، كتاب الصلوة، باب الصلاة إلى الأسطوانة : ٥٠٢۔ مسلم : ٥٠٩]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ عید والے دن نکلے اور سامنے برچھی گاڑنے کا حکم دیا، پھر اس کی طرف نماز پڑھائی اور لوگ آپ کے پیچھے تھے۔ آپ ﷺ سفر میں بھی ایسا ہی کرتے تھے۔'' [بخاری، کتاب الصلوة، باب سترة الإمام سترة من خلفه : ٤٩٤۔ مسلم : ٥٠١]

⌘ بعض لوگ سترے کو بالکل اہمیت نہیں دیتے اور مسجد میں آگے جگہ ہونے کے باوجود پچھلی صفوں بلکہ دروازے کے قریب نماز پڑھنے لگتے ہیں، یہ بالکل غلط ہے، اگلی صف میں، یا کسی کونے میں، یا کم از کم گزرنے کی جگہ سے ہٹ کر نماز ادا کرنی چاہیے۔

امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے کافی ہے:

⌘ امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک باب قائم کیا ہے: ''سُتْرَةُ الْاِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ'' [بخاری، قبل الحدیث : ٤٩٣] ''امام کا سترہ مقتدیوں کا سترہ ہے۔'' اس کے تحت وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما والی وہ حدیث لے کر آئے ہیں جس میں ہے کہ وہ صف کے بعض حصے سے گزرے تھے اور دو حدیثیں مزید۔

⌘ اگر امام کے سامنے سترہ ہے تو اس کے آگے سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے مقتدیوں کے آگے کوئی سترہ نہیں۔ [بخاری، کتاب الصلوة، باب سترة الإمام سترة من خلفه : ٤٩٥۔ مسلم : ٥٠٢]

⌘ بعض صف کے آگے سے گزرنا جائز ہے، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ایک گدھی پر سوار ہو کر منیٰ میں آیا، رسول اللہ ﷺ وہاں نماز پڑھا رہے تھے، میں بعض صف کے آگے سے گزرا، پھر میں نیچے اترا، گدھی کو چھوڑا اور صف میں شامل ہو گیا اور مجھ پر کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ [بخاری، کتاب الصلوة، باب سترة الإمام سترة من خلفه : ٤٩٣۔ مسلم : ٥٠٤]

نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

«لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ »[بخاري، كتاب الصلاة، باب إثم المار بين يدي المصلي : ٥١٠۔ مسلم : ٥٠٧]

''نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو اس کے گناہ کا علم ہو جائے، تو وہ چالیس (سال، ماہ یا دن) تک ٹھہر جائے، یہ اس کے لیے اس کے سامنے سے گزرنے سے بہتر ہے۔''

راوی حدیث سالم بن ابی امیہ ابو النضر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے چالیس دن کہا، یا چالیس مہینے، یا پھر چالیس سال کہا۔''

نمازی کے آگے سترہ نہ ہو تو کتنے فاصلے سے گزرنا جائز ہے:

⌘ ابو داؤد (۷۰۴) کی ایک ضعیف حدیث میں ہے کہ پتھر پھینکنے کے فاصلے کے بقدر جگہ چھوڑ کر نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ تین صف کے بقدر فاصلے پر سے گزرنا جائز ہے اور بعض کا کہنا ہے کہ اتنے فاصلے سے گزرنا جائز ہے، جہاں عام طور پر نمازی کی نظر نہ پڑے۔ لیکن اس حد بندی کے متعلق کوئی بھی صحیح و واضح حدیث موجود نہیں، رسول اللہ ﷺ نے مطلق نمازی کے آگے سے گزرنے سے منع فرمایا ہے اور گزرنے والے کے لیے سخت وعید فرمائی ہے، تو اتباع رسول ﷺ کا تقاضا یہی ہے کہ نمازی کے آگے سے کسی بھی صورت میں نہ گزرا جائے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

نماز کا مسنون طریقہ

مسنون طریقہ کی اہمیت:

⌘ رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر نماز ادا کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ ﴾ [البقرة : ٢٣٩]

''نماز اس طرح پڑھو جس طرح اللہ نے تمھیں سکھائی ہے۔''

⌘ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ)) [بخاری، كتاب الأذان، باب الأذان للمسافرين إذا كانوا جماعة والإقامة ...... الخ : ٦٣١]

''نماز اس طرح پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔''

⌘ مزید فرمایا:

''قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، جس کی نماز درست (یعنی محمد ﷺ کے) طریقے کے مطابق ہوئی وہ کامیاب و کامران ہو گا اور جس نے نماز بگاڑ دی (یعنی محمدی طریقے پر ادا نہ کی) وہ ناکام و نامراد ہو گا۔'' [ترمذی، كتاب الصلاة، باب ما جاء أن أول ما يحاسب به العبد...... الخ : ٤١٣ ۔ نسائی : ٤٦٦ ۔ صحیح]

تکبیر تحریمہ کا بیان:

⌘ تکبیر تحریمہ سے نماز شروع ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ)) [أبوداؤد، كتاب الطهارة، باب

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

فرض الوضوء : ٦١ـ ترمذی : ٣ـ ابن ماجه : ٢٧٥ـ صحيح]

''نماز (کے دوران میں بات چیت) کا حرام ہونا تکبیر ہی (کے بعد) ہے اور اس (بات چیت) کا حلال ہونا سلام ہی (کے بعد) ہے۔''

⌘ نماز شروع کرتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہیں، اس کے علاوہ کوئی بھی جملہ جائز نہیں۔

قیام کا بیان:

⌘ نماز کھڑے ہو کر پڑھنی چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ »

[بخاری، كتاب التقصير، باب إذا لم يطق قاعدًا صلى على جنب : ١١١٧]

''کھڑے ہو کر نماز پڑھو، طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لو، اس کی طاقت نہ ہو تو پھر لیٹ کر نماز ادا کرو۔''

⌘ کھڑے ہو کر نماز شروع کی لیکن دورانِ نماز میں کسی وجہ سے کھڑے ہونے کی طاقت نہ رہی تو بیٹھ جائیں۔ اسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے کہ کھڑے ہونے کی طاقت آ گئی تو کھڑے ہو جائیں، کیونکہ طاقت نہ ہونے کی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

رفع الیدین:

⌘ دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

« رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ »[بخاری، كتاب الأذان، باب إلى أين يرفع يديه ؟ : ٧٣٨ـ مسلم : ٣٩٠]

''میں نے نبی ﷺ کو نماز کی تکبیر کہتے ہوئے دیکھا کہ آپ تکبیر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔''

⌘ ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھانا بھی جائز ہے۔[مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين ...... الخ : ٢٥/٣٩١]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ ہاتھوں سے کانوں کو پکڑنا یا چھونا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

⌘ رفع الیدین اور تکبیر میں تینوں شکلیں جائز ہیں، یعنی دونوں ایک ساتھ، یا پہلے رفع الیدین اور بعد میں تکبیر، یا تکبیر پہلے اور رفع الیدین بعد میں۔ [بخاری : ۷۳۸۔مسلم : ۳۹۰/۲۲۔ ابن خزیمة : ٤٥٦۔ مسلم : ۳۹۱/۲۵]

⌘ رفع الیدین کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی انگلیاں نہ تو آپس میں ملی ہوئی ہوتیں اور نہ کھلی اور کشادہ ہوتیں۔ [مستدرك حاكم : ۲۳٤/۱۔ أبو داؤد : ۷۵۳۔ ترمذی : ۲٤۰۔ صحيح ابن خزيمة : ۲۳۳/۱، ۲۳٤، ح : ٤٥٩]

رفع الیدین کرنے میں مرد و زن کا فرق:

⌘ بعض لوگ ہاتھ اٹھانے کی مقدار میں مرد و عورت کا فرق کرتے ہیں کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور عورتیں کندھوں تک۔ یہ فرق کسی صحیح و صریح حدیث میں مذکور نہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور علامہ شمس الحق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى التَّفْرِقَةِ فِي الرَّفْعِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ " [فتح الباری : ۲۲۲/۲۔ عون المعبود : ۲٦۳/۱]

"مرد اور عورت کے درمیان تکبیر کے لیے ہاتھ اٹھانے کے فرق کے بارے میں کوئی حدیث دلالت نہیں کرتی۔"

اور امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِي مِقْدَارِ الرَّفْعِ "
[نيل الأوطار : ۲۱٤/۲، بعد الحديث : ٦۷۱]

"کوئی ایسی حدیث موجود نہیں ہے جو مرد و عورت کے درمیان ہاتھ اٹھانے کی مقدار کے فرق پر دلالت کرتی ہو۔"

ہاتھ باندھنا:

⌘ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

«كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ »[بخاري، كتاب الأذان، باب وضع اليمنى على اليسرى : ٧٤٠]

''لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ذراع پر رکھیں۔''

ذراع کہنی کے سرے سے درمیانی انگلی کے سرے تک کے حصہ کو کہتے ہیں۔[القاموس الوحيد : ٥٦٨]

⌘ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھا، یوں کہ وہ پہنچے اور کلائی پر بھی آ گیا۔[أبو داؤد، كتاب الصلوة، باب رفع اليدين في الصلوة : ٧٢٧۔ صحيح]

ہاتھ باندھنے کا مقام:

⌘ نماز میں ہاتھ سینے پر باندھنے چاہییں، یہ صحیح احادیث سے ثابت ہے، جو درج ذیل ہیں:

① سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهِ »[ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب وضع اليمين على الشمال في الصلاة......الخ : ٢٤٣/١، ح : ٤٧٩]

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھے۔''

یہ حدیث بالکل صحیح ہے، اس لیے کہ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کی شرائط کے متعلق کتاب کے آغاز میں فرمایا ہے: ''یہ مختصر و صحیح احادیث کا مجموعہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح اور متصل سند کے ساتھ پہنچتی ہیں اور بیچ میں کوئی راوی ساقط یا سند میں انقطاع نہیں ہے اور نہ کوئی راوی مجروح یا ضعیف ہے۔''

اس کے علاوہ حافظ ابن حجر، علامہ عینی، علامہ شوکانی، ملا قائم سندھی، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی، علامہ ابن نجیم حنفی، علامہ ابو الحسن الکبیر سندھی، علامہ محمد حیات سندھی، سید ابو تراب

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

رشد اللہ شاہ راشدی اور علامہ الالبانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

④ سیدنا ہلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ وَرَأَيْتُهٗ قَالَ يَضَعُ هٰذَا عَلٰى صَدْرِهٖ »[مسند أحمد : ٥/٢٢٦، ح : ٢٢٣١٣۔ قبيصة صدوق حسن الحديث، وثقه العجلي وابن حبان و حسن له الترمذي والبغوي و صحح له النووي و ابن عبد البر]

''میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز سے) کبھی دائیں اور کبھی بائیں طرف پھرتے تھے اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ ہاتھ سینے پر رکھتے تھے۔''

اس حدیث کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں، امام ابن سید الناس رحمہ اللہ نے شرح الترمذی میں اور علامہ نیموی نے آثار السنن (١/٦٧) میں طرح طرح کی قلابازیاں کھانے کے باوجود اس کی سند کو حسن تسلیم کیا ہے۔ علامہ محدث عبد الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ نے تحفۃ الاحوذی میں فرمایا:

''رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَ إِسْنَادُهٗ مُتَّصِلٌ''

''اس حدیث کی سند کے سب راوی ثقہ اور معتبر ہیں اور اس کی سند متصل ہے۔''

③ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« أَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ ثُمَّ وَضَعَهُمَا عَلٰى صَدْرِهٖ »[السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الحيض، باب وضع اليدين على الصدر ...... الخ : ٢/٣٠، ح : ٢٣٣٦۔ طبقات المحدثين بأصبهان لابي الشيخ : ٤٣٢۔ اسے رشد اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے اور بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ نے اس سے اتفاق کیا ہے]

''انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر انھیں سینے پر باندھ لیا۔''

④ طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

« كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلٰى صَدْرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ »[أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلاة : ٧٥٩ ـ صحيح]

''نبی اکرم ﷺ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر انھیں سینے پر باندھا کرتے تھے۔''

یہ روایت مرسل ہے، احناف کی اصول کی معتبر کتب اصول للامام سرخسی رحمہ اللہ (۱/۳۶۰)، نور الانوار (۱۵۰)، کشف الرین للمخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی (۱۷) اور فتح القدیر للامام ابن ہمام رحمہ اللہ (۱/۲۳۹) میں لکھا ہے کہ مرسل روایت احناف کے نزدیک مطلق حجت ہے اور محدثین کے نزدیک مرسل روایت متصل روایات کی موجودگی میں مقبول ہوتی ہے اور اس روایت کے ساتھ دوسری متصل روایات موجود ہیں۔ لہٰذا یہ روایت محدثین اور احناف دونوں کے نزدیک حجت ہے۔ مرسل ہونے کے علاوہ اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں، جیسا کہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے ''معرفۃ السنن والآثار'' میں، علامہ محمد حیات سندھی رحمہ اللہ نے ''فتح الغفور'' میں، ابو تراب رشد اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ نے ''درج الدرر'' میں اور علامہ عبد الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ نے ''تحفۃ الاحوذی (۱/۲۱۶)'' میں فرمایا ہے کہ اس کی سند کے تمام راوی معتبر اور ثقہ ہیں۔ علامہ الالبانی رحمہ اللہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

زیر ناف ہاتھ باندھنے والی روایات کی حقیقت:

مندرجہ بالا احادیث کے برعکس زیر ناف ہاتھ باندھنے والی روایت انتہائی ضعیف ہے۔ علامہ بدر الدین عینی حنفی رحمہ اللہ نے اس روایت کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مرفوع ہونا صحیح نہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں لکھا ہے: '' مُتَّفَقٌ عَلٰى ضُعْفِهٖ '' یعنی اس روایت کے (مرفوع اور موقوف دونوں صورتوں میں) ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔ علمائے احناف میں سے علامہ عبد الحیٔ لکھنوی حنفی رحمہ اللہ نے حاشیہ ہدایہ (۱/۱۰۲) میں اور شیخ ابن الہمام رحمہ اللہ نے فتح القدیر شرح الہدایہ (۲۰۱) میں اس سے اتفاق کیا ہے۔ علامہ ابن نجیم حنفی بحر الرائق شرح

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

کنز الدقائق (۱/۳۲۰) میں فرماتے ہیں: ''نماز میں ہاتھ باندھنے کی جگہ متعین کرنے والی کوئی بھی حدیث صحیح ثابت نہیں، سوائے ابن خزیمہ کی روایت کے۔'' یہ روایت مضمون کے شروع میں بیان ہوئی ہے۔ یہی بات علامہ ابن الحاج نے شرح منیۃ المصلی میں ارشاد فرمائی ہے۔ [فتح الغفور]

آخر میں حنفی عالم ملا الهداد جونپوری کی عبارت لکھ دیتا ہوں، جو اس مسئلہ کو واضح کرتی ہے، وہ لکھتے ہیں: ''امام شافعی رحمہ اللہ کی دلیل وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث (جو مضمون کے آغاز میں) ہے اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت کہ'' سنت طریقہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہے'' یہ روایت بالاتفاق ضعیف ہے، جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔ نیز میں کہتا ہوں کہ اس کے ضعیف ہونے پر دوسری دلیل یہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے آیت ﴿ وَانْحَرْ ﴾ کی تفسیر یہ کی ہے کہ سینے پر ہاتھ باندھنے چاہییں اور ''الناحر'' سینے کی رگ کو کہا جاتا ہے۔ لہٰذا ﴿ وَانْحَرْ ﴾ کا معنی یہ ہوگا کہ ان رگوں کے اوپر ہاتھ رکھے جائیں اور اسی لیے یہ تفسیر کی گئی ہے، جو شخص اس روایت کو رد کرے اس کے لیے وائل رضی اللہ عنہ کی روایت، جو ہم نے بیان کی ہے، پر عمل کرنا واجب ہے، اور اس طرح کہنا کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا تعظیم والا فعل ہے تو یہ بات غلط ہے، کیونکہ حدیث کے خلاف ہے۔'' [شرح ہدایہ (۷/۴۰) قلمی]

استفتاح نماز کی دعائیں:

⌘ پھر مندرجہ ذیل میں سے کوئی دعائے استفتاح پڑھیں:

① « اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ »[بخاری، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول بعد التکبیر : ۷٤٤]

''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے، جس طرح تو نے مشرق ومغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔
اے اللہ! میرے گناہوں کو برف، پانی اور اولوں سے دھو دے۔"

② « سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ »[مسلم، كتاب الصلاة، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة : ٥٢/ ٣٩٩۔ ترمذی : ٢٤٢]

"میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں اے اللہ! تیری حمد کے ساتھ اور بہت بابرکت ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری شان اور تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔"

③ « اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا »
[مسلم، كتاب المساجد، باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة : ٦٠١]

"اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا اور تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں، بہت زیادہ اور میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں صبح وشام۔"

⌘ دعائے استفتاح نماز کے شروع میں پڑھی جائے گی، بعد میں نہیں، یعنی اگر کوئی آدمی قیام کے بعد رکوع یا سجدہ میں جماعت کے ساتھ ملا ہے تو وہ دعائے استفتاح نہیں پڑھے گا، بلکہ اسی حالت میں ساتھ مل جائے گا اور بعد میں بھی نہیں پڑھے گا، کیونکہ اس کا محل گزر چکا ہے۔

قراءت کا بیان:

⌘ پھر یہ تعوذ پڑھیں:

« أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ » [أبو داود، كتاب الصلاة، باب من رأى الاستفتاح ...... الخ : ٧٧٥۔ ترمذی : ٢٤٢۔ صحيح]

"میں سننے والے، جاننے والے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں مردود شیطان سے، اس کی پھونکوں سے، اس کی تھوک سے اور اس کے چوکے سے۔"

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

⌘ پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے تعوذ پڑھنا لازمی ہے، بعد میں اختلاف ہے، نہ پڑھنا بہتر ہے، کیونکہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو بغیر کچھ دیر خاموش رہے سورۂ فاتحہ سے قراءت شروع کرتے۔'' [مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقال بین تکبیرۃ الإحرام والقراءۃ : ۵۹۹]

⌘ لیکن اگر جماعت میں قیام کے بعد ملا ہے اور تعوذ نہیں پڑھ سکا تو پھر جب قیام کے لیے کھڑا ہوگا تو تعوذ پڑھے گا، کیونکہ ایک دفعہ تعوذ پڑھنا ضروری ہے۔[النحل : ۹۸]

⌘ پھر سورۂ فاتحہ پڑھیں:

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۝ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ﴾ [الفاتحۃ : ۱ تا ۷]

''اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو رب ہے سب جہانوں کا۔ جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ مالک ہے جزا و سزا کے دن کا۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا، ان کی راہ پر جن پر تو نے انعام کیا، ان کی راہ پر نہیں جن پر تیرا غضب ہوا، اور نہ ان کی جو راہ بھول گئے۔''

⌘ ہر نمازی ہر حالت میں سورۂ فاتحہ ضرور پڑھے، خواہ امام ہو، مقتدی ہو، یا اکیلا ہو، کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا صَلَاۃَ لِمَنۡ لَّمۡ یَقۡرَأۡ بِفَاتِحَۃِ الۡکِتَابِ)) [بخاری، کتاب الأذان، باب وجوب القراءۃ للإمام والمأموم ...... الخ : ۷۵۶۔ مسلم : ۳۹۴]

''جس شخص نے (نماز میں) سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں۔''

⌘ سورۂ فاتحہ کے ساتھ ''بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ'' ضرور پڑھیں، یہ جہراً پڑھنا بھی ثابت ہے اور سراً بھی۔ [نسائی، کتاب الافتتاح، باب قراءۃ '' بسم اللہ الرحمن

http://pdfbooksfree.blogspot.com

الرحیم" : ۹۰۶۔ إسنادہ صحیح۔ ابن خزیمة : ۲۴۹/۱ تا ۲۵۱، ح : ۴۹۵، ۴۹۹۔ صحیح]

اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا:

⌘ امام المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں مذکورہ بالا حدیث پر یوں باب قائم کیا ہے:
"سورۂ فاتحہ کی قراءت امام اور مقتدی پر تمام نمازوں میں فرض ہے، خواہ وہ حضر میں ہو یا سفر میں اور جہری نماز میں بھی اور سری نمازوں میں بھی۔"

⌘ امام کے پیچھے، جب امام بلند آواز سے قراءت کر رہا ہو، تو بھی سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّيْ لَأَرَاكُمْ تَقْرَؤُوْنَ وَرَاءَ اِمَامِكُمْ قَالَ قُلْنَا أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّا لَنَفْعَلُ هٰذَا، قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِأُمِّ الْكِتَابِ فَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا » [صحیح ابن حبان : ۱۷۸۵۔ اسے شیخ شعیب الارنؤوط نے صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔ مسند أحمد : ۳۱۳/۵، ح : ۲۳۰۴۷]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قراءت کرنا مشکل ہو گیا، تو جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: "میرا خیال ہے کہ تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟" ہم نے عرض کی: "ہاں ! اے اللہ کے رسول ! یقیناً ہم قراءت کرتے ہیں۔" آپ نے فرمایا: "کچھ نہ پڑھا کرو، سوائے سورۂ فاتحہ کے، کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا۔"

⌘ اس کی مزید تفصیل جماعت کے باب میں آئے گی۔ (ان شاء اللہ)

⌘ سورۂ فاتحہ نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا لازمی ہے، محض ایک رکعت میں پڑھ لینا کافی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

«اِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ ......
ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ» [صحیح ابن حبان : ۱۷۸۷۔ شعیب ارنؤوط نے اس کی سند کو قوی قرار دیا ہے۔ مسند أحمد : ۳۴۰/۴، ح : ۱۹۲۰۴۔ اس کی اصل [بخاری (۷۹۳) میں ہے]

''جب قبلہ کی طرف رخ ہو جائے تو تکبیر (تحریمہ) کہہ، پھر سورۂ فاتحہ پڑھ، پھر جو تو پڑھنا چاہتا ہے پڑھ...... پھر یہ کام نماز کی ہر رکعت میں کر۔''

⌘ ہر آیت الگ الگ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

«يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ آيَةً آيَةً» [أبو داود، كتاب الحروف القراءات : ۴۰۰۱۔ ترمذی : ۲۹۲۷۔ صحیح]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک آیت کو جدا جدا کر کے پڑھتے تھے۔''

بعض لوگ قراءت کرتے ہوئے دو دو، تین تین آیات کو ملا کر ایک سانس میں پڑھتے ہیں، یہ سنت کے خلاف ہے۔

⌘ سورۂ فاتحہ کے اختتام پر ''آمین'' کہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا آمِينَ»

[بخاری، کتاب الأذان، باب جهر المأموم بالتأمين : ۷۸۲۔ مسلم : ۴۱۰/۷۶]

''جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین کہو۔''

⌘ جماعت میں امام بلند آواز سے قراءت کر رہا ہو تو امام اور مقتدیوں کو بھی بلند آواز سے ''آمین'' کہنی چاہیے۔ (تفصیل ''مقتدیوں کے فرائض و ذمہ داریاں'' میں ملاحظہ فرمائیں)

⌘ فاتحہ کے بعد جو سورت پڑھنا چاہے وہ پڑھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ»

[صحیح ابن حبان : ۱۷۸۷۔ شعیب ارنؤوط نے اس کی سند کو قوی قرار دیا ہے۔ اس کی اصل بخاری (۷۹۳) میں ہے]

''جب تو قبلہ رخ ہو جائے تو تکبیر (تحریمہ) کہہ، پھر سورۂ فاتحہ پڑھ، پھر جو تو پڑھنا چاہتا ہے پڑھ۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

ایک رکعت میں کتنی قراءت کرنی چاہیے؟:

⌘ ایک رکعت میں ایک سے زیادہ سورتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز تہجد پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں سورۂ بقرہ پڑھی۔ پھر سورۂ نساء، پھر سورۂ آل عمران پڑھی۔'' [مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل : ۷۷۲]

⌘ ایک رکعت میں سورت کا کچھ حصہ بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مکہ میں نماز فجر پڑھائی اور اس میں سورۂ مؤمنون شروع کی، جب موسیٰ اور ہارون علیہما السلام یا عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ پر پہنچے تو آپ کو کھانسی آ گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے۔'' [مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح : ٤٥٥]

⌘ کسی وجہ سے بیچ میں قراءت چھوڑی جا سکتی ہے۔ (ایضاً)

⌘ سورۂ فاتحہ کے بعد صرف ایک آیت پڑھنا بھی جائز ہے۔ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
((قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا اَصْبَحَ بِآیَةٍ))
[نسائی، کتاب الافتتاح، باب تردید الآیۃ : ۱۰۱۱]
''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) میں صبح تک ایک ہی آیت پڑھتے رہے۔''

⌘ ایک آیت بار بار پڑھی جا سکتی ہے۔ (ایضاً)

ایک سورت دونوں رکعات میں پڑھنا:

⌘ دو رکعات میں ایک ہی سورت بار بار پڑھنا جائز ہے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
((اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الصُّبْحِ ﴿ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ ﴾ فِی الرَّکْعَتَیْنِ کِلْتَیْهِمَا)) [أبوداوٗد، کتاب الصلاۃ، باب الرجل یعید سورۃ واحدۃ فی الرکعتین : ۸۱٦۔ حسن]
''اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے صبح کی نماز کی دونوں رکعات میں

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

سورت ﴿ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ ﴾ کی تلاوت کی۔"

سورتیں ترتیب سے پڑھنا:

⌘ نماز میں سورتوں کی قراءت ترتیب سے کی جائے، یا بغیر ترتیب کے، دونوں طرح جائز ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے دونوں طرح جائز ہے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ ...... ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا » [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل : ٧٧٢]

"ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز تہجد پڑھی تو آپ ﷺ نے سورۂ بقرہ شروع کی ...... پھر سورۂ نساء اور پھر سورۂ آل عمران پڑھی۔"

قرآن مجید سے دیکھ کر قراءت کرنا:

⌘ فرض نماز میں قراءتِ زبانی ہی کرنی چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے امامت کے لیے اس شخص کو سب سے زیادہ مستحق قرار دیا ہے جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔ نیز فرض نماز میں مصحف سے دیکھ کر پڑھنا کسی مرفوع حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

⌘ نفل نماز میں بھی قراءت زبانی کرنی چاہیے، لیکن اگر کوئی قرآن سے دیکھ کر قراءت کرتا ہے، تو اس کی گنجائش ہے:

« كَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ » [بخاري، كتاب الأذان، باب إمامة العبد والمولى، قبل الحديث : ٦٩٢]

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کا غلام ذکوان قرآن سے دیکھ کر امامت کرواتا تھا۔"

قراءت کے شروع میں اور بعد میں سکتہ:

⌘ قراءت کی ابتدا میں اور بعد میں دو سکتے رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں، جو کرنے چاہییں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قراءت

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

کے درمیان کچھ دیر کے لیے خاموش رہتے تھے (اور اس دوران میں دعائے استفتاح پڑھتے تھے)۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب ما یقول بعد التکبیر : ۷۴۴۔ مسلم : ۵۹۸]

⌘ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ دو سکتے فرمایا کرتے تھے، ایک نماز شروع کرتے ہوئے (قراءت سے پہلے) اور دوسرا جب قراءت سے فارغ ہو جاتے (یعنی رکوع سے پہلے)۔ [أبو داؤد، کتاب الصلوۃ، باب السکتة عند الافتتاح : ۷۷۸۔ اسے زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے]

قرآن مجید کی بعض آیات کا جواب دینا:

⌘ قرآن مجید میں بعض آیات ایسی ہیں جن کو پڑھنے کے بعد ان کا جواب بھی دینا چاہیے، لیکن یہ فرض نماز میں ثابت نہیں، لہٰذا تفصیل ''نفل نمازوں کا بیان'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

مثلاً سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ» [مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل : ۷۷۲]

''رسول اللہ ﷺ جب تسبیح والی آیت سے گزرتے تو ''سبحان اللہ'' کہتے اور جب سوال والی آیت سے گزرتے تو سوال کرتے اور جب پناہ مانگنے والی آیت سے گزرتے تو ''أَعُوذُ بِاللّٰهِ'' پڑھتے تھے۔''

⌘ سورۃ الاعلیٰ کی پہلی آیت کے جواب میں «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى» پڑھنا جائز ہے۔

[أبوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب الدعاء فی الصلاۃ : ۸۸۳۔ صحیح]

⌘ کسی بھی حساب والی آیت کے جواب میں «اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنَا حِسَابًا يَسِيرًا» پڑھنا چاہیے۔ [صحیح ابن خزیمۃ : ۲/ ۳۰، ۳۱، ح : ۸۴۹۔ صحیح ابن حبان : ۷۳۷۲۔ مسند أحمد : ۶/ ۴۸، ح : ۲۴۷۱۹۔ مستدرك حاکم : ۴/ ۲۴۹، ح : ۷۶۳۶۔ امام حاکم اور امام ذہبی نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

کتنی آواز سے قراءت کرنی چاہیے؟:

⌘ نمازی کو قراءت اور دعائیں اتنی اونچی آواز سے نہیں پڑھنی چاہییں کہ دوسروں کو تکلیف ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَلَا يَرْفَعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ))[أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل : ۱۳۳۲ـ صحيح]

''قراءت کے وقت تم میں سے کوئی دوسرے پر اپنی آواز بلند نہ کرے (کہ اسے تکلیف ہو)۔''

⌘ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہونٹ بند کر کے قراءت کرنی چاہیے، یہ بات غلط ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ قراءت کرتے تھے تو ان کی داڑھی مبارک حرکت کرتی تھی۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہونٹ بند کر کے قراءت نہیں کرتے تھے۔
[بخاری، كتاب الأذان، باب القراءة في الظهر : ۷۶۰]

آخری دو رکعات میں قراءت:

⌘ تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قراءت کرنا جائز ہے، ضروری نہیں۔ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ)) [بخاری، كتاب الأذان، باب يقرأ في الأخريين بفاتحة الكتاب:۷۷٦ـ مسلم : ٤٥١/۱۵۵]

''بلاشبہ نبی اکرم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور مزید دو سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔''

⌘ سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً وَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ نِصْفَ ذٰلِكَ وَفِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ ›› [مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر : ٤٥٢/١٥٧]

''نبی اکرم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعات میں تیس آیات کے قریب تلاوت کرتے تھے اور آخری دو رکعات میں اس سے آدھی آیات تلاوت کرتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعات میں پندرہ آیات کے برابر تلاوت کرتے تھے اور آخری دو رکعات میں اس سے نصف۔''

⌘ ابو عبداللہ صنابحی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مدینہ میں آیا اور میں نے مغرب کی نماز ان کے پیچھے پڑھی۔ انھوں نے پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ قصار مفصل میں سے ایک سورت پڑھی، پھر جب تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو میں ان کے قریب ہو گیا، قریب تھا کہ میرے کپڑے ان کے کپڑوں کو چھو لیتے، میں نے سنا کہ انھوں نے سورۂ فاتحہ کی قراءت کی اور پھر اس آیت کی: ﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ﴾ [آل عمران : ٨] [الموطأ، كتاب الصلوة، باب القراءة في المغرب والعشاء : ٢٥۔ صحيح]

⌘ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب اکیلے نماز پڑھتے تو چاروں رکعتوں میں قراءت کرتے، وہ ہر رکعت میں ام القرآن (فاتحہ) کے ساتھ قرآن مجید کی کوئی اور سورت بھی تلاوت فرماتے تھے۔ [الموطأ، كتاب الصلوة، باب القراءة في المغرب والعشاء : ٢٦۔ صحيح]

امام کے پیچھے قراءت کرنا:

⌘ اس مسئلہ کی تفصیل ''مقتدیوں کے فرائض و ذمہ داریاں'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

سجدۂ تلاوت کا بیان:

⌘ نماز میں سجدہ والی آیت تلاوت کی جائے تو سجدہ کرنا چاہیے۔

⌘ امام نماز میں سجدۂ تلاوت کرے تو مقتدیوں کو بھی سجدہ کرنا چاہیے۔ سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھی، تو انھوں نے ﴿ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴾ تلاوت کی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا: ''یہ کیا ہے؟'' انھوں نے فرمایا: ''میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اس مقام پر سجدہ کیا ہے۔'' [بخاری، کتاب سجود القرآن، باب من قرأ السجدة فی الصلاۃ فسجد بھا : ۱۰۷۸]

⌘ مزید تفصیل سجود کی بحث میں ''سجدۂ تلاوت'' کے عنوان کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

رکوع کا بیان

رفع الیدین کا مسئلہ:

رکوع میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں یعنی رفع الیدین کریں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے، جس پر رسول اللہ ﷺ اپنی حیات طیبہ کے آخری دور تک عمل پیرا رہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے بعد بھی اس سنت پر عمل کرتے رہے۔ رسول اللہ ﷺ یا کسی صحابی نے اس کے بغیر کبھی نماز ادا نہیں کی، لیکن بعض لوگوں نے محض مسلک پرستی کی بنیاد پر اس متواتر سنت کو ترک کر دیا ہے اور کہتے ہیں کہ رفع الیدین کرنے کی کوئی صحیح حدیث نہیں ہے اور کبھی کہتے ہیں کہ پہلے جائز تھا، بعد میں اس سے منع کر دیا گیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسی کوئی صحیح حدیث نہیں، جس سے ثابت ہو کہ رسول اللہ ﷺ رفع الیدین نہیں کرتے تھے، یا آپ ﷺ نے رفع الیدین سے منع کیا ہو، یا رفع الیدین کرنے کے بعد اسے منسوخ کر دیا ہو، جب کہ رفع الیدین کرنے کی احادیث صحیح، واضح اور متواتر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی آخر زندگی تک اور بعد میں صحابہ کے عمل سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ اب میں رفع الیدین کرنے کے دلائل پیش کرتا ہوں:

متواتر حدیث:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

« أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

كَذٰلِكَ اَيُضًا ﴾ [بخاري، كتاب الأذان، باب رفع اليدين في التكبيرة الأولى من الافتتاح سواء : ٧٣٥۔ مسلم : ٣٩٠]

''رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھاتے تھے۔''

اس حدیث کو الأزهار المتناثرة في الأخبار المتواترة، نظم المتناثر من الحديث المتواتر، المحلی اور تدریب الراوی میں متواتر کہا گیا ہے۔ امام ابن قدامہ رحمہ اللہ نے ''المغنی، باب صفة الصلاة، مسألة رفع اليدين في الصلاة (١/ ٥٧٤) '' میں اور شیخ محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ نے ''سفر السعادة (٣٤)'' میں اسے متواتر کے مشابہ قرار دیا ہے۔ علمائے احناف میں سے علامہ انور شاہ کشمیری نے اسے متواتر تسلیم کیا ہے۔ [العرف الشذی : ١/ ١٢٤]

حافظ ابن حجر نے اپنے استاذ حافظ ابوالفضل کے حوالے سے ''فتح الباری (٢/ ٢٢٠)'' میں اور علامہ عراقی نے ''تقریب الاسانید (٩)'' میں فرمایا ہے: ''رفع الیدین کی روایت بیان کرنے والے صحابہ کی تعداد پچاس ہے۔ کتب احادیث میں ان کی احادیث ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔'' امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''رفع الیدین کی روایت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتنی بڑی جماعت نے بیان کی ہے کہ شاید اس سے زیادہ تعداد نے دوسری کوئی حدیث روایت نہیں کی۔'' [نيل الأوطار : ٢/ ٣/ ٩]

امام حاکم اور امام ابوالقاسم ابن مندہ رحمہما اللہ فرماتے ہیں: ''ہمیں کسی ایسی سنت کا پتا نہیں، جس کی نبی ﷺ سے روایت پر چاروں خلفائے راشدین، عشرہ مبشرہ اور دیگر کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم متفق ہوں، اگرچہ وہ خود دور دراز ممالک میں پھیلے ہوئے تھے، سوائے اس سنت (رفع الیدین) کے۔'' [نصب الراية، باب صفة الصلاة : ١/ ٤١٧، ٤١٨۔ فتح الباری : ٢/ ٢٢٠]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

علامہ الشیخ مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ (۷۲۹ھ تا ۸۱۷ھ) ''تکبیر تحریمہ، رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کا ذکر'' کے بعد فرماتے ہیں: ''تحقیق ان تین جگہوں پر رفع الیدین کرنا ثابت ہے اور کثرت روایت کی وجہ سے یہ متواتر کے مشابہ ہے اور تحقیق اس مسئلے میں چار سو روایات اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اعمال ثابت ہیں اور عشرہ مبشرہ نے بھی اسے روایت کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اسی حالت پر رہے حتیٰ کہ اس دنیا کو چھوڑ گئے۔ اس کے علاوہ کچھ ثابت نہیں ہے۔'' [سفر السعادة : ٣٤]

اجماعِ صحابہ:

عبداللہ بن قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہے تھے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: ''میرے پاس آؤ، میں تمھیں اس طرح نماز پڑھاؤں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے اور پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔'' پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کندھوں تک رفع الیدین کیا، پھر تکبیر کہی، پھر رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کیا، تو سارے لوگوں نے کہا: ''(ہاں!) اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔'' [خلافیات بیھقی۔ نصب الرایة للزیلعی، باب صفة الصلاة : ١٧٦١۔ شیخ تقی الدین نے کہا کہ اس کی سند کے تمام راوی (ثقاہت میں) معروف ہیں]

محمد بن عمر بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ دس صحابہ کرام میں بیٹھے ہوئے تھے، فرمانے لگے: ''میں تم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جانتا ہوں۔'' انھوں نے کہا: ''بیان کرو۔'' تو انھوں نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے، حتیٰ کہ دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر ہو جاتے، پھر تکبیر کہتے، حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ آ جاتی، پھر قراءت کرتے، پھر تکبیر کہتے اور کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے، پھر رکوع کرتے اور ہاتھوں کی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھتے اور کمر کو برابر کرتے، سر نہ زیادہ جھکا ہوا ہوتا اور نہ زیادہ اٹھا ہوا، پھر سر اٹھاتے اور ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہتے اور

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے......'' تو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: ''آپ نے بالکل سچ کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے۔'' [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة: ۷۳۰]

اس حدیث کو امام نووی نے شرح مسلم میں، ابن قیم نے تہذیب السنن (۲/۴۱۶۔ ۴۲۶) میں، ابن حبان نے صحیح ابن حبان میں، ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ میں، ابو حاتم نے علل الحدیث میں، ابن حجر نے فتح الباری میں، شیخ احمد عبدالرحمٰن البناء نے الفتح الربانی میں، ڈاکٹر محمد مصطفیٰ اعظمی نے تحقیق ابن خزیمہ میں، شعیب الارنؤوط نے تحقیق صحیح ابن حبان (الاحسان) میں اور علامہ الالبانی نے صحیح سنن ابی داود میں صحیح کہا ہے۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''کیا میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھاؤں؟'' پھر (انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق نماز پڑھ کر دکھائی، اس میں) انھوں نے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا، پھر انھوں نے رکوع کے لیے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا، پھر انھوں نے ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہا اور رفع الیدین کیا اور فرمایا: ''تم اسی طرح کیا کرو۔'' اور انھوں نے سجدوں میں رفع الیدین نہیں کیا۔ [سنن الدارقطني، كتاب الصلاة، باب ذكر التكبير ورفع اليدين ...... الخ: ۱/۲۹۲، ح: ۱۱۱۱۔ علامہ مجدی حسن نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے]

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، حسن بصری، حمید بن ہلال اور سعید بن جبیر رحمہم اللہ بغیر کسی استثنیٰ کے فرماتے ہیں: ''تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کی ابتدا میں، رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کیا کرتے تھے۔'' [جزء رفع اليدين: ۳۴، ۴۸، ۴۹۔ السنن الكبرى للبيهقي: ۲/۷۵، ح: ۲۵۲۴، ۲۵۲۵]

امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفع الیدین کیا کرتے تھے۔'' [المحلى، مسألة رفع اليدين عند......: ۲/۵۸۰]

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کسی ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ ثابت نہیں کہ وہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

رفع الیدین نہ کرتا ہو اور اس روایت کی سند رفع الیدین کرنے والی روایات سے زیادہ صحیح ہو۔" [جزء رفع الیدین : ٥٦۔ السنن الکبریٰ للبیهقی : ٢/٧٤، ح : ٢٥٢٣]

عملی تسلسل:

یہ نہیں کہ صحابہ کے بعد امت نے رفع الیدین کرنا چھوڑ دیا تھا، جیسا کہ کہا جاتا ہے، بلکہ جس طرح قولی اور نقلی اعتبار سے سلسلہ در سلسلہ متواتر اسناد سے یہ عمل ہم تک پہنچا ہے، بالکل اسی طرح نسل در نسل اور طبقہ در طبقہ عملی اعتبار سے بھی پہنچا ہے۔ محمد بن اسماعیل سلمی فرماتے ہیں: "میں نے ابونعمان محمد بن فضل کے پیچھے نماز پڑھی، انھوں نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: "میں نے حماد بن زید کے پیچھے نماز پڑھی، انھوں نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: "میں نے ایوب سختیانی کے پیچھے نماز پڑھی، انھوں نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا، تو انھوں نے فرمایا: "میں نے عطاء بن ابی رباح کے پیچھے نماز پڑھی، انھوں نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا، تو انھوں نے فرمایا: "میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی، انھوں نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا، تو انھوں نے فرمایا: "میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، انھوں نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے، وہ نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔" [السنن الکبری للبیہقی، کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین عند الرکوع وعند رفع الرأس منہ : ۲۵۱۹]

امام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن بیہقی میں اس حدیث کے تمام راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے "التلخیص الحبیر (۱/۲۱۹)" میں ان کی موافقت فرمائی ہے۔

اجماع علمائے امت:

اس کے علاوہ ہر دور میں کثیر تعداد نے رفع الیدین کی روایت کو بیان کیا اور اس پر عمل کیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد اب ہم تابعین عظام اور ان کے بعد محدثین وفقہاء رحمہم اللہ کا ذکر کرتے ہیں، تاکہ ثابت ہو کہ رفع الیدین والی عظیم سنت پر نسل در نسل اور ہر دور میں عمل ہوتا رہا ہے اور یہ سنت عملی تسلسل سے ہم تک پہنچی ہے۔ تابعین عظام کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

① حسن بصری، ② عطاء، ③ طاؤس، ④ مجاہد، ⑤ نافع، ⑥ سالم، ⑦ سعید بن جبیر رحمہم اللہ۔ [ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین عند الرکوع : ۲۵٦] ⑧ محمد بن سیرین، ⑨ ابوقلابہ، ⑩ نعمان بن ابی عیاش، ⑪ عمر بن عبد العزیز، ⑫ قاسم بن محمد، ⑬ عطاء بن ابی رباح، ⑭ حسن بن مسلم، ⑮ عبد اللہ بن دینار، ⑯ ابن ابی نجیح، ⑰ قیس بن سعد رحمہم اللہ۔ [جزء رفع الیدین للامام بخاری : ٦٤،٦٣،٥٦]

ائمہ کرام اور فقہائے عظام کے اسمائے گرامی یہ ہیں: ① امام مالک، ② امام معمر، ③ امام اوزاعی، ④ امام ابن عیینہ، ⑤ امام عبد اللہ بن مبارک، ⑥ امام شافعی، ⑦ امام احمد، ⑧ امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ یہی بات ارشاد فرماتے ہیں۔ [ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین عند الرکوع : ۲۵٦] ⑨ ابوالزبیر، ⑩ اللیث بن سعد، ⑪ یحییٰ بن سعید القطان، ⑫ عبدالرحمٰن بن مہدی، ⑬ یحییٰ بن یحییٰ، ⑭ اسحاق بن ابراہیم الحنظلی رحمہم اللہ۔ [السنن الکبری للبیہقی، باب رفع الیدین عند الرکوع وعند رفع الرأس منہ : ۲۳۵٦]

امام بخاری، امام بیہقی اور علامہ تقی الدین سبکی رحمہم اللہ نے تابعین سے اپنے دور تک کے ان پچپن کبار علماء کے نام گنوائے ہیں جن سے باقاعدہ طور پر رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔ [جزء

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

رفع الیدین للإمام بخاری : ۷، ۲۲، ۲۳۔ بیهقی: ۲/ ۷۵۔ جزء سبکی : ۱۰۔ تعلیق الممجد : ۹۱۔ عینی : ۳/ ۱۰]

اس سنت کے اثبات پر دلالت کرنے والی احادیث تمام محدثین نے اپنی کتابوں میں درج کی ہیں، لیکن سید المحدثین امام بخاری اور امام سبکی رحمہ اللہ نے خاص اس موضوع پر کتابیں تحریر کی ہیں۔

ثبوت رفع الیدین کے تاریخی دلائل:

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ماہِ رجب سن ۹ ہجری میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دین سیکھا، جب واپس جانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اِرْجِعُوْا اِلٰی اَهْلِیْكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَصَلُّوْا كَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ » [بخاری، کتاب الأدب، باب رحمة الناس والبهائم : ۶۰۰۸]

”اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ جاؤ، انھیں دین سکھاؤ اور انھیں اسلامی احکام پر عمل کرنے کا حکم دو اور اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے (یعنی رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنے قبیلہ کو محمدی نماز سکھانے اور پڑھانے کا حکم دیا تھا)۔“

وہ فرماتے ہیں :

«اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا اُذُنَیْهِ، وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا اُذُنَیْهِ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ »[مسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین ...... الخ : ۲۵/ ۳۹۱]

”رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھاتے تھے اور جب رکوع

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

جاتے تو بھی کانوں تک ہاتھ اٹھاتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہتے اور اسی طرح (رفع الیدین) کرتے تھے۔''

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ خود بھی رفع الیدین کرتے تھے۔[بخاری، کتاب الأذان، باب رفع الیدین إذا کبر و إذا رکع و إذا رفع : ۷۳۷۔ مسلم : ۳۹۰]

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری عمر میں مسلمان ہوئے تھے، اس کا علمائے احناف کو بھی اقرار ہے، کیونکہ وہ انھی مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی جلسۂ استراحت کی روایت سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ جلسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود نہیں تھا، بلکہ آخری عمر میں بڑھاپے کی وجہ سے ضرورتاً تھا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی روایت ظاہر کرتی ہے کہ رفع الیدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل ہے۔

اسی طرح دوسرے صحابی سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ متاخر الاسلام صحابی ہیں، ان کے بارے میں علامہ بدر الدین عینی حنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ۹ ہجری میں مدینہ میں آ کر مسلمان ہوئے۔'' [عمدة القاری شرح بخاری : ۹/۳]

یہ حضر موت کے علاقہ میں رہتے تھے اور حضر موت سے مدینہ تک اس وقت چھ ماہ کا سفر تھا۔ پہلی دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور دین کے احکام سیکھ کر واپس اپنے وطن چلے گئے، پھر اس کے بعد ۱۰ھ میں دوبارہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ فرماتے ہیں:

((ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ زَمَانٍ فِيْهِ بَرْدٌ شَدِيْدٌ فَرَأَيْتُ النَّاسَ عَلَيْهِمْ جُلُّ الثِّيَابِ تَحَرَّكُ أَيْدِيْهِمْ تَحْتَ الثِّيَابِ)) [أبوداود، کتاب الصلاة، باب رفع الیدین فی الصلاة : ۷۲۷۔صحیح]

''پھر کچھ عرصہ کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، ان دنوں سخت سردی تھی، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان کے اوپر موٹی چادریں تھیں اور رفع الیدین کرتے ہوئے، ان کے ہاتھ کپڑوں کے نیچے سے حرکت کرتے تھے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ ۱۰ ہجری تک رفع الیدین کرنا ثابت ہے اور ۱۱ ہجری کے شروع ہی

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

میں رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔اب منکرین رفع الیدین کو ایسی صحیح روایت پیش کرنی چاہیے جس میں صراحت کے ساتھ یہ ثابت ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ۱۰ ہجری کے آخر پر یا ۱۱ ہجری کے آغاز میں رفع الیدین کرنا چھوڑ دیا تھا، یا منع فرمادیا تھا، جبکہ ایسی کوئی روایت ثابت نہیں ہے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ ایسی کوئی روایت تو نہیں ہے، لیکن جن روایات میں ترک رفع الیدین کا ذکر ہے ان سے لگتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بعد میں رسول اللہ ﷺ کو رفع الیدین چھوڑتے دیکھا ہوگا، تبھی یہ بیان کیا ہے۔ یہ دلیل بھی صحیح نہیں ہے، اس لیے کہ کسی صحابی سے ایسی کوئی صحیح روایت ثابت نہیں ہے۔

رفع الیدین علمائے امت کی نظر میں:

آج تک کسی بھی عالم نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ رفع الیدین منسوخ ہے، یا رسول اللہ ﷺ نے بعد میں منع کر دیا تھا۔ آیئے! ذرا دیکھیں علمائے کرام رفع الیدین کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''رفع الیدین نماز کی زینت ہے۔''

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نماز میں ایک دفعہ رفع الیدین کرنے سے دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔'' [فتح الباری، باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الأولی مع الافتتاح سواء : ۷۳۵]

امام ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نماز میں رفع الیدین کرنا نماز کی تکمیل کا باعث ہے۔''

[جزء رفع الیدین للبخاری : ۱۷ ۔ التلخیص الحبیر : ۲۸]

امام شافعی، امام احمد اور امام ابن قیم رحمہم اللہ فرماتے ہیں: ''جو شخص رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین نہ کرے وہ سنت رسول ﷺ کا تارک ہے۔''

[إعلام الموقعین (اردو) : ۱/ ۵۲۳]

امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث (ابن عمر رضی اللہ عنہما) کی وجہ سے تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ رفع الیدین کریں۔'' [جزء رفع الیدین

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

للبخاري]

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جس نے نماز میں رفع الیدین چھوڑ دیا، بے شک اس نے نماز کا ایک رکن ترک کر دیا۔'' [عینی : ۷/۳]

امام اوزاعی اور امام حمیدی رحمہ اللہ کے علاوہ علماء کی ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ رفع الیدین واجب ہے، جس نے چھوڑ دیا اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نماز میں تکبیر اولیٰ کے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کرنا چاہیے۔'' [غنية الطالبين]

رفع الیدین علمائے احناف کی نظر میں:

حقیقت پسند علمائے احناف بھی رفع الیدین کے قائل ہیں۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جب رکوع کرنے کا ارادہ کرے تو کندھوں یا کانوں تک رفع الیدین کرے اور جب رکوع سے سر اٹھائے، اس وقت بھی رفع الیدین کرے۔ میں رفع الیدین کرنے والے کو نہ کرنے والے سے اچھا سمجھتا ہوں، کیونکہ رفع الیدین کرنے کی احادیث زیادہ اور بہت صحیح ہیں۔'' [حجة الله البالغة : ۲/۴۳۴]

مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدین کرنے کا ثبوت بہت زیادہ اور نہایت عمدہ ہے، جو لوگ کہتے ہیں کہ رفع الیدین منسوخ ہے، ان کا یہ دعویٰ بے بنیاد ہے، ان کے پاس کوئی تسلی بخش دلیل نہیں ہے۔'' [التعليق الممجد : ۹۱]

مزید فرماتے ہیں: ''حق بات یہ ہے کہ رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کے ثبوت میں کوئی شک نہیں، قوی سند اور صحیح احادیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔'' [سعايه : ۱/۲۱۳]

ان حضرات کے علاوہ علامہ سندھی نے حاشیہ نسائی (۱/۱۴۰) میں، علامہ انور شاہ کشمیری نے العرف الشذی (۱/۱۲۴) میں، علامہ رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ (۲/۵) میں اور مولانا اشفاق الرحمٰن نے نور العینین (۸۵) میں رفع الیدین کے صحیح اور ثابت ہونے کا اعتراف

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

کیا ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ رفع الیدین سنت متواترہ ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ کے دور سے لے کر آج تک علماء فتویٰ دیتے آ رہے ہیں اور اس پر مسلسل عمل ہو رہا ہے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اس سنت پر عمل کریں۔ مسالک اور تقلید کے نام پر اسے ترک مت کریں، ورنہ گمراہی کا خطرہ ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« لَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ » [مسلم، كتاب الصلاة، باب صلاة الجماعة من السنن الهدى : ٦٥٤/٢٥٧]

"اگر تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت چھوڑ دی تو تم ضرور گمراہ ہو جاؤ گے۔"

رکوع کا طریقہ:

⌘ "اللہ اکبر" کہتے ہوئے رکوع میں جائیں۔ [بخاری، كتاب الأذان، باب يهوى بالتكبير حين يسجد : ٨٠٣۔ مسلم : ٣٩٢/٢٨]

⌘ ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھیں اور انھیں مضبوطی سے پکڑیں۔

⌘ ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر رکھیں اور بازو کمان کی طرح تان کر رکھیں۔

⌘ پیٹھ بالکل سیدھی ہو، ذرا بھی خم نہ آئے، سر بھی متوازی ہو، نہ اونچا ہو، نہ نیچا۔ ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« فَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ كَفَّيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ غَيْرَ مُقْنِعٍ رَأْسَهُ وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّهِ » وَ فِي رِوَايَةٍ : « وَ وَتَّرَ يَدَيْهِ فَتَجَافَى عَنْ جَنْبَيْهِ » [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة : ٧٣١، ٧٣٤۔ ترمذی : ٢٦٠۔ صحيح]

"جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر مضبوطی سے جما لیتے، اپنی انگلیوں کو کھولتے، پھر اپنی کمر کو اس طرح جھکاتے کہ سر نہ اوپر اٹھا ہوتا اور نہ بالکل جھکا ہوتا۔" اور ایک روایت میں ہے: "اور ہاتھ کمان کی طرح مضبوط کر لیتے کہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

بازو پہلوؤں سے جدا کرتے۔"

⌘ اطمینان سے رکوع کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا » [بخاری، کتاب الأذان، باب أمر النبی ﷺ ...... الخ : ۷۹۳۔ مسلم : ۳۹۷]

"پھر رکوع کر، حتیٰ کہ رکوع میں اطمینان کر۔"

⌘ جو شخص رکوع میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا تُجْزِىءُ صَلَاةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ » [أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب صلاة من لا یقیم صلبه من الرکوع : ۸۵۵۔ صحیح]

"آدمی کی نماز کفایت نہیں کرتی جب تک وہ رکوع اور سجدہ میں اپنی پیٹھ کو بالکل سیدھا نہیں کرتا۔"

⌘ رکوع میں مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی پڑھ لیں:

① « سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ »[بخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء فی الرکوع : ۷۹۴۔ مسلم : ٤۸٤]

"اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تو (ہر عیب سے) پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے۔"

② « سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ » [مسلم، کتاب صلوة المسافرین، باب استحباب تطویل القراءة فی صلوة اللیل : ۷۷۲]

"میرا پروردگار پاک ہے (ہر عیب سے) سب سے بلند ہے۔"

③ « سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ »[مسلم، کتاب الصلاة، باب ما یقال فی الرکوع والسجود؟ : ٤۸٥]

"اے اللہ! تو (ہر عیب سے) پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، تیرے سوا کوئی

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

معبود نہیں۔''

④ «اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ، وَبِکَ اٰمَنْتُ، وَلَکَ اَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ، وَبَصَرِیْ، وَمُخِّیْ، وَعَظْمِیْ، وَعَصَبِیْ »[مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ النبی ﷺ ودعائہ باللیل : ۷۷۱]

''اے اللہ! میں تیرے ہی لیے جھکا، تجھی پر ایمان لایا، تیرا ہی فرماں بردار بنا، تیرے ہی لیے ڈر کر عاجز ہو گئے میرے کان، میری آنکھیں، میرا مغز، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے۔''

⑤ « سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ »[مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود ؟ : ٤٨٧]

''فرشتوں اور روح (جبریل) کا رب بہت پاکیزگی والا، بہت مقدس ہے۔''

⑥ « سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ »[أبو داوٗد، کتاب الصلوۃ، باب ما یقول الرجل فی رکوعہ و سجودہ : ۸۷۳۔ صحیح]

''پاک ہے بہت بڑی قدرت و طاقت والا اور بہت بڑے ملک والا اور بڑائی اور عظمت والا۔''

⌘ رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت ممنوع ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اَلَا وَاِنِّیْ نُھِیْتُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاکِعًا اَوْ سَاجِدًا »[مسلم، کتاب الصلاۃ، باب النھی عن قراءۃ القرآن فی الرکوع والسجود : ٤٧٩]

''غور سے سنو! بلاشبہ مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں تلاوت قرآن سے منع کیا گیا ہے۔''

رکوع وسجدہ میں قراءت قرآن منع ہے، قرآنی دعا پڑھنا منع نہیں ہے، کیونکہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز میں ایک ہی آیت بار بار پڑھتے رہے : ﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ [المائدۃ :

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

اور آپ ﷺ رکوع اور سجدہ میں بھی یہی آیت پڑھتے رہے۔" [مسند أحمد : ١١٨/٥، ح : ٢١٣٨٦۔ صحیح]

لہٰذا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رکوع و سجدہ میں قرآن بطور دعا پڑھنا جائز ہے اور بطور قراءت جائز نہیں۔

قومہ کا بیان:

⌘ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کریں، یعنی دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں۔ (اس کے تفصیلی دلائل پیچھے گزر چکے ہیں)

⌘ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہیں۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الأولی من الافتتاح سواء : ٧٣٥۔ مسلم : ٨٦٥/ ٣٩١]

⌘ بالکل سیدھے اور اطمینان سے کھڑے ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا »[بخاری، کتاب الأذان، باب أمر النبی ﷺ الذی لا یتم رکوعه بالإعادۃ : ٧٩٣]

"پھر (رکوع سے) اٹھ، حتیٰ کہ تو بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے۔"

⌘ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَامَ، حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ »[مسلم، کتاب الصلاۃ، باب اعتدال أرکان الصلاۃ وتخفیفها فی تمام : ٤٧٣]

"رسول اللہ ﷺ جب "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے تو کھڑے ہو جاتے، حتیٰ کہ ہم سمجھتے کہ (شاید) آپ ﷺ بھول گئے ہیں۔"

قومہ کی دعائیں:

⌘ رکوع کے بعد قیام کی حالت میں مندرجہ ذیل میں سے کوئی دعا پڑھیں:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

① ﴿ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ ﴾ [بخاری، کتاب الأذان، باب : ۷۹۹]

''اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ بہت زیادہ اور پاکیزہ تعریف جس میں برکت کی گئی ہے۔''

② ﴿ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ﴾ [مسلم، کتاب الصلاة، باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع : ۴۷۶]

''اے ہمارے اللہ! تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے آسمانوں، زمین اور ہر اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو چاہے۔''

③ ﴿ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ ﴾ [مسلم، کتاب الصلاة، باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع : ۲۰۴ / ۴۷۶]

''اے اللہ! تیرے ہی لیے تعریف ہے، اتنی جس سے آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ بھر جائے اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے وہ بھر جائے، اے اللہ! مجھے برف، اولے اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ پاک کر دے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔''

④ ﴿ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ﴾ [مسلم، کتاب الصلاة، باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع : ۴۷۷]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

"اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے، اتنی جس سے آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور دونوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ بھر جائے اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے وہ بھر جائے، اے تعریف اور بزرگی کے لائق! سب سے سچی بات جو بندے نے کہی وہ یہ ہے، جبکہ ہم سب تیرے بندے ہیں، اے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں اس چیز کو جو تو نے عطا کی اور وہ چیز کوئی دینے والا نہیں جو تو نے روک دی اور کسی کا مقام و مرتبہ اسے تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتا۔"

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

سجدہ کا بیان

سجدہ کے لیے جھکنے کا طریقہ:

⌘ " اَللّٰهُ اَكْبَرُ " کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں۔ [بخاری، كتاب الأذان، باب يهوى بالتكبير حين يسجد : ٨٠٣]

⌘ جھکتے وقت زمین پر پہلے ہاتھ رکھیں پھر گھٹنے رکھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ)) [أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه ؟ : ٨٤٠۔ نسائی : ١٠٩٢]

"جب تم سجدہ میں جاؤ تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھو، بلکہ پہلے ہاتھ رکھو پھر گھٹنے رکھو۔"

اس حدیث کو امام حاکم، امام ذہبی، امام ابن خزیمہ اور علامہ الالبانی نے صحیح کہا ہے۔ امام نووی اور زرقانی نے اس کی سند کو جید کہا ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ یہ حدیث سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ والی روایت سے، جس میں زمین پر پہلے گھٹنے رکھنے کا ذکر ہے، زیادہ قوی ہے۔ [المجموع : ٤٢١/٣۔ تحفة الأحوذی : ٢٢٩/١۔ سبل السلام : ٣١٦/١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل بھی اس حدیث کا شاہد ہے۔

یاد رہے اونٹ اور دیگر چوپایوں کے گھٹنے ان کے ہاتھوں یعنی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں۔ لسان العرب (۴۳۳/۱) میں ہے: "اونٹ کا گھٹنا اس کے ہاتھ یعنی اگلی ٹانگ میں ہوتا ہے اور تمام چوپایوں کے گھٹنے ان کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں۔" لہٰذا اونٹ کی طرح نہیں بیٹھنا چاہیے، وہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھتا ہے اور ہمیں پہلے ہاتھ رکھنے چاہییں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

« اَنَّهُ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ، وَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ » [ابن خزيمة : ۱/۳۱۸، ۳۱۹، ح : ۶۲۷۔ بخاری، قبل الحدیث : ۸۰۳، معلقًا]

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔[مستدرك حاکم : ۱/۲۲۶]علامہ الالبانی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

گھٹنے پہلے رکھنے کے قائلین کی دلیل:

⌘ سجدہ کو جاتے ہوئے گھٹنے پہلے رکھنے کے قائلین سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت بطور دلیل پیش کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا:

« رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ » [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه : ۸۳۸۔ ضعيف]

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب وہ سجدہ کرتے تو دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔''

یہ روایت ضعیف ہے، اس کی سند شریک بن عبداللہ القاضی راوی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔[نیز دیکھیے سلسلة الأحاديث الضعيفة: ۲/۳۲۹]

درج بالا تفصیل سے یہ بات ظاہر ہوجاتی ہے کہ راجح بات یہی ہے کہ سجدے میں جاتے ہوئے آدمی گھٹنوں کی بجائے پہلے ہاتھ زمین پر رکھے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

سجدہ کرنے کا طریقہ:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ، عَلَى الْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهِ عَلٰى اَنْفِهِ، وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَ اَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ » [بخاري، كتاب الأذان، باب السجود على الأنف : ٨١٢ـ مسلم : ٢٣٠/٤٩٠]

”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں، پیشانی پر“ اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کی طرف اشارہ کیا (یعنی پیشانی اور ناک) ”دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر۔“

⌘ بعض لوگ سجدہ کرتے ہوئے ناک زمین پر نہیں لگاتے، جبکہ ناک زمین پر لگے بغیر نماز نہیں ہوتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُصِيْبُ اَنْفُهُ مِنَ الْاَرْضِ مَا يُصِيْبُ الْجَبِيْنَ »

[سنن الدارقطني : ٣٤٨/١، ح : ١٣٠٤ـ المستدرك للحاكم : ٢٧١/١، ح : ٩٩٧، ٩٩٨ـ امام حاکم نے اسے صحیح بخاری کی شرط پر صحیح کہا ہے، ابن جوزی اور ابن عبدالہادی حنبلی نے بھی اسے صحیح کہا ہے]

”اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کا ناک زمین سے نہ لگے، جس طرح پیشانی لگتی ہے۔“

⌘ زمین پر کوئی ایسی چیز (تکیہ وغیرہ) نہ رکھیں، جس سے پیشانی اور زمین کے درمیان فاصلہ ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مریض کو دیکھا کہ وہ تکیہ پر سجدہ کر رہا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے تکیہ اٹھا کر پھینک دیا اور فرمایا:

« صَلِّ عَلَى الْاَرْضِ اِنِ اسْتَطَعْتَ » [السنن الكبرى للبيهقي : ٣٠٦/٢، ٣٠٧ـ الصحيحة : ٣٢٣ـصحيح]

”اگر تجھ میں طاقت ہو تو زمین پر نماز پڑھ۔“

⌘ لیکن کپڑا یا مصلیٰ وغیرہ بچھانا جائز ہے۔ [بخاري، كتاب الصلاة، باب السجود على الثوب في شدة الحر : ٣٨٥ـ مسلم : ٦٢٠]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر رکھیں۔ [أبو داؤد، کتاب الصلوة، باب افتتاح الصلاة : ۷۳٤۔ صحیح]

⌘ سجدہ میں ہاتھ کانوں کے برابر رکھنا بھی جائز ہے۔ [أبو داؤد، کتاب الصلوة، باب رفع الیدین فی الصلوة : ۷۲٦۔ صحیح]

⌘ حالت سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیوں کو نارمل حالت ہی میں رکھنا چاہیے، ایک حدیث میں ملانے کا ذکر ہے، یہ ابن خزیمہ (۶۴۲)، ابن حبان (۱۹۲۰) اور مستدرک حاکم (۲۲۴/۱) وغیرہ میں آتی ہے، لیکن اس کی سند ہشیم بن بشیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، اسے اگرچہ بعض محققین نے صحیح کہا ہے، جیسے صلوٰۃ الرسول ﷺ (۲۱۴) میں زبیر علی زئی ﷾ نے اور القول المقبول (۴۲۷) میں ابو عبد السلام ﷾ نے، لیکن ہشیم بن بشیر کے سماع کی وضاحت ان محققین نے بھی نہیں کی۔

⌘ بازو زمین سے اٹھا کر اور پہلوؤں سے دور کر کے رکھیں۔ سیدنا ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا »[بخاری، کتاب الأذان، باب سنة الجلوس فی التشهد : ۸۲۸]

”جب (رسول اللہ ﷺ) سجدہ کرتے تو ہاتھ زمین پر رکھتے اور بازو نہ زمین پر بچھاتے اور نہ سمیٹ کر پہلو سے لگا لیتے۔“

⌘ دونوں پاؤں کھڑے کر کے رکھیں۔

⌘ پاؤں کی ایڑیاں آپس میں ملالیں۔

⌘ پاؤں کی انگلیاں موڑ کران کے سرے قبلہ رخ کریں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

« فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ، فَالْتَمَسْتُهُ، فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ، رَاصًّا عَقِبَيْهِ، مُسْتَقْبِلًا بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ » [مسلم، کتاب الصلاة، باب ما یقال فی الرکوع و السجود : ٤٨٦۔ صحیح ابن خزیمة : ۱/۳۲۸، ح :

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

٦٥٤۔ الاعظمی نے اسے صحیح کہا، شعیب الارنؤوط نے صحیح علی شرط مسلم کہا اور امام حاکم اور ذہبی نے بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے]

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کو بستر سے گم پایا، میں (اندھیرے میں) انھیں تلاش کرنے لگی، تو میرا ہاتھ آپ کے قدموں کے اندر والے حصے پر لگا اور آپ سجدہ کی حالت میں تھے، آپ کے پاؤں کھڑے تھے، ایڑیاں ملی ہوئی تھیں اور آپ نے پاؤں کی انگلیوں کو موڑ کر قبلہ رخ کیا ہوا تھا۔''

⌘ پیٹ رانوں سے جدا اور سینہ زمین سے اتنا اونچا ہونا چاہیے کہ بکری کا بچہ گزر سکے۔
[مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الاعتدال فی السجود ...... الخ : ٤٩٦]

⌘ سجدے میں دونوں بازوؤں کو کھلا رکھیں۔ سیدنا عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو سجدے میں اپنے دونوں بازوؤں کو اس قدر پھیلا دیتے کہ بغل کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب یبدی ضبعیه و یجافی فی السجود : ٨٠٧۔ مسلم : ٤٩٧]

⌘ کپڑے اور بال مت سمیٹیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أُمِرْنَا اَنْ نَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَلَا نَكُفَّ ثَوْبًا وَلَا شَعْرًا))
[بخاری، کتاب الأذان، باب السجود علی سبعة أعظم : ٨١٠۔ مسلم : ٢٢٨/ ٤٩٠]

''ہمیں (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ ہم سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور اپنے کپڑے اور بال نہ سمیٹیں۔''

⌘ جو شخص سجدہ میں اپنی پیٹھ بالکل سیدھی نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُجْزِیءُ صَلَاةُ الرَّجُلِ حَتّٰی یُقِیْمَ ظَهْرَهٗ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ))
[أبو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ من لا یقیم صلبه فی الرکوع : ٨٥٥۔ صحیح]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

”آدمی کی نماز نہیں ہوتی جب تک وہ رکوع اور سجدہ میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔“

⌘ سجدہ اطمینان سے کرنا واجب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا » [بخاری، کتاب الأذان، باب وجوب القراءة للإمام ...... الخ : ۷۵۷]

”پھر سجدہ کر اور اطمینان سے کر۔“

جو شخص اطمینان سے سجدہ نہیں کرتا اس کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا:

”سب سے بدترین چور نماز کا چور ہے۔“ صحابہ نے پوچھا: ”وہ کیسے نماز کی چوری کرتا ہے؟“ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اس کا رکوع اور سجدہ پورا نہیں کرتا۔“ [مسند أحمد : ۳۱۰/۵، ح : ۲۲۷۰۸]

سجدہ کرنے میں مرد و زن کا فرق:

عورتوں کے سجدہ کرنے کا بھی یہی طریقہ ہے جو اوپر بیان ہوا ہے، اس کے بغیر عورت کا سجدہ نہیں ہو گا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کے لیے کوئی الگ طریقہ نہیں بتایا۔ لیکن بعض لوگوں نے مرد اور عورت کے سجدہ کرنے کے طریقے میں فرق کیا ہے کہ مرد اپنی رانیں پیٹ سے دور رکھیں اور عورتیں اپنی رانیں پیٹ سے چپکا لیں۔ یہ فرق کسی بھی صحیح و صریح حدیث میں مذکور نہیں۔ اس حوالے سے جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ بالکل ضعیف ہے، قطعاً دلیل بنانے کے لائق نہیں ہے۔ وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، تو فرمایا:

”جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو، کیونکہ عورتوں کا حکم اس میں مردوں والا نہیں۔“

اولاً یہ روایت مرسل ہے، ثانیاً یہ روایت منقطع ہے، ثالثاً اس میں ایک راوی سالم متروک ہے، رابعاً یہ صحیح روایات کے بھی خلاف ہے۔ علامہ ابن الترکمانی حنفی نے اس روایت کے متعلق تفصیل سے لکھا ہے۔ [الجوهر النقي على السنن الكبرى للبيهقي : ۲۲۳/۲]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

اس کے برعکس رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ نہ زمین پر بچھاتے اور نہ پہلوؤں سے ملاتے۔[بخاری، کتاب الأذان، باب سنة الجلوس فی التشهد : ۸۲۸]

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی بھی ہے:

((لَا يَنْبَسِطُ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ))[بخاری، کتاب الأذان، باب لا یفترش ذراعیه فی السجود : ۸۲۲]

''تم میں سے کوئی بھی حالت سجدہ میں اپنے بازو کتے کی طرح (زمین پر) نہ بچھائے۔''

لہٰذا ثابت ہوا کہ مرد اور عورت کے سجدہ کرنے کا طریقہ ایک ہی ہے، کسی قسم کا کوئی فرق نہیں اور جو خاتون اس کے خلاف یعنی زمین پر ہاتھ بچھا کر سجدہ کرتی ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی صریحاً خلاف ورزی کر رہی ہے، اللہ عمل کی توفیق دے۔ (آمین!)

سجدہ کی دعائیں:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ))

[مسلم، کتاب الصلاة، باب ما یقال فی الرکوع والسجود؟ : ۴۸۲]

''آدمی سجدے میں اپنے رب کے زیادہ قریب ہوتا ہے، لہٰذا اسے زیادہ سے زیادہ دعا کرنی چاہیے۔''

⌘ مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی پڑھ لیں:

① ((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی))[مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب تطویل القراءة فی صلاة اللیل : ۷۷۲]

''میرا پروردگار (ہر عیب سے) پاک ہے، سب سے بلند ہے۔''

② ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ))[بخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء فی الرکوع : ۷۹۴۔ مسلم : ۴۸۴]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

''اے ہمارے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تو (ہر عیب سے) پاک ہے، ہم تیری تعریف اور پاکی بیان کرتے ہیں، اے اللہ! مجھے بخش دے۔''

③ «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ»
[مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود ؟ : ٤٨٣]

''اے اللہ! میرے چھوٹے اور بڑے، پہلے اور پچھلے، ظاہری اور پوشیدہ تمام گناہ بخش دے۔''

④ «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ»
[مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود : ٤٨٦]

''اے اللہ! میں تیری رضامندی کے ذریعے تیرے غصے سے، تیری عافیت کے ذریعے تیری سزا سے اور تیری رحمت کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف کو شمار نہیں کر سکتا۔ تو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف خود بیان فرمائی ہے۔''

⑤ «سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ» [مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود ؟ : ٤٨٧]

''فرشتوں اور روح (جبریل) کا رب بہت پاک، بہت مقدس ہے۔''

⑥ «اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ» [مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین، باب صلوۃ النبی ﷺ و دعاءہ باللیل : ٧٧١]

''اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھی پر ایمان لایا، تیرا ہی فرماں بردار بنا، میرے چہرے نے اس ہستی کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اس کی صورت بنائی اور اس کے کانوں اور آنکھوں کے شگاف بنائے، برکت والا ہے اللہ جو تمام بنانے والوں سے اچھا ہے۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⑦ « سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ »[أبو داوٗد، کتاب الصلوة، باب ما یقول الرجل فی رکوعه و سجوده : ۸۷۳۔ نسائی : ۱۰۵۰]

"پاک ہے، بہت جبر اور بہت بڑے ملک والا اور بڑائی اور عظمت والا۔"

⌘ سجدہ میں قرآن مجید کی تلاوت ممنوع ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اَلَا وَاِنِّیْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا »[مسلم، کتاب الصلاة، باب النهی عن قراءة القرآن فی الرکوع والسجود : ٤٧٩]

"مجھے (اللہ کی طرف سے) رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔"

سجدہ و رکوع میں قراءت قرآن منع ہے، قرآنی دعا پڑھنا منع نہیں ہے، کیونکہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز میں ایک ہی آیت بار بار پڑھتے رہے: ﴿ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴾ [المائدة : ۱۱۸] اور آپ ﷺ رکوع اور سجدہ میں بھی یہی آیت پڑھتے رہے۔[مسند أحمد : ۱٤۹/۵، ح : ۲۱۳۸٦۔ صحیح]

لہٰذا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رکوع و سجدہ میں قرآن بطور دعا پڑھنا جائز ہے اور بطور قراءت جائز نہیں۔

سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان:

⌘ " اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھائیں اور سیدھے ہو کر اطمینان سے بیٹھ جائیں۔سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے نبوی طریقہ سکھانے کے لیے نماز پڑھائی، اس میں ہے:

« كَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ انْتَصَبَ قَائِمًا حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِیَ، وَبَيْنَ السَّجْدَةِ مَكَثَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِیَ »[مسلم، کتاب الصلوة، باب اعتدال أرکان الصلوة و تخفیفها فی تمام : ٤٧٢۔ بخاری : ۸۰۰]

"جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ لوگ سمجھتے کہ وہ بھول

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

گئے ہیں اور دو سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھتے کہ مقتدی سمجھتے کہ شاید بھول گئے ہیں۔"

⌘ دایاں پاؤں کھڑا کرلیں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں۔[أبو داوٗد، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ : ۷۳۰۔ ترمذی : ۳۰۴۔ صحیح]

⌘ دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان پر بیٹھنا بھی جائز ہے۔[مسلم، کتاب المساجد، باب جواز الإقعاء علی العقبین : ۵۳۶]

⌘ مندرجہ ذیل دعا پڑھیں:

« رَبِّ اغْفِرْ لِیْ، رَبِّ اغْفِرْ لِیْ »[أبو داوٗد، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده : ۸۷۴۔ ابن ماجه : ۸۹۷۔ صحیح]

"اے میرے رب! مجھے بخش دے، اے میرے رب! مجھے بخش دے۔"

اس مقام پر ابو داوٗد (۸۵۰) وغیرہ میں ایک اور دعا بھی ہے: « اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ عَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ » اسے اگرچہ علامہ الالبانی نے حسن کہا ہے، لیکن یہ حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ یہی دعا مسلم (۲۶۹۷) میں بھی ہے، لیکن وہاں اس کا موقع ومحل بین السجدتین نہیں ہے۔

(واللہ اعلم)

⌘ پھر دوسرا سجدہ (پہلے سجدہ کی طرح) کریں۔[أبو داوٗد، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ : ۷۳۰۔ صحیح]

جلسۂ استراحت کا بیان:

⌘ دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے کھڑے ہونے سے پہلے سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں، پھر زمین پر ہاتھ رکھیں اور زمین پر وزن ڈالتے ہوئے اگلی رکعت کے لیے کھڑے ہوں۔

مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے سنت طریقہ بتانے کے لیے نماز پڑھی، تو اس میں ہے:

« اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ قَامَ »

[بخاری، کتاب الأذان، باب کیف یعتمد علی الأرض ...... الخ : ۸۲۴]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

''جب وہ (پہلی اور تیسری رکعت کے) دوسرے سجدہ سے سر اٹھاتے تو بیٹھ جاتے اور زمین پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے۔''

بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے زمین کا سہارا لے کر کھڑے ہوتے تھے، یہ سنت نہیں ہے، لیکن ان کی یہ بات درست نہیں، کیونکہ اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ یہ محض بڑھاپے کی وجہ سے تھا، پھر اصول یہ ہے کہ بعد والا عمل ناسخ اور قابل عمل ہوتا ہے، جبکہ پہلے والا منسوخ اور ناقابل عمل ہوتا ہے اور یہ عمل رسول اللہ ﷺ کے آخری ایام کا ہے۔ تیسری بات یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بغیر بیٹھے سیدھا کھڑا ہونے کا طریقہ نہیں بتایا۔ اس کے برعکس سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو (جو یہ حدیث بیان کرتے ہیں) حکم دیا: ''تم اس طرح نماز پڑھو (اور سکھاؤ) جس طرح تم نے مجھے دیکھا ہے۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب الأذان للمسافرین إذا کانوا...... الخ : ٦٣١]

دوسری رکعت:

⌘ دوسری رکعت سورۂ فاتحہ سے شروع کریں، اس میں دعائے استفتاح نہ پڑھیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِـ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾ وَلَمْ یَسْکُتْ » [مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقال بین تکبیرة الإحرام والقراءة : ٥٩٩]

''رسول اللہ ﷺ جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾ سے قراءت شروع کرتے اور (دعائے استفتاح) کے لیے خاموش نہ ہوتے۔''

سورۂ فاتحہ سے پہلے ''بِسْمِ اللّٰهِ'' ضرور پڑھیں، کیونکہ یہ سورۂ فاتحہ کا جز ہے۔

⌘ باقی تمام رکعات اسی طریقہ کے مطابق پڑھیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

تشہد کا بیان

پہلے تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ:

⌘ پہلے تشہد (سلام پھیرنے والے تشہد کے علاوہ) میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ مسنون نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

« فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى »

[بخاری، کتاب الأذان، باب سنة الجلوس فی التشهد : ۸۲۸]

”جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت میں تشہد کے لیے بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا کر لیتے۔“

⌘ بڑھاپے یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے دایاں پاؤں کھڑا کرنا مشکل ہو تو اسے بچھانا بھی جائز ہے۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب سنة الجلوس فی الصلاة : ۸۲۷]

⌘ دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھیں، یا دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھیں اور اسے گھٹنے پر پھیلا دیں۔ [مسلم، کتاب المساجد، باب صفة الصلاة فی التشهد......الخ : ۵۷۹، ۵۸۰]

⌘ اس کے علاوہ دونوں بازوؤں کو دونوں رانوں پر رکھنا بھی جائز ہے۔ [نسائی، کتاب السھو، باب موضع الذراعین : ۱۲۶۵۔ صحیح]

تشہد میں عورتوں کے بیٹھنے کا طریقہ:

بعض لوگ عورتوں کو دونوں پاؤں ایک طرف نکال کر، یا انھیں چار زانوں بیٹھنے کا حکم

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

دیتے ہیں اور دلیل میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک قول پیش کرتے ہیں کہ وہ اپنی عورتوں کو چارزانوں بیٹھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔[مسائل أحمد لابنه عبد الله : ۷۱]

اس روایت میں عبداللہ بن عمر العمری راوی ضعیف ہے۔[تقریب التهذیب : ۱۸۲]

جبکہ اس کے برعکس رسول اللہ ﷺ کا عمل صحیح حدیث میں ہمارے سامنے موجود ہے اور اس کے علاوہ عورتوں کے لیے کوئی الگ حکم موجود نہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح سند کے ساتھ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کا عمل نقل کیا ہے:

« كَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِيْ صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيْهَةً »

[التاريخ الصغير للبخاري : ۹۰، بسند صحيح والنسخة الأخرى : ۲۲۳/۱]

''ام درداء رضی اللہ عنہا نماز میں مردوں کی طرح بیٹھا کرتی تھیں اور وہ فقیہہ تھیں۔''

لہٰذا خواتین کو اسی پر عمل کرنا چاہیے جو رسول اللہ ﷺ کا عمل اور ان کے بعد صحابیات کا عمل ہے۔

انگلی کو حرکت دینا:

⌘ دائیں ہاتھ کی تمام انگلیاں بند کر لیں، انگوٹھا درمیانی انگلی پر رکھیں اور شہادت والی انگلی اٹھا کر اس سے اشارہ کریں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :

« وَ قَبَضَ اَصَابِعَهُ كُلَّهَا، وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ »[مسلم، كتاب المساجد، باب صفة الجلوس في الصلاة..... الخ : ۵۸۰/۱۱۶]

''رسول اللہ ﷺ تمام انگلیاں بند کر لیتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے۔''

اس کے علاوہ دو طریقے اور بھی ہیں، ایک یہ کہ شہادت والی انگلی کے علاوہ باقی انگلیوں کو بند رکھا جائے اور انگوٹھے کو موڑ کر شہادت والی انگلی کے نیچے رکھا جائے اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا جائے، اس شکل کو ترپن کی گرہ بھی کہتے ہیں۔[مسلم : ۵۷۹] اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ہے کہ چھنگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو بند کیا جائے، انگوٹھے اور درمیان والی انگلی کو ملا کر حلقہ بنایا جائے اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا جائے۔[أبو داؤد،

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

کتاب الصلوۃ، باب رفع الیدین فی الصلوۃ : ۷۲۶۔ صحیح]

⌘ شہادت والی انگلی کو مسلسل شروع سے آخر تک حرکت دیتے رہیں۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهُ فَرَاَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا » [نسائی، کتاب الافتتاح، باب موضع الیمین من الشمال فی الصلاۃ : ۸۹۰۔ صحیح]

''میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلی کو اٹھایا، پھر اسے حرکت دیتے رہے اور دعا کرتے رہے۔''

مولوی سلام اللہ حنفی شرح موطا میں لکھتے ہیں:

''وَ فِيْهِ تَحْرِيْكُهَا دَائِمًا اِذَا الدُّعَاءُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ ''

''اس حدیث میں ہے کہ انگلی کو تشہد میں ہمیشہ حرکت دیتے رہنا چاہیے، کیونکہ دعا تشہد کے بعد ہوتی ہے۔''

علامہ البانی رحمہ اللہ ''صفۃ صلاۃ النبی ﷺ (۱۵۸)'' میں فرماتے ہیں:

''فَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ السُّنَّةَ اَنْ يَسْتَمِرَّ فِيْ الْاِشَارَةِ وَ فِيْ تَحْرِيْكِهَا اِلَى السَّلَامِ لِاَنَّ الدُّعَاءَ قَبْلَهٗ ''

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ انگلی کا اشارہ اور حرکت سلام تک جاری رہے، کیونکہ دعا سلام سے متصل ہے۔''

⌘ دورانِ تشہد میں شہادت والی انگلی کو تھوڑا سا خم دیں اور وہ قبلہ رخ ہو۔ [أبو داؤد، کتاب الصلوۃ، باب الإشارۃ فی التشهد : ۹۹۱۔ نسائی : ۱۱۶۱۔ صحیح]

⌘ پورے تشہد میں ایک مرتبہ انگلی اٹھانا، یا صرف ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پر اٹھانا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ اسی طرح انگلی کو حرکت نہ دینے والی روایت ضعیف ہے اور صحیح احادیث کے خلاف ہے۔

⌘ تشہد میں نظر انگشت شہادت پر ہونی چاہیے، سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

« لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ » [أبو داؤد، كتاب الصلوة، باب الإشارة في التشهد : ٩٩٠]

”آپ کی نظر آپ کے اشارے سے آگے نہ بڑھتی تھی۔“

مسنون تشہد:

« اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ » [بخاری، كتاب العمل في الصلاة، باب من سمى قومًا أو سلم في الصلاة......الخ : ١٢٠٢ ـ مسلم : ٤٠٢]

”زبان کی تمام عبادتیں، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، سلام ہو تجھ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

⌘ پھر درود شریف پڑھیں:

« اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ » [بخاری، كتاب الأنبياء، باب : ٣٣٧٠ ـ مسلم : ٤٠٦]

”اے اللہ! صلوۃ بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر، جس طرح تو نے صلوۃ بھیجی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر، یقیناً تو تعریف والا، بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد پر اور محمد کی آل پر کہ جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر، یقیناً تو تعریف والا، بزرگی والا ہے۔“

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

درود شریف کس تشہد میں پڑھنا چاہیے؟:

⌘ درود شریف ہر تشہد میں پڑھنا چاہیے، پہلا ہو یا دوسرا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نو رکعات (وتر) پڑھتے، تو ان کے درمیان صرف آٹھویں رکعت پر تشہد بیٹھتے، اللہ کی تعریف کرتے اور نبی ﷺ پر درود پڑھتے اور ان میں دعا کرتے، پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے اور نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھ جاتے، اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتے اور نبی ﷺ پر درود پڑھتے اور دعا کرتے، پھر سلام پھیرتے۔'' [نسائی، کتاب قیام اللیل، باب کیف الوتر بتسع : ۱۷۲۱۔ صحیح]

علامہ الالبانی رحمہ اللہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: ''یہ حدیث صراحتاً دلالت کرتی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے آپ پر پہلے تشہد میں اسی طرح درود پڑھا، جس طرح دوسرے تشہد میں درود پڑھتے تھے۔'' [تمام المنة : ۲۲٤]

اس روایت کے برعکس ایسی کوئی صحیح روایت نہیں ہے جس میں پہلے تشہد میں درود پڑھنے سے منع کیا گیا ہو، یا محض دوسرے تشہد میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہو۔

⌘ بعض علماء کا موقف ہے کہ پہلے تشہد میں درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے، ان کی دلیل یہ روایت ہے:

« اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ کَاَنَّهٗ عَلَی الرَّضْفِ ...... حَتّٰی یَقُوْمَ »[أبو داوٗد، کتاب الصلاۃ، باب فی تخفیف القعود : ۹۹۵۔ امام حاکم اور الذہبی نے بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے، جبکہ علامہ الالبانی اور شعیب الارنؤوط نے ضعیف کہا ہے]

''نبی ﷺ پہلی دو رکعتوں (کے تشہد) میں ایسے ہوتے گویا گرم پتھر پر بیٹھے ہیں ...... یہاں تک کہ آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے۔''

یہ روایت ضعیف ہے، پھر اس میں درود پڑھنے یا نہ پڑھنے کا بھی ذکر نہیں ہے۔

یزید النخعی رحمہ اللہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

« اِنْ كَانَ فِيْ وَسْطِ الصَّلَاةِ نَهَضَ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِهٖ وَاِنْ كَانَ فِيْ آخِرِهَا دَعَا بَعْدَ تَشَهُّدِهٖ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدْعُوَ ثُمَّ يُسَلِّمُ »[صحيح ابن خزيمة، باب الاقتصار في الجلسة الأولى : ٦٨٥ ـ مسند أحمد : ٤٥٩/١، ح : ٤٣٨٢ ـ علامہ شعیب الارنؤوط اور امام ہیثمی نے اسے صحیح اور مصطفی الاعظمی نے حسن کہا ہے]

”اگر وہ درمیانے تشہد میں ہوتے تو تشہد [التیحات...... عبدہ ورسولہ] پڑھ کر کھڑے ہو جاتے اور اگر آخری تشہد میں ہوتے تو جو اللہ توفیق دیتا دعا کرتے، پھر سلام پھیرتے۔“

اس روایت میں درود کا ذکر ہی نہیں، نہ پہلے میں نہ دوسرے میں اور اس کے برعکس دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے تشہد میں بھی درود شریف پڑھنا چاہیے۔

تیسری رکعت:

⌘ تین یا چار رکعات والی نماز ہے تو ” اَللّٰهُ اَكْبَرُ “ کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَثْنٰى بَعْدَ الْجُلُوْسِ » [مسلم، كتاب الصلاة، باب إثبات التكبير في كل خفض ورفع في الصلاة...... الخ : ٣٩٢/٢٨]

”رسول اللہ ﷺ دو رکعتوں کے بعد بیٹھ کر جب کھڑے ہوتے تو ”اللہ اکبر“ کہتے۔“

⌘ پہلی رکعت کی طرح کندھوں تک رفع الیدین کریں۔ نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

« وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ » [بخاري، كتاب الأذان، باب رفع اليدين إذا قام من الركعتين : ٧٣٩]

”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دو رکعات سے (تیسری کے لیے) کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے اور فرماتے کہ نبی ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔“

رفع الیدین دو رکعات کے بعد ہی کرنا چاہیے، بعض لوگ حالت جماعت میں تشہد سے

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

جب بھی کھڑے ہوں تو رفع الیدین کرتے ہیں، یاد رہے حدیث میں رفع الیدین کرنے کے لیے تشہد کا ذکر نہیں، بلکہ دو رکعات کا ذکر ہے کہ ان کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوں تو رفع الیدین کریں۔

آخری تشہد:

⌘ آخری رکعت مکمل کر کے تشہد بیٹھ جائیں۔

⌘ دوسرے تشہد کا طریقہ بھی پہلے تشہد والا ہے، فرق صرف یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کریں، بایاں پاؤں (دائیں پنڈلی کے نیچے سے) باہر نکالیں اور زمین پر بیٹھیں۔

سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« وَ اِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَ نَصَبَ الْأُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ »[بخاری، کتاب الأذان، باب سنة الحلوس فی التشھد : ۸۲۸]

''رسول اللہ ﷺ جب آخری رکعت میں تشہد بیٹھتے تو دائیں پاؤں کو کھڑا کرتے اور بائیں پاؤں کو (دائیں پنڈلی کے نیچے سے) باہر نکالتے اور زمین پر بیٹھ جاتے۔''

⌘ آخری تشہد میں دائیں پاؤں کو بچھا کر رکھنا بھی جائز ہے۔[مسلم، کتاب المساجد، باب صفة الجلوس فی الصلوة ...... الخ : ۵۷۹]

⌘ دایاں ہاتھ دائیں ران یا گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران یا گھٹنے پر رکھیں اور دائیں ہاتھ کی کہنی کو دائیں ران سے علیحدہ اور اونچا رکھیں۔[مسلم، کتاب المساجد، باب صفة الجلوس فی الصلوة ...... الخ : ۵۷۹، ۵۸۰۔ أبو داؤد، کتاب الصلوة، باب رفع الیدین فی الصلوة : ۷۲٦]

⌘ اس کے علاوہ دونوں بازوؤں کو دونوں رانوں پر رکھنا بھی جائز ہے۔[نسائی، کتاب السھو، باب موضع الذراعین : ۱۲٦۵۔ صحیح]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

تشہد کی دعائیں:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد سے فارغ ہو تو وہ چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے: جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، موت و حیات کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے فتنہ کے شر سے۔'' (درج ذیل دعاؤں میں سے پہلی دعا میں انھی چار چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے) [مسلم، کتاب المساجد، باب ما یستعاذ منه في الصلاة: ٥٨٨]

⌘ جو چاہیں دعا مانگیں، بشرطیکہ عربی میں ہو، لیکن مسنون دعا مانگنا ہی افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوْ » [بخاری، کتاب الأذان، باب ما يتخير من الدعاء بعد التشهد ...... الخ: ٨٣٥]

''(تشہد اور درود کے بعد) دعاؤں میں سے جو دعا اسے زیادہ پسند ہو وہ دعا کرے۔''

⌘ تشہد کی دعائیں مندرجہ ذیل ہیں:

① « اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ » [مسلم، کتاب المساجد، باب ما یستعاذ منه في الصلوة: ١٢٨/٥٨٨۔ بخاری: ٨٣٢]

''اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے۔''

مندرجہ بالا دعا ضرور پڑھنی چاہیے، کیونکہ اس کے پڑھنے کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے اور اسی لیے بعض علماء نے اسے فرض قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ دعاؤں میں سے جو چاہیں پڑھ لیں۔

② « اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ »

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

[بخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء قبل السلام : ۸۳٤۔ مسلم : ۲۷۰۵]

”اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا، پس مجھے اپنی خاص مغفرت سے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، بلاشبہ تو ہی بخشنے والا، بے حد رحم کرنے والا ہے۔“

③ «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ»

[مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلوۃ النبی ﷺ ودعائه باللیل : ۷۷۱]

”اے اللہ! تو مجھے بخش دے جو میں نے پہلے گناہ کیے اور جو پیچھے گناہ کیے، اور جو میں نے چھپا کر کیے اور جو میں نے اعلانیہ کیے، اور جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے (وہ بھی معاف فرما) تو ہی (عزت میں) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

④ «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ! بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ» [نسائی، کتاب السهو، باب الدعاء بعد الذکر : ۱۳۰۲۔ صحیح]

”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بات کے ساتھ کہ تو واحد، اکیلا اور بے نیاز ہے، جس نے نہ جنا، نہ جنا گیا اور نہ اس کا کوئی شریک ہے، تو میرے گناہ معاف فرما دے۔ یقیناً تو ہی بخشنے والا، بے حد مہربان ہے۔“

نماز کا اختتام:

⌘ دعائیں پڑھنے کے بعد دائیں طرف چہرہ پھیریں اور کہیں: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» پھر بائیں طرف چہرہ پھیریں اور کہیں: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» اور رسول اللہ ﷺ اس حد تک چہرہ پھیرتے تھے کہ آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھی جاتی تھی۔ [أبو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی السلام : ۹۹٦۔ صحیح]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

※ نماز کا سلام پھیرنے کے مندرجہ ذیل دو طریقے مزید بھی ہیں:

① دائیں جانب چہرہ پھیرتے ہوئے کہیں: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ» اور بائیں جانب چہرہ پھیرتے ہوئے کہیں: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب في السلام : ۹۹۷۔ صحيح]

ابو داؤد کے ایک نسخہ میں دونوں طرف سلام پھیرتے ہوئے " وَ بَرَكَاتُهُ " کا اضافہ ثابت ہے۔[تفصیل کے لیے دیکھیں،بلوغ المرام، باب صفة الصلاة۔ نيل الأوطار۔ سبل السلام]

② دائیں جانب چہرہ پھیرتے ہوئے کہیں: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» اور بائیں جانب چہرہ پھیرتے ہوئے کہیں: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ»[نسائي، كتاب الصلاة، باب كيف السلام على الشمال : ۱۳۲۲۔ مسند أحمد : ۲/ ۷۱، ۷۲، ح : ۵۴۰۲۔ صحيح]

③ صرف ایک طرف سلام پھیرنے کے متعلق ابن ماجہ (۹۱۸ تا ۹۲۰) وغیرہ میں جو احادیث ہیں انھیں اگرچہ الالبانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے، لیکن وہ ضعیف ہیں، شیخ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے ان سب احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔[ابن ماجه : ۹۱۹، طبع دار السلام]

نماز کے بعد کے اذکار:

※ سلام پھیرنے کے بعد مندرجہ ذیل اذکار کرنا مسنون ہے:

① ایک مرتبہ بلند آواز سے کہیں: «اَللّٰهُ اَكْبَرُ» "اللہ سب سے بڑا ہے۔"[بخاري، كتاب الأذان، باب الذكر بعد الصلاة : ۸۴۲۔ مسلم : ۵۸۳/۱۲۲]

② تین مرتبہ کہیں: «اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ» "میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔"[مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته : ۵۹۱]

یاد رہے حدیث میں مطلق استغفار کا ذکر ہے کہ آپ ﷺ تین بار استغفار کیا کرتے تھے اور استغفار کے الفاظ " اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ "اوزاعی رحمہ اللہ کے ہیں، لہٰذا اس جگہ استغفار کے کوئی بھی مسنون الفاظ تین دفعہ پڑھے جا سکتے ہیں۔

③ «اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ» [مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر ...... الخ : ۵۹۱]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

"اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تجھی سے سلامتی ہے، اے بزرگی اور عزت والے! تو بڑی برکت والا ہے۔"

④ « رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ »[أبوداوٗد، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار : ۱۵۲۲۔ نسائی : ۱۳۰۴۔ صحیح]

"اے اللہ! اپنی یاد، اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔"

⑤ « لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ »[بخاری، کتاب الأذان، باب الذکر بعد الصلاۃ : ۸۴۴۔ مسلم : ۵۹۳]

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی شان والے کو اس کی شان تجھ سے فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔"

⑥ « لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ »[مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ...... الخ : ۵۹۴]

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ نہ بچنے کی طاقت ہے نہ کچھ کرنے کی قوت مگر اللہ کی مدد کے ساتھ۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے سوا ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے، اسی کے لیے نعمت ہے اور اسی کے لیے فضل اور اسی کے لیے اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

عبادت کے لائق نہیں، ہم اپنی بندگی اسی کے لیے خاص کرنے والے ہیں، خواہ کافروں کو برا ہی لگے۔''

⑦ جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے اس کے اور جنت کے درمیان رکاوٹ صرف موت ہے، یعنی جیسے ہی موت آئے گی وہ سیدھا جنت میں چلا جائے گا۔ [عمل الیوم واللیلۃ للإمام النسائی : ۱۰۰۔ اسے ابن حبان اور منذری نے صحیح کہا ہے۔ اتحاف المہرۃ لابن حجر العسقلانی : ۲۵۹/۶، ح : ۶۴۸۰]

آیت الکرسی یہ ہے:

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِـيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴾ [البقرۃ : ۲۵۵]

''اللہ (وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے؟ جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے وہ اسے جانتا ہے اور وہ (لوگ) اس کے علم میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے، ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے (اس قدر معلوم کرا دیتا ہے)، اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور اسے ان کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں، وہ بڑا عالی اور جلیل القدر ہے۔''

⑧ «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ»

[بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب ما یتعوذ من الجبن : ۲۸۲۲، ۶۳۷۴]

''اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

اور اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ نکمی عمر کی طرف لوٹایا جاؤں اور میں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

⑨ «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَسْرَفْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ »[مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبي ﷺ ودعاءه بالليل : ۲۰۱، ۲۰۲/۷۷۱]

''اے اللہ! مجھے معاف کر دے جو میں نے پہلے گناہ کیے اور جو میں نے بعد میں کیے، جو میں نے چھپ کر کیے اور جو اعلانیہ کیے اور جو میں نے زیادتی کی اور جنھیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی (عزت میں) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

⑩ «رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ »[مسلم، كتاب صلوة المسافرين، باب استحباب يمين الإمام : ۷۰۹]

''اے میرے پروردگار! تو مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔''

⑪ جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ''، تینتیس مرتبہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ''، تینتیس مرتبہ ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' اور ایک مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھے گا تو اس کے سب (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں:

« لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ »[مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلوة و بيان صفته : ۵۹۷]

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

دس مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ"، دس مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور دس مرتبہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھنا بھی ثابت ہے۔ [أبوداؤد، كتاب الأدب، باب في التسبيح عند النوم: ٥٠٦٥۔ ترمذی: ٣٤١٠]

⑫ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔ [أبوداؤد، كتاب الوتر، باب في الاستغفار: ١٥٢٣۔ نسائی: ١٣٣٧۔ صحيح]

اور آخری تین سورتوں، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس کو معوذات کہا جاتا ہے۔ [فتح الباری: ٩/٧٨]

⑬ «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا طَيِّبًا وَّ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا» [ابن ماجه، كتاب إقامة الصلوات، باب ما يقال بعد التسليم: ٩٢٥۔ صحيح]۔

"اے اللہ! میں تجھ سے فائدہ دینے والے علم، پاک رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔"

یہ دعا نماز فجر کے بعد ضرور پڑھنی چاہیے، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

⑭ «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ» [مسند أحمد: ٤/٢٢٧، ح: ١٨٠١٣۔ ترمذی: ٣٤٧٤۔ حسن]

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔"

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے نماز مغرب اور نمازِ صبح کے بعد یہ (مذکورہ بالا) دعا تشہد ہی کی حالت میں دس مرتبہ پڑھی تو ایک دفعہ کے بدلے میں اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں،

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں اور یہ دعا اس کے لیے ہر مکروہ و ناپسندیدہ کام اور شیطان مردود سے پناہ کا کام دیتی ہے اور شرک کے علاوہ کوئی بھی گناہ اس کے لیے ہلاکت کا باعث نہیں بن سکتا اور وہ اعمال میں تمام لوگوں سے افضل ہوگا، سوائے اس آدمی کے جو اس سے زیادہ مرتبہ یہ دعا پڑھے گا۔'' [أیضًا]

اذکار گنتی کرنا:

* ذکر دائیں ہاتھ پر شمار کریں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

« رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ ـ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ ـ بِيَمِيْنِهِ »[أبو داوٗد، کتاب الصلاۃ، باب التسبیح بالحصی : ۱۵۰۲۔ صحیح]

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ پر تسبیح گنا کرتے تھے۔'' دائیں ہاتھ کا ذکر محمد بن قدامہ کی روایت میں ہے۔''

* اذکار ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں پر شمار کریں۔ سیدہ یسیرہ بنت یاسر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

« اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُنَّ اَنْ يُّرَاعِيْنَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّقْدِيْسِ وَالتَّهْلِيْلِ وَاَنْ يَّعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ، فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ »

[أبو داوٗد، کتاب الوتر، باب التسبیح بالحصی : ۱۵۰۱۔ اس حدیث کو امام نووی، ابن حجر اور علامہ الالبانی نے حسن جبکہ امام حاکم نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے]

''بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں '' اَللّٰهُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ '' پڑھنے کا حکم دیا اور یہ بھی حکم دیا کہ وہ انھیں انگلیوں کے پوروں پر گنیں، کیونکہ ان پوروں سے پوچھا جائے گا اور یہ گواہی دیں گی۔''

مرد اور عورت کی نماز میں فرق:

بعض لوگ مرد اور عورت کی نماز میں کئی طرح کے فرق بیان کرتے ہیں اور سادہ مسلمانوں کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ بات لوگوں کے ذہنوں میں پختہ کردی گئی ہے کہ مرد

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

اور عورت کی نماز مختلف ہے۔ دور طالب علمی کا واقعہ ہے کہ میں ایک دفعہ ساتھیوں کے ساتھ ہوٹل میں کھانا کھانے کے لیے گیا۔ کھانا کھا کر باہر نکلے تو اسی ہوٹل کے باہر ایک گونگا اور بہرا شخص کباب لگاتا تھا۔ اس نے جب ہمیں دیکھا تو انگلی سے دو سوالیہ اشارے کیے، ایک اشارہ آسمان کی طرف کیا اور کانوں پر ہاتھ رکھا، دوسرا اشارہ یہ کیا کہ اپنی انگلی ناک پر دائیں طرف رکھی اور پھر سینے پر ہاتھ باندھے۔ میں نے ساتھیوں سے پوچھا کہ کیا تم نے اس کے اشارے سمجھے ہیں؟ انھوں نے نفی میں جواب دیا تو میں نے انھیں بتایا کہ پہلے اشارے کا مطلب یہ ہے کہ کیا تم وہ لوگ ہو جو دن کے ساڑھے بارہ بجے (یعنی زوال کے وقت) اذان کہتے ہو؟ اور دوسرے اشارے کا مطلب یہ ہے کہ کیا تم وہ لوگ ہو جو عورتوں کی طرح سینے پر ہاتھ باندھتے ہو؟

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ علماء نے ایک غلط مسئلہ کس قدر لوگوں کے ذہن میں پختہ کر دیا ہے کہ ایک گونگا اور بہرا شخص بھی جانتا ہے۔ لہٰذا میں نے مناسب سمجھا کہ یہاں اس مسئلہ کو کھول کر بیان کروں، تا کہ کسی بھائی کو کوئی غلط فہمی نہ رہے۔

نماز کے دو حصے ہیں، ایک حصہ نماز کی ہیئت اور اسے ادا کرنے کا طریقہ ہے، جو تکبیر تحریمہ سے سلام پھیرنے تک ہے، یہ اصل نماز ہے، اس میں مرد اور عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ امام ابوحنیفہ کے استاد امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا فتویٰ صحیح سند سے مروی ہے، کہتے ہیں:

"تَقْعُدُ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يَقْعُدُ الرَّجُلُ" [ابن أبي شيبة، كتاب الصلاة، باب في المرأة كيف تجلس في الصلاة ؟ : ٢٧٨٨]

"نماز میں عورت بھی بالکل ویسے ہی بیٹھے جیسے مرد بیٹھتا ہے۔"

جن علماء نے مرد اور عورت کے درمیان نماز کی ہیئت میں فرق ذکر کیا ہے، مثلاً مرد کانوں تک اور عورتیں صرف کندھوں تک ہاتھ اٹھائیں، حالت قیام میں مرد زیر ناف جبکہ عورتیں سینے پر ہاتھ باندھیں، سجدہ میں مرد رانوں سے پیٹ دور رکھیں، جبکہ عورتیں رانوں سے پیٹ چپکا لیں، یہ فرق کسی بھی صحیح وصریح حدیث میں مذکور نہیں، بلکہ یہ سراسر قیاسِ فاسد

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

کی بنا پر ہے، جس کا کتاب وسنت سے کوئی تعلق نہیں، کیونکہ جب قرآن وسنت نے یہ فرق نہیں کیا تو کسی عالم کو یہ اختیار کہاں ہے کہ وہ اپنی طرف سے دین میں اضافہ کرے؟

دوسرا حصہ نماز سے متعلقہ چیزیں ہیں، مثلاً لباس، پردہ، جماعت اور امامت۔ یہ تمام مسائل نماز سے متعلقہ تو ہیں لیکن نماز نہیں۔ ان مسائل میں مرد و خواتین میں ان کا دائرۂ عمل مختلف ہونے کی وجہ سے کچھ فرق ہے، لیکن اسے نماز کا فرق نہیں کہا جا سکتا۔ مثلاً عورتوں کے لیے سر سے پاؤں تک جبکہ مرد کے لیے کندھوں سے ٹخنوں سے اوپر تک اپنے آپ کو ڈھانپنا لازم ہے۔ مرد امام صف سے نکل کر آگے کھڑا ہوگا، جبکہ عورت امام صف ہی میں کھڑی ہوگی اور وہ صرف عورتوں ہی کی جماعت کروائے گی۔ امام کے بھولنے پر مرد ''سبحان اللہ'' کہہ کر جبکہ عورتیں تالی بجا کر مطلع کریں گی۔ جماعت میں مردوں کی پہلی صف جبکہ عورتوں کی آخری صف بہتر ہے۔ مرد کو کسی صورت میں نماز معاف نہیں، جبکہ عورت کو ایام حیض ونفاس میں معاف ہے۔

یہ نماز سے متعلقہ مسائل میں فرق ہے، ان کو نماز کی ہیئت کے فرق کی دلیل نہیں بنایا جا سکتا اور نہ ثابت شدہ فرق پر قیاس کر کے غیر ثابت شدہ چیزوں میں فرق کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ نماز کی ہیئت میں فرق خود ساختہ ہے، اس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

دعا کا بیان

⌘ دعا کی قبولیت کے وقت کے متعلق پوچھا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، وَدُبُرُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ »[ترمذی، کتاب الدعوات، باب حديث ينزل ربنا كل ليلة إلى السماء الدنيا: ٣٤٩٩۔ حسن]

''رات کے آخری حصہ میں اور فرض نماز کے بعد۔''

⌘ چونکہ فرض نماز کے بعد کا وقت دعا کی قبولیت کے اوقات میں سے ہے۔لہٰذا میں نے یہ مناسب سمجھا کہ نماز کے بعد دعا کا ذکر کیا جائے۔

⌘ دعا مسنون اذکار پڑھنے کے بعد کرنی چاہیے، تا کہ مسنون اذکار جو کثیر احادیث سے ثابت ہیں، کہیں چھوٹ نہ جائیں۔

دعا کی اہمیت وفضیلت:

⌘ ارشاد ربانی ہے:

﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴾ [المؤمن : ٦٠]

''تمھارے رب نے کہا ہے کہ مجھے پکارو، میں تمھاری دعا کو قبول کرتا ہوں، بے شک جو لوگ میری عبادت (دعا) سے تکبر کریں گے، وہ عنقریب جہنم میں داخل ہوں گے۔''

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اَلدُّعَاءُ هِيَ الْعِبَادَةُ »[أبو داود، كتاب الوتر، باب الدعاء : ١٤٧٩۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

ترمذی : ۳۲۴۷، ۲۹۶۹۔صحیح]

”دعا ہی اصل عبادت ہے۔“

دعا کی قبولیت:

⌘ ارشاد رب العالمین ہے:

﴿أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾ [البقرة : ۱۸۶]

”جب بھی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے، تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔“

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بھی شخص جب اللہ سے دعا کرتا ہے تو وہ (تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں) ضرور قبول کی جاتی ہے، دنیا ہی میں جلد اسے اس کا مقصود عطا کر دیا جائے، یا اسے آخرت کے لیے ذخیرہ کر دیا جائے، یا اس دعا کے برابر اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں، بشرطیکہ وہ گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلدی بھی نہ کرے کہ وہ یہ کہنے لگے کہ میری دعا اللہ قبول ہی نہیں کرتا۔“ [ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما من رجل یدعو الله بدعاء إلا استجیب له : ۳۶۰۴/۳]

قبولیت دعا کی شرائط:

⌘ کھانا پینا اور لباس حلال ہو۔رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

« اَلرَّجُلُ يُطِيْلُ السَّفَرَ، اَشْعَثَ اَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ، يَا رَبِّ ! يَا رَبِّ ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ؟ »[مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقة من کسب الطیب وتربیتها : ۱۰۱۵]

”آدمی لمبا سفر کرتا ہے کہ غبار سے اٹا ہوتا ہے اور وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے: ”اے میرے رب! اے میرے رب!“ جبکہ اس کا کھانا، اس کا پینا اور اس کا پہننا حرام ہے اور وہ پلا بڑھا بھی حرام میں ہے تو (اللہ فرماتا ہے) اب اس آدمی کی دعا کیسے قبول کی جائے؟“

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ حضور قلب سے دعا کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أُدْعُوا اللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْإِجَابَةِ، وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ » [ترمذی، کتاب الدعوات، باب : ٣٤٧٩]

''اللہ سے اس حالت میں دعا کرو کہ تمھیں قبولیت کا پورا یقین ہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل اس سے غافل اور اس کے خیالات دوسری طرف ہوں۔''

⌘ اللہ کی نافرمانیوں سے پرہیز کریں، کیونکہ نافرمانیاں اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتی ہیں۔

دعا کے آداب:

⌘ باوضو ہو کر دعا کریں، کیونکہ اللہ پاک صاف رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔[البقرة : ٢٢٢]

⌘ صرف اللہ سے دعا کریں، کسی دوسرے سے دعا ہرگز نہ کریں۔[المؤمن : ١٤]

⌘ اپنے یا کسی دوسرے مسلمان کے خلاف بددعا نہ کریں۔[مسلم، کتاب الزهد، باب حديث جابر الطويل، وقصة أبي اليسر : ٣٠٠٩]

⌘ دوسرے مسلمان بھائی کے لیے غائبانہ دعا کریں، کیونکہ فرشتہ اس کی اس دعا پر ''آمین'' کہتا ہے اور کہتا ہے کہ تجھے بھی یہ ملے۔[مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب : ٢٧٣٣]

⌘ دعا بالجزم کرنی چاہیے اور اس کی قبولیت کا مکمل یقین ہو۔[مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب العزم بالدعاء ولا يقل إن شئت : ٢٦٧٨]

⌘ پورے خشوع وخضوع، رغبت، ڈر اور آہ وزاری سے دعا کرنی چاہیے (رونا نہ آئے تو رونے والا چہرہ ہی بنالیں)۔[مسلم، كتاب الإيمان، باب دعاء النبي ﷺ لأمته وبكائه شفقة عليهم : ٢٠٢]

⌘ آہستہ آواز میں دعا کرنی چاہیے۔ [مريم : ٥٥]

⌘ دعا بار بار کریں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی دعا کرتے تھے تو تین بار کرتے۔

[مسلم، كتاب الجهاد، باب ما لقي النبي ﷺ من أذى المشركين والمنافقين : ١٧٩٤]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ صرف تنگی ہی میں نہیں، بلکہ تنگی اور خوشی دونوں حالتوں میں دعا کرنی چاہیے۔ [ترمذی، كتاب الدعوات، باب أن دعوة المسلم مستجابة : ٣٣٨٢۔ حسن]

⌘ اللہ تعالیٰ سے کثرت سے دعا کرنی چاہیے۔ [ابن حبان : ٨٨٩۔ السلسلة الصحيحة : ٣١٦/٣، ١٣٢٥۔ صحيح]

⌘ کسی زندہ نیک آدمی سے دعا کروائی جا سکتی ہے۔ [البقرة : ٦٨۔ النساء : ٦٤۔ يوسف : ٩٧]

⌘ کسی مردہ شخص سے دعا کے لیے التجا کرنا جائز نہیں، مثلاً کوئی شخص کسی قبر والے سے دعا کرنے کی درخواست کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ﴾ [الأحقاف:٥]

”آخر اس شخص سے زیادہ بہکا ہوا انسان اور کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے، بلکہ وہ اس سے بھی بے خبر ہیں کہ پکارنے والے ان کو پکار رہے ہیں۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں تو آپ سے دعا کرایا کرتے تھے، لیکن وفات کے بعد کبھی کسی صحابی نے قبر پر جا کر دعا کرنے کی درخواست نہیں کی۔
[بخاری، كتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الإمام إذا قحطوا : ١٠١٠]

⌘ دعا کرتے ہوئے کسی غائب، زندہ یا مردہ شخص کا واسطہ نہیں دینا چاہیے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ ﴾ [يونس : ١٨]

”وہ (کافر) اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو انھیں نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ نفع دے سکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔“

⌘ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کریں۔ [ترمذی، كتاب الدعوات، باب ما من رجل يدعو الله بدعاء إلا استجيب له : ٣٦٠٤/٢]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ دعا کی قبولیت میں جلدی نہیں کرنی چاہیے، یعنی چند دن دعا کی، پھر ناامید ہو کر چھوڑ دی۔

[بخاری، كتاب الدعوات، باب يستجاب للعبد ما لم يعجل: ٦٣٤٠۔ مسلم: ٢٧٣٥/٩٢]

دعا کا طریقہ:

⌘ دعا کی دو اقسام ہیں، ایک مخصوص اذکار یعنی وہ دعائیں جو صبح و شام، اذان کے بعد اور نماز کے بعد کی جاتی ہیں اور دیگر مواقع کی دعائیں۔ ان دعاؤں کا احادیث میں جو موقع ذکر ہوا ہے اسی موقع پر بغیر کوئی خاص ہیئت اپنائے وہ دعا کرنی چاہیے۔

دوسری وہ دعائیں جو کسی خاص موقع کی نہیں، بلکہ عام حالات میں بندہ کسی بھی زبان میں اپنی حاجات اللہ کے سامنے رکھتا ہے۔ دوسری قسم کی دعاؤں میں ہاتھ اٹھانا جائز ہے اور اذکار میں ہاتھ اٹھانا خلاف سنت ہے۔ جبکہ بہت سارے لوگ جہالت کی وجہ سے، یا کچھ جان بوجھ کر ہر موقع اور ہر قسم کی دعا میں ہاتھ اٹھا لیتے ہیں۔ یہ خلاف سنت ہے اور انھی کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

''آخری وقت میں ایسے لوگ آئیں گے جو دعا کرنے میں مبالغہ کریں گے۔''

[أبو داوٗد، كتاب الطهارة، باب الاسراف في الوضوء: ٩٦۔ صحيح]

⌘ دعا کرتے ہوئے مندرجہ ذیل طریقہ اختیار کریں، تو دعا ضرور قبول ہوگی۔ (ان شاء اللہ)

① پہلے اللہ کی حمد و ثنا کریں، پھر نبی مکرم ﷺ پر درود پڑھیں۔ [ترمذي، كتاب الدعوات، باب في إيجاب الدعاء بتقديم الحمد...... : ٣٤٧٦۔ نسائي : ١٢٨٥۔ صحيح]

② پھر اللہ کی نعمتوں کا اقرار اور اپنے گناہوں کا اعتراف کریں، پھر دعا کریں۔ [بخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى ﴿ يريدون أن يبدلوا كلام الله ﴾ : ٧٥٠٧]

③ اپنے اعمال صالحہ کا واسطہ دے کر مانگیں۔ [بخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب حديث الغار : ٣٤٦٥۔ مسلم : ٦٩٤٩]

④ جامع دعائیں کرنی چاہییں۔ [أبو داوٗد، كتاب الوتر، باب الدعاء : ١٤٨٢۔ صحيح]

⑤ اللہ کے اسمائے حسنیٰ کا واسطہ دے کر دعا مانگیں۔ [الأعراف : ١٨٠]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⑥ اللہ کے اسم اعظم کا واسطہ دے کر سوال کیا جائے۔ [أبو داوٗد، کتاب الوتر، باب الدعاء : ۱۴۹۵۔ ترمذی: ۳۴۷۵۔ صحیح]

اسم اعظم:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے مندرجہ ذیل دعاؤں کے بارے میں فرمایا کہ ان میں اسم اعظم ہے:

① « اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِأَنَّ لَکَ الْحَمْدَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَلْمَنَّانُ، بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ، یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ! » [أبو داوٗد، کتاب الوتر، باب الدعاء : ۱۴۹۵۔ ترمذی : ۳۵۴۴۔صحیح]

② « اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِأَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ، الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ ، وَلَمْ یُوْلَدْ، وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ » [أبو داوٗد، کتاب الوتر، باب الدعاء : ۱۴۹۳۔ ترمذی : ۳۴۷۵۔ ابن ماجه : ۳۸۵۷۔ صحیح]

③ ﴿ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴾ [البقرة : ۱۶۳]
[أبو داوٗد، کتاب الوتر، باب الدعاء : ۱۴۹۶۔ ترمذی : ۳۴۷۸۔ حسن]

④ ﴿ الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ﴾ [آل عمران : ۲،۱]
[أبو داوٗد، کتاب الوتر، باب الدعاء : ۱۴۹۶۔ ترمذی : ۳۴۷۸۔حسن]

⌘ مندرجہ ذیل کلمات پڑھنے کے بعد دعا کریں گے تو (ان شاء اللہ) قبول ہوگی:

« لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ » [بخاری، کتاب التهجد، باب فضل من تعار من اللیل فصلی : ۱۱۵۴]

مسنون دعاؤں میں تحریف:

اپنے پاس سے دعا کرنے کی شریعت نے اجازت دی ہے، بشرطیکہ الفاظ کفریہ وشرکیہ نہ ہوں، لیکن مسنون دعاؤں میں سے دعا کرنا سب سے بہتر ہے۔ مگر بعض لوگوں نے مسنون دعاؤں میں من بھاتی تبدیلیاں کر لی ہیں، مثلاً اذان کے بعد والی دعا میں « آتِ مُحَمَّدَ »

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ » کے بعد "وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيعَ" اور « وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَّهُ » کے بعد "وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ "

اور نماز کے بعد والی دعا میں « اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ » کے بعد " وَ اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ اَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ " کا اضافہ کر دیا، یہ سراسر ظلم اور زیادتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ ایک شخص کو دعا سکھا رہے تھے اور اس نے "نَبِيِّكَ" کی جگہ " رَسُولِكَ" کہہ دیا، اگرچہ اس سے معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اسے منع کیا اور وہی لفظ پڑھنے کا حکم دیا جو خود اسے پڑھایا تھا۔ [بخاری، کتاب الوضوء، باب فضل من بات علی الوضوء : ۲۳۹]

اس سے ثابت ہوا مسنون دعاؤں میں تبدیلی جائز نہیں اور دعا میں تبدیلی محض دعا میں تبدیلی نہیں، یہ حدیث میں تحریف ہے اور وہ حرام ہے۔

نماز کے بعد اجتماعی دعا کا مسئلہ:

ہمارے یہاں فرض نمازوں کے بعد امام اور مقتدی مل کر جو اجتماعی دعا کا اہتمام کرتے ہیں اس کا رسول اللہ ﷺ یا آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک مرتبہ بھی یہ کام کیا ہوتا تو دوسرے مسائل کی طرح اس کا ثبوت بھی ضرور ہم تک پہنچتا۔ لیکن کسی ایک صحیح حدیث میں بھی اس کا ثبوت نہیں ہے۔ اسی وجہ سے علمائے کرام کی ایک بڑی جماعت حتیٰ کہ علمائے احناف نے اسے بدعت شنیعہ شمار کیا ہے۔ مثلاً امام ابن تیمیہ نے مختصر الفتاوی المصریہ (۴۰، ۴۱) اور مجموع الفتاوی (۵۱۹/۲۲) میں، امام ابن قیم نے زاد المعاد (۲۵۷/۱) میں، مفتی محمد ابراہیم نے دعا بعد الفرائض کا مسنون طریقہ (۲۲) میں، علامہ انور شاہ کشمیری حنفی نے العرف الشذی (۸۶) میں، مولوی فیض اللہ بنگلادیشی نے احکام الدعوات المروجہ (۲۱) میں، مولوی رفیق ولاوری شاگرد رشید مولانا محمود الحسن دیوبندی نے عماد الدین (۳۹۷) میں اور مفتی رشید احمد لدھیانوی نے احسن الفتاوی میں جماعت کے بعد اجتماعی دعا کرنے کو بدعت قرار دیا ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

نماز میں نظر کا مسئلہ

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ »[أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب الالتفات في الصلاة : ٩٠٩۔ صحيح الترغيب والترهيب للألباني : ٥٥٤۔ حسن]

”اللہ تعالیٰ بندے کی نماز میں برابر متوجہ رہتا ہے، جب تک بندہ ادھر ادھر نہ دیکھے۔ جب بندہ توجہ ہٹا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ ہٹا لیتا ہے۔“

⌘ رسول اللہ ﷺ نماز میں آنکھیں کھول کر رکھتے تھے۔[بخاری، كتاب الصلاة، باب إذا صلى في ثوب له أعلام ونظر إلى علمها : ٣٧٣، ٣٧٤۔ مسلم : ٥٥٦]

بعض لوگ نماز میں خشوع پیدا کرنے کے لیے آنکھیں بند کر لیتے ہیں، یہ خلاف سنت ہے۔

⌘ نماز میں سر کو جھکا لینا چاہیے، ادھر ادھر نہیں دیکھنا چاہیے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

« اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَفَعَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَنَزَلَتْ: ﴿ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴾ [المؤمنون : ٢] فَطَأْطَأَ رَأْسَهٗ » [مستدرك حاكم : ٢/٣٩٣، ح : ٣٤٨٣۔ إسناده حسن لذاته]

”رسول اللہ ﷺ نماز میں آسمان کی طرف دیکھا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”وہی لوگ کامیاب ہیں جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔“ تو اس کے بعد آپ ﷺ اپنا سر جھکا لیا کرتے تھے۔“

⌘ تشہد میں دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی پر نظر رکھنی چاہیے۔[نسائی، كتاب التطبيق،

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

باب موضع البصر فی التشهد : ١١٦١۔ صحیح]

⌘ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا جائز نہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

«سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ» [بخاری، کتاب الأذان، باب الالتفات فی الصلاة : ٧٥١]

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر جھانکنے کے متعلق پوچھا، تو آپ نے فرمایا: ''یہ تو شیطان کی جھپٹ ہے جو وہ آدمی کی نماز پر مارتا ہے۔''

⌘ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا جائز نہیں، اس سے نظر ختم ہونے کا خطرہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ، اَوْ لَا تَرْجِعُ اِلَيْهِمْ »[مسلم، کتاب الصلاة، باب النهی عن رفع البصر ...... الخ : ٤٢٨]

''لوگوں کو نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے ضرور رک جانا چاہیے، ورنہ ان کی بینائی جاتی رہے گی۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

سجدۂ سہو کا بیان

سجدۂ سہو امت محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے کہ اس کے ذریعے نماز ایسے عظیم ترین رکن میں انسانی بھول سے پیدا ہونے والے نقص کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ سجدۂ سہو ہر قسم کی نماز میں بھول چوک پر واجب ہے، آدمی اکیلا نماز ادا کر رہا ہو یا باجماعت اور نماز فرض ہو یا نفل، بھول چوک پر سجدۂ سہو کیے بغیر نماز نہیں ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ »[مسلم، كتاب المساجد، باب السهو في الصلاة والسجود له : ٥٧٢/٩٢]

''جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بھول جائے تو اسے دو سجدے کرنے چاہییں۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فِي كُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ »[ابن ماجه، كتاب إقامة الصلوات، باب ما جاء فيمن سجدهما بعد السلام : ١٢١٩ ـ حسن]

''ہر قسم کی بھول میں سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے ہیں۔''

سلام سے قبل ایک سے زائد غلطیاں ہو جائیں تو ان کے لیے سہو کر دو سجدے ہی کافی ہیں اور نماز میں جان بوجھ کر کی جانے والی غلطی کا ازالہ سجدۂ سہو سے نہیں ہو گا، بلکہ نماز باطل ہو جائے گی۔

رکعات میں کمی بیشی پر سجدۂ سہو:

⌘ اگر کوئی رکعت چھوٹ گئی تو اس رکعت کو مکمل کرنے کے بعد سجدۂ سہو کیا جائے گا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

دیا، تو آپ سے ذوالیدین نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! نماز مختصر ہو گئی ہے، یا آپ بھول گئے ہیں؟'' تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے؟'' لوگوں نے کہا: ''ہاں!'' تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور باقی والی دو رکعات پڑھائیں، پھر سلام پھیرا، پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کیا، جو عام سجود کی مانند یا ان سے لمبا تھا، پھر اٹھے۔'' [بخاری، کتاب السھو، باب من لم یتشھد فی سجدتی السھو: ۱۲۲۸۔ مسلم: ۵۷۳/۹۹]

⌘ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی تین رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیا، پھر اپنے گھر چلے گئے۔ ایک آدمی جسے خرباق کہا جاتا تھا، وہ آپ ﷺ کے پاس گیا، اس نے اس چیز کا ذکر کیا، تو آپ ﷺ غصہ کی حالت میں اپنی چادر کھینچتے ہوئے لوگوں کے پاس آئے اور ان سے پوچھا: ''کیا یہ شخص سچ کہتا ہے؟'' انھوں نے کہا: ''ہاں!'' آپ نے ایک رکعت پڑھائی، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔'' [مسلم، کتاب المساجد، باب السھو فی الصلاۃ والسجود له: ۵۷٤۔ أبو داؤد: ۱۰۱۸]

⌘ اگر کوئی رکعت زیادہ پڑھ لی ہے تو اس پر بھی دو سجدے کیے جائیں گے۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھا دی، تو آپ ﷺ سے پوچھا گیا: ''کیا نماز زیادہ ہو گئی ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' کہنے والے نے کہا: ''آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔'' تو آپ ﷺ نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔ [بخاری، کتاب السھو، باب إذا صلی خمسا: ۱۲۲٦۔ مسلم: ۹۱]

اگر کوئی نماز میں بھول کر اضافی رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا ہے تو جہاں یاد آئے وہیں سے پلٹ کر تشہد میں بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو کر لے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

درمیانہ تشہد چھوٹ جانے پر سجدۂ سہو:

⌘ اگر کوئی درمیانہ تشہد بھول جائے تو وہ سجدۂ سہو کرے گا۔ سیدنا عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ظہر کی نماز پڑھائی اور آپ دو رکعتوں پر بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے، چنانچہ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، جب نماز ختم ہونے والی تھی اور لوگ آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کر رہے تھے تو آپ نے اللہ اکبر کہہ کر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب من لم یر التشھد الأول واجبًا ...... الخ : ۸۲۹۔ مسلم : ۵۷۰]

واضح رہے کہ اگر کوئی درمیانہ تشہد بھول گیا ہے اور وہ سیدھا کھڑا ہو گیا ہے تو وہ یاد آنے پر بیٹھے گا نہیں، بلکہ نماز پوری کرے گا اور آخر میں سلام سے پہلے دو سجدے کرے گا۔ لیکن اگر کھڑا ہونے لگا اور یاد آ گیا تو بیٹھ جائے گا اور اس غلطی پر دو سجدے نہیں۔ کیونکہ مذکورہ بالا عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی ایک روایت میں یہ بھی ہے: ''ہم نے ''سبحان اللہ'' کہا، پس جب آپ سیدھے کھڑے ہو گئے تو آپ نے قیام شروع کر دیا اور آپ واپس نہ لوٹے۔'' [صحیح ابن خزیمۃ : ۱۱۵/۲، ح : ۱۰۳۱]

⌘ درمیانہ تشہد جہاں کرنا چاہیے تھا وہاں نہ کیا، یا جہاں نہیں کرنا چاہیے وہاں کیا تو سجدۂ سہو لازم ہو گا۔

رکعات کی تعداد میں شک پر سجدۂ سہو:

⌘ اگر رکعات کی تعداد میں شک پڑ جائے تو اس کی دو شکلیں ہوں گی، ایک یہ کہ اسے یقین نہیں آ رہا کہ آیا اس نے تین پڑھی ہیں یا چار اور دوسری شکل یہ ہے کہ شک پڑھنے پر اس نے غور و خوض کیا اور اسے یقین آ گیا کہ اس نے تین پڑھی ہیں یا چار۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

① پہلی حالت سے متعلق ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

"اگر تم میں سے کسی کو رکعات کی تعداد کے بارے میں شک پڑ جائے اور اسے معلوم نہ ہو سکے کہ اس نے تین پڑھی ہیں یا چار تو وہ شک کو چھوڑ دے اور یقینی بات پر بنیاد رکھے (یعنی تین پر) اور پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے، اب اگر اس نے پانچ رکعت نماز پڑھی ہو گی تو یہ سجدے اس کی نماز (کی رکعات) کو جفت کر دیں گے اور اگر اس نے پوری چار رکعت نماز پڑھی ہو گی تو یہ سجدے شیطان کے لیے ذلت کا سبب ہوں۔" [مسلم، کتاب المساجد، باب السهو في الصلاة والسجود له : ٥٧١]

اور سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب کسی کو دو اور ایک کے درمیان شک ہو جائے تو وہ ایک رکعت شمار کرے اور دو اور تین کے درمیان شک ہو تو دو رکعتیں شمار کرے، اگر تین اور چار کے درمیان شک پڑ جائے تو تین رکعتیں شمار کرے، پھر باقی نماز پوری کر لے، حتیٰ کہ شک اضافے کے بارے میں رہ جائے، پھر سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔" [ابن ماجه، كتاب إقامة الصلوات، باب ما جاء فيمن شك في صلاته فرجع إلى اليقين : ١٢٠٩ـ ترمذی : ٣٩٨ـ حسن]

② دوسری شکل یہ کہ اسے شک پڑا مگر غور و خوض کے بعد پتا چل گیا کہ اس کی کون سی رکعت ہے تو وہ ظن غالب پر بنیاد رکھے اور آخر میں دو سجدے کر لے۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ)) [بخاری، كتاب الصلاة، باب التوجه نحو القبلة حيث كان : ٤٠١ـ مسلم : ٥٧٢]

"جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے تو وہ ٹھیک بات کو تلاش کرے اور اسی کے مطابق اپنی نماز پوری کرے، پھر سلام پھیر کر دو سجدے کر لے۔"

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

واضح رہے کہ ”فلیتحر الصواب“ اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث کے الفاظ ”ولیبن علی استیقن“ کا معنی مختلف ہے، جیسا کہ مسلم کی حدیث میں جو مختلف چار الفاظ استعمال ہوئے ہیں، ان سے واضح ہوتا ہے اور یہ فرق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (۹۵/۳) میں بیان کیا ہے، اسی طرح امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے صحیح ابن خزیمہ (۱۱۴/۲) میں اور امام ابن حبان رحمہ اللہ نے صحیح ابن حبان میں، جبکہ امام نووی رحمہ اللہ اور دیگر علماء نے ان دونوں احادیث کا ایک ہی معنی مراد لیا ہے۔

جن غلطیوں پر سجدۂ سہو نہیں:

⌘ مندرجہ ذیل غلطیوں پر سجدۂ سہو نہیں کیا جائے گا:

① کوئی جہالت کی وجہ سے نماز میں بات کرے (جان بوجھ کر بولنے والے کی نماز ٹوٹ جائے گی)۔ سیدنا معاویہ بن الحکم السلمی رضی اللہ عنہ نے لاعلمی کی وجہ سے نماز میں کوئی بات کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”بلاشبہ یہ نماز ہے، اس میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں ہے۔“ [مسلم، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلاۃ...... الخ : ۵۳۷]

② کوئی دعا زیادہ مرتبہ پڑھی گئی، یا دعا میں کوئی لفظ زیادہ پڑھا گیا۔ ایک آدمی نے نماز میں اپنی طرف سے «رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ» پڑھ دیا، نماز کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”یہ کلمات کس نے کہے تھے؟“ اس شخص نے کہا: ”میں نے!“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے تیس سے زیادہ فرشتے دیکھے جو اسے پہلے لکھنے میں مقابلہ کر رہے تھے۔“ [بخاری، کتاب الأذان، باب : ۷۹۹]

③ قراءت میں غلطی ہوگئی تو سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءت بھولنے پر سجدۂ سہو نہیں کیا کرتے تھے۔ [أبو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الفتح علی الإمام فی الصلاۃ : ۹۰۷۔ صحیح]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

فاتحہ کی قراءت رہ جائے تو:

⌘ اگر کوئی شخص کسی رکعت میں سورۂ فاتحہ کی قراءت بھول جائے تو وہ اس رکعت کو دوبارہ پڑھے اور پھر دو سجدے کرے، کیونکہ فاتحہ کے بغیر رکعت ہی نہیں ہوتی۔ اسی طرح رکوع یا سجدہ کرنا بھول جائے تو بھی پہلے وہ رکعت پڑھے، پھر دو سجدے کرے۔

امام و مقتدی کے احکام:

⌘ اگر امام بھول جائے تو مقتدی امام کو غلطی پر متنبہ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي »[مسلم، كتاب المساجد، باب السهو في الصلاة و السجود له : ٥٧٢]

''جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کروا دیا کرو۔''

یاد کروانے کا طریقہ ''امامت کے باب میں'' ملاحظہ فرمائیں۔

⌘ امام غلطی سے اضافی رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو مقتدیوں کو تنبیہ کرنی چاہیے، امام پلٹ آئے تو صحیح ورنہ مقتدی بھی امام کی اقتدا کریں، کیونکہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو بھول کر ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں، جب سلام پھیرا تو لوگوں نے پوچھا: ''کیا نماز زیادہ ہو گئی ہے؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' لوگوں نے کہا: ''آپ نے پانچ رکعات پڑھا دی ہیں۔'' تو آپ ﷺ نے سجدۂ سہو کیا۔[بخاري، كتاب السهو، باب إذا صلى خمسا : ١٢٢٦۔ مسلم : ٥٧٢/٩١]

⌘ امام غلطی سے دوسرے رکن میں منتقل ہو گیا تو مقتدیوں کو بھی امام کی اقتدا کرنی چاہیے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ بھول کر درمیانہ تشہد بیٹھے بغیر تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے، (تو صحابہ بھی پیچھے کھڑے ہو گئے) اور آپ نے نماز مکمل کر کے سجدۂ سہو کیا...... اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔[بخاري، كتاب السهو، باب يكبر في سجدتي السهو : ١٢٣٠۔ مسلم : ٥٧٠/٨٦]

⌘ کسی غلطی پر امام سجدۂ سہو کرے تو مقتدیوں کو بھی سجدۂ سہو کرنا چاہیے۔ (ایضاً)

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ مقتدی جماعت کے دوران میں کوئی انفرادی غلطی کر لیتا ہے تو اس پر سجدۂ سہو نہیں ہوگا۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام مقتدیوں کا ضامن ہے۔'' [أبو داوٗد، کتاب الصلاۃ، باب ما یجب علی المؤذن من تعاهد الوقت: ۵۱۷۔ ترمذی : ۲۰۷۔ صحیح]

⌘ لیکن اگر مقتدی جماعت کے بعد والی رکعات میں غلطی کرے تو وہ سجدۂ سہو کرے، یا امام کے ساتھ ہی ہے، لیکن کسی وجہ سے اس کی قراءت فاتحہ رہ جائے، یا رکوع وسجدہ رہ جائے تو وہ بعد میں وہ رکعت دوبارہ پڑھے اور دو سجدے کرے۔

سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ:

⌘ سجدۂ سہو نماز کے دوسرے سجدوں کی طرح کیا جاتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''پھر آپ نے ''اللہ اکبر'' کہا اور عام سجدوں کی طرح سجدہ کیا، یا اس سے کچھ لمبا، پھر سر اٹھاتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہا، پھر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سر رکھا اور عام سجدوں کی طرح، یا ان سے کچھ لمبا سجدہ کیا، پھر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سر اٹھایا۔'' [بخاری، کتاب السهو، باب یکبر فی سجدتی السهو : ۱۲۲۹۔ مسلم : ۵۷۳]

⌘ سجدۂ سہو کرنے کے دو مقامات ہیں:

① آخری تشہد میں دعائیں مکمل کرنے کے بعد دو سجدے کریں، پھر سلام پھیر لیں۔ [بخاری، کتاب السهو، باب ما جاء فی السهو ...... الخ : ۱۲۲۴۔ مسلم : ۱۲۶۹]

② دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کریں اور پھر سلام پھیریں۔ [بخاری، کتاب السهو، باب إذا صلی خمسا : ۱۲۲۶۔ مسلم : ۵۷۴]

سجدۂ سہو کے مذکورہ بالا دونوں طریقے جائز ہیں۔ دونوں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے جس غلطی پر جو طریقہ اختیار کیا ہے، وہاں وہ طریقہ افضل ہے، یعنی رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں رہ جانے پر انھیں ادا کیا اور سجدے سلام کے بعد کیے تو اس صورت میں سلام کے بعد بہتر ہیں اور ایک دفعہ آپ کا درمیانہ تشہد رہ گیا تو آپ ﷺ نے سجدے سلام پھیرنے سے پہلے کیے تو اس صورت میں پہلے افضل ہیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ آخری تشہد میں دعائیں مکمل پڑھنے کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر سجدۂ سہو کرنا اور پھر دوبارہ مکمل تشہد پڑھنا پھر سلام پھیرنا، یہ کسی صحیح حدیث میں موجود نہیں۔

⌘ باتیں کرنے یا وقت گزرنے سے کوئی فرق نہیں پڑھتا، یعنی نماز دہرانی نہیں پڑے گی۔
ذوالیدین کے واقعہ میں رسول اللہ ﷺ نے باتیں کرنے اور وقت گزرنے کے باوجود نماز نہیں دہرائی، صرف باقی نماز ادا کی اور سجدۂ سہو کیا۔
بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر کچھ وقت گزر گیا، یا باتیں کرلیں تو نماز دہرانی پڑے گی، جبکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے، بلکہ یہ ذوالیدین والی صحیح حدیث کے خلاف ہے۔

⌘ ایک نماز میں ایک سے زائد غلطیاں ہو جائیں تو ان سب کے لیے ایک ہی سجدۂ سہو کافی ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

نماز میں جائز و ناجائز امور

نماز میں جائز کام:

⌘ کپڑے یا ٹشو وغیرہ میں تھوکنا، یا نزلہ صاف کرنا جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
« فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ، ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا » [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب حك البزاق باليد من المسجد : ٤٠٥]
''کوئی شخص نماز میں قبلہ کی جانب نہ تھوکے، لیکن بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک لے۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنی چادر لی اور اس میں تھوکا اور اسے اس چادر میں مل دیا اور فرمایا: ''یا اس طرح کر لیا کرو۔''

⌘ حالت نماز میں کسی کو گھر میں آنے کی اجازت دینے کے لیے کھانسنا جائز ہے۔ [نسائی، کتاب السهو، باب التنحنح فی الصلاة : ١٢١٢ تا ١٢١٤]

⌘ شیطان نماز میں وسوسے ڈالے تو نمازی کو "أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" پڑھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ پھونکنا چاہیے (جس میں لعاب بھی شامل ہو)۔ [مسلم، کتاب السلام، باب التعوذ من شيطان الوسوسة فی الصلوة : ٢٢٠٣]

⌘ نمازی کو سلام کہنا جائز ہے اور نمازی کو اشارے سے اس کا جواب دینا چاہیے، کیونکہ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے سلام کیا تو آپ نے اشارہ سے جواب دیا۔'' [أبو داود، کتاب الصلاة، باب رد السلام فی الصلاة : ٩٢٥۔ ترمذی : ٣٦٧۔ صحیح]

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا نماز میں سلام کا جواب دینے کا طریقہ بتاتے

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

ہوئے فرمایا: ''آپ ﷺ اس طرح کرتے'' اور پھر انھوں نے اپنا ہاتھ (اٹھا کر) پھیلا دیا۔ [أبوداوٗد، کتاب الصلاۃ، باب رد السلام فی الصلاۃ: ۹۲۷۔ صحیح]

⌘ نماز کے دوران میں بچہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی نواسی امامہ کو اٹھا کر نماز پڑھائی...... جب سجدہ کرنے لگتے تو اسے زمین پر بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔'' [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب إذا حمل جاریۃ صغیرۃ علی عنقہ فی الصلاۃ: ۵۱۶۔ مسلم: ۵۴۳]

⌘ ایسا اشارہ کرنا جائز ہے، جس سے بات سمجھ میں آ جائے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہی تھیں اور لوگ بھی نماز ادا کر رہے تھے، میں نے کہا: ''لوگوں کا کیا مسئلہ ہے؟'' انھوں نے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا، میں نے کہا: ''کیا کوئی نشانی ہے؟'' انھوں نے سر کے اشارہ سے کہا: ''ہاں!'' [بخاری، کتاب السھو، باب الإشارۃ فی الصلاۃ: ۱۲۳۵۔ مسلم: ۹۰۵]

⌘ ساتھ والے نمازی کی کسی چھوٹی موٹی غلطی کی اصلاح کی جا سکتی ہے، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، پھر نماز پڑھنے لگے، میں ان کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا، تو آپ ﷺ نے مجھے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر لیا۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب إذا قام الرجل ...... الخ: ۶۹۸۔ مسلم: ۷۶۳/۱۸۴]

⌘ سجدہ کی جگہ کوئی چیز پڑی ہو، یا وہاں کوئی بیٹھا یا لیٹا ہو تو اسے ہاتھ سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے لیٹی ہوتی اور میرے پاؤں آپ کے قبلہ والی جگہ ہوتے، جب آپ سجدہ کرنے لگتے تو مجھے دبا دیتے، تو میں اپنے پاؤں اکٹھے کر لیتی۔'' [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی الفراش: ۳۸۲۔ مسلم: ۵۱۲]

⌘ کسی ہنگامی معاملہ کی وجہ سے نماز مختصر کی جا سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بعض دفعہ میں لمبی نماز پڑھانے کا ارادہ کرتا ہوں، پھر کسی بچے کو روتے ہوئے سنتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں، تاکہ اس کی ماں کو مشکل نہ ہو۔'' [بخاری،

www.irepk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

كتاب الأذان، باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي : ۷۰۷]

⌘ نماز میں کسی وجہ سے رونا آ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کی حالت میں فرمایا: ''ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔'' میں نے کہا: ''بلاشبہ جب ابوبکر آپ کے مصلیٰ پر کھڑے ہوں گے تو وہ رونے کی وجہ سے لوگوں کو قراءت سنا نہیں پائیں گے۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب إذا بكى الإمام في الصلاة : ۷۱٦۔ مسلم : ۹۵/ ٤١٨]

⌘ جمائی آئے تو جہاں تک ممکن ہو اسے روکنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
« اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ » وَ فِيْ رِوَايَةٍ : « فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلٰى فَمِهِ » [مسلم، كتاب الزهد، باب تشميت العاطس و كراهة التثاؤب : ۲۹۹٤، ۲۹۹۵]
''جمائی شیطان کی طرف سے ہے، کسی کو جمائی آئے تو وہ استطاعت کے مطابق روکے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''(نہ رکے تو) اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے۔''

⌘ مجبوری کے وقت نماز میں ٹیک لگا کر کھڑا ہونا جائز ہے۔ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوڑھے اور جسم بھاری ہو گیا تو آپ نے اپنی جائے نماز میں ایک ستون گاڑ لیا جس پر آپ دوران نماز میں ٹیک لگا لیتے تھے۔'' [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب الرجل يعتمد في الصلاة على عصًا : ۹٤۸۔ صحيح]

⌘ نماز میں کسی کام مثلاً دروازہ کھولنے وغیرہ کے لیے تھوڑا سا ادھر ادھر چلا جا سکتا ہے۔
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں نے دروازہ کھٹکھٹایا، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ ان کے قبلہ کی سمت تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑا سا دائیں چل کر یا بائیں چل کر دروازہ کھولا اور پھر اپنے مصلیٰ پر لوٹ آئے۔'' [نسائي، كتاب السهو، باب المشي أمام القبلة خطى يسيرة : ۱۲۰۷۔ حسن]

⌘ سانپ، بچھو یا کسی بھی خطرناک چیز کو مارا جا سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
« اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ » [أبو داؤد، كتاب

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

الصلاة، باب العمل فی الصلاۃ : ۹۲۱۔ ترمذی : ۳۹۰۔ صحیح]

”دو خطرناک جانوروں سانپ اور بچھو کو نماز میں مار دو۔“

⌘ چھینک آئے تو چہرے پر ہاتھ یا کپڑا رکھ کر آواز آہستہ کرنی چاہیے۔[أبوداوٗد، کتاب الأدب، باب فی العطاس : ۵۰۲۹۔ ترمذی : ۲۷۴۵۔ صحیح]

⌘ نماز میں چھینک آئے تو یہ دعا پڑھنا جائز ہے:

« اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، مُبَارَكًا عَلَيْهِ، كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى » [ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی الرجل یعطس فی الصلاة : ۴۰۴۔ نسائی : ۹۳۲۔حسن]

” تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، تعریف بہت زیادہ، پاکیزہ، جس میں برکت کی گئی ہے اور جس پر برکت کی گئی ہے، جس طرح ہمارا رب پسند کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے۔“

نماز میں ممنوع کام:

⌘ چھینک والے کا جواب دینا۔

⌘ نماز میں باتیں کرنا۔ سیدنا معاویہ بن الحکم السلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« بَيْنَا أَنَا أُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ !...... قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ »[مسلم، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلاة ...... الخ : ۵۳۷]

” میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک آدمی کو چھینک آئی، میں نے ”یَرْحَمُكَ اللّٰهُ“ کہہ دیا ..... (تو نماز کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ نماز ہے، اس میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں۔“

⌘ ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

((ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ يَدَيْهِ فَاِنَّهُ فِيْ صَلَاةٍ))

[أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الهدى في المشي إلى الصلاة : ٥٦٢۔ ترمذی : ٣٨٦۔ صحيح]

''پھر وہ نماز کے لیے چلے تو ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ ڈالے، کیونکہ وہ نماز میں ہوتا ہے۔''

جب نماز کی طرف جاتے ہوئے انگلیاں ڈالنا ممنوع ہے، کیونکہ وہ نماز کے حکم میں ہے، تو نماز میں انگلیاں ڈالنا بالاولیٰ ممنوع ہے۔

⌘ ہونٹ بند رکھ کر محض دل میں پڑھنا مناسب نہیں، بلکہ ہونٹ کھول کر زبان سے پڑھنا چاہیے۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کا اندازہ داڑھی کی حرکت سے لگایا کرتے تھے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہونٹ کھول کر پڑھتے تھے۔[بخاری، كتاب الأذان، باب القراءة في الظهر : ٧٦٠]

⌘ بال باندھنا اور کپڑے سمیٹنا۔[بخاری، كتاب الأذان، باب لا يكف شعرًا : ٨١٥۔ مسلم : ٤٩٠]

بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ اگر شلوار ٹخنوں سے نیچے ہو تو اسے بھی اوپر کو سمیٹنا جائز نہیں، یہ استدلال غلط ہے، کیونکہ ٹخنوں سے نیچے کپڑا رکھنا حرام ہے۔

⌘ برہنہ ہونے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، کیونکہ ستر چھپانا شرط ہے، لیکن اگر کسی کے پاس کپڑا کم ہو تو پھر برہنہ ہونے سے نماز باطل نہیں ہو گی۔[بخاری، كتاب المغازي، باب : ٤٣٠٢۔ كتاب الزهد للإمام أحمد ابن حنبل، ص : ١٧١ و إسناده صحيح۔ حلية الأولياء : ١/ ٤١٧، ٤١٨، ح : ١٢٠٤]

⌘ آسمان کی طرف، یا ادھر ادھر دیکھنا۔[بخاری، كتاب الأذان، باب رفع البصر إلى السماء في الصلاة : ٧٥٠، ٧٥١]

⌘ خشوع وخضوع کے منافی بے جا حرکات کرنا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

⌘ نماز میں دائیں طرف یا سامنے تھوکنا، کیونکہ اگر مسجد میں گندگی کا ڈر نہ ہو تو پاؤں کے درمیان یا بائیں طرف تھوکنا جائز ہے۔ (تفصیل ''نماز میں جائز کام'' میں ملاحظہ فرمائیں)

⌘ دعائیں یا قراءت بلند آواز سے کرنا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

«لَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ» [مسند أحمد : ٣٦/٢، ح : ٤٩٢٨، وإسناده صحيح، قاله شعيب الأرنؤوط]

''کوئی بھی شخص نماز میں اونچی آواز میں قراءت نہ کرے۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

سواری پر فرض نماز کا بیان

⌘ بحری جہاز اور کشتی میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے کشتی میں نماز کی بابت سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((صَلِّ فِیْهَا قَائِمًا اِلَّا اَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ))[مستدرك حاكم : ١/٢٧٥، ح : ١٠١٩]

"کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ، الا یہ کہ تجھے گرنے کا خطرہ ہو (تو بیٹھ کر نماز ادا کر لے)۔"

⌘ علماء نے مندرجہ بالا حدیث پر قیاس کر کے ہوائی جہاز اور ریل گاڑی وغیرہ میں نماز ادا کرنے کی اجازت دی ہے۔[الفقه على المذاهب الأربعة : ١/٢٠٦]

⌘ نماز شروع کرنے سے پہلے قبلہ معلوم کر لیں۔ (تفصیل "قبلہ کے باب" میں ملاحظہ فرمائیں)

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

جماعت کا بیان

جماعت کی اہمیت:

⌘ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَآتُوا الزَّكَوٰةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ﴾ [البقرة : ٤٣]

''نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں (یعنی جماعت) کے ساتھ رکوع کرو (یعنی نماز ادا کرو)۔''

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ، فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ)) [ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب التغليظ في التخلف عن الجماعة: ٧٩٣۔ صحيح]

''جو شخص اذان کی آواز سنے اور مسجد میں نہ آئے، (بلکہ گھر میں نماز پڑھ لے) تو اس کی نماز نہیں ہوگی، الا یہ کہ کوئی عذر ہو۔''

⌘ ایک نابینے شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: ''مجھے مسجد میں لے جانے والا کوئی نہیں، کیا مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے؟'' رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا اذان کی آواز سنتے ہو؟'' اس نے کہا: ''ہاں!'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب ضرور (نماز کے لیے) مسجد میں آؤ۔'' [مسلم، كتاب المساجد، باب يجب إتيان المسجد على من سمع النداء : ٦٥٣]

⌘ جماعت کی اہمیت بجا لیکن یہ فرض نہیں، کیونکہ سیدنا یزید بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

''انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نماز پڑھی، جبکہ وہ نوجوان تھے۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو دیکھا کہ دو آدمی مسجد کی ایک جانب میں موجود ہیں اور انھوں نے (جماعت کے ساتھ) نماز نہیں پڑھی، آپ نے انھیں بلوایا، انھیں آپ کے سامنے پیش کیا گیا تو ان کی حالت یہ تھی کہ ان کے پٹھے کانپ رہے تھے۔ آپ نے پوچھا: ''تمھیں کیا رکاوٹ تھی کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟'' انھوں نے کہا: ''ہم اپنی منزل میں نماز پڑھ آئے تھے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے نہ کیا کرو، جب تم میں سے کوئی اپنی منزل میں نماز پڑھ چکا ہو، پھر امام کو پائے کہ اس نے ابھی نماز نہیں پڑھی تو اس کے ساتھ بھی مل کر پڑھے، یہ اس کے لیے نفل ہو جائے گی۔'' [أبو داؤد، كتاب الصلوة، باب فيمن صلى في منزله ...... الخ : ٥٧٥۔ صحيح]

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ان کی گھر میں پڑھی ہوئی نماز کو جائز قرار دیا ہے۔

جماعت کی فضیلت:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر وہ محض نماز پڑھنے کے لیے مسجد کی طرف چلے تو اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔'' [مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه : ٢٣٢]

⌘ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اچھی طرح وضو کر کے صرف نماز کے لیے مسجد کی طرف جاتا ہے، اس کا اور کوئی مقصد نہیں ہوتا، تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند ہوتا اور ایک گناہ مٹتا ہے، حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے اور جب آدمی مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو جب تک وہ نماز کی وجہ سے وہاں رکا رہے وہ نماز ہی میں ہوتا ہے (یعنی اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے) اور جب تک نمازی اپنی نماز والی جگہ بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اے اللہ! اسے معاف فرما، اے اللہ! اس کی توبہ قبول کر، یہاں تک کہ وہ کسی کو تکلیف دے، یا وہ بے وضو ہو جائے۔'' [مسلم، كتاب المساجد، باب فضل الصلاة المكتوبة ......الخ : ٢٧٢/

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

٦٤٩۔ بخاری ٢١١٩]

⌘ اور فرمانِ رسول ﷺ ہے:

''باجماعت نماز کا ثواب، اکیلے کی نماز سے ستائیس گنا زیادہ ہے۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة : ٦٤٥۔ مسلم : ٦٥٠]

⌘ اور جماعت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

''لوگوں میں سے نماز کا زیادہ ثواب اس شخص کو ملے گا جو زیادہ دور سے جماعت کے لیے آئے۔'' [مسلم، کتاب المساجد، باب فضل کثرة الخطا إلى المساجد : ٦٦٢]

⌘ اور باوضو ہو کر مسجد کی طرف جانے والے کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص وضو کر کے فرض نماز کے لیے چلتا ہے تو اسے احرام باندھ کر حج کو جانے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔'' [أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی فضل المشی إلى الصلاة : ٥٥٨۔ حسن]

⌘ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''آدمی کی نماز ایک آدمی کے ساتھ تنہا کی نماز سے بہتر ہے، دو آدمیوں کے ساتھ ایک آدمی کے ساتھ پڑھی گئی نماز سے افضل ہے اور جو نماز جتنی بڑی جماعت کے ساتھ پڑھی جائے وہ اتنی زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔'' [أبوداؤد، کتاب الصلاة، باب فی فضل صلاة الجماعة : ٥٥٤۔ نسائی : ٨٤٤۔ حسن]

⌘ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے گھر سے نکلا، مسجد میں جا کر دیکھا کہ جماعت ختم ہو چکی تھی تو اسے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب ہو گا، اسے باجماعت نماز پڑھنے والوں سے ذرا بھی کم ثواب نہیں ہو گا۔'' [أبوداؤد، کتاب الصلاة، باب ما جاء فیمن خرج ..... الخ : ٥٦٤۔ نسائی : ٨٥٦۔ صحیح]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

ترکِ جماعت پر وعید :

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيمَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً يَؤُمُّ النَّاسَ، ثُمَّ آخُذَ شُعَلاً مِنْ نَّارٍ فَأُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَا يَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ »

[بخاری، كتاب الأذان، باب فضل صلاة العشاء في الجماعة : ٦٥٧ـ مسلم : ٦٥١]

”میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں مؤذن کو اذان کا حکم دوں، پھر ایک آدمی کو جماعت کرانے کا کہوں، پھر آگ کا ایک شعلہ لے کر ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو نماز پڑھنے کے لیے نہ نکلے ہوں۔“

⌘ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”کسی بستی یا جنگل میں صرف تین مسلمان ہوں اور وہ نماز باجماعت کا اہتمام نہ کریں تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے،تم پر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا لازم ہے، کیونکہ بھیڑیا تنہا بکری کو کھا جاتا ہے (یعنی شیطان تنہا آدمی پر قابو پا لیتا ہے)۔“[نسائي، كتاب الإمامة، باب التشديد في ترك الجماعة : ٨٤٨ـ أبو داؤد : ٥٤٧ـ حسن]

جماعت کے لیے کتنے آدمی ہونے چاہییں ؟:

⌘ دو آدمی ہوں تو انھیں جماعت کروانی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی سے فرمایا:

”جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان اور اقامت کہنا، پھر تم دونوں میں سے بڑا جماعت کرائے۔“[بخاری، كتاب الأذان، باب اثنان فما فوقهما جماعة : ٦٥٨]

⌘ کہیں صرف ایک مسلمان ہے تو اسے بھی اذان و جماعت کا اہتمام کرنا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

''آپ کا رب بکریوں کے اس چرواہے سے بہت خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہتا ہے (پھر اقامت کہتا) اور نماز پڑھتا ہے۔'' [نسائی، کتاب الأذان، باب الأذان لمن يصلي وحده : ٦٦٧۔ أبو داؤد : ١٢٠٣۔ صحيح]

نماز کے لیے جانے کے آداب:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم اقامت کی آواز سنو تو نماز کے لیے سکون اور وقار کے ساتھ چل کر آؤ، جلدی نہ کرو اور جتنی نماز جماعت سے پالو، وہ پڑھ لو اور جو رہ جائے بعد میں پوری کر لو۔'' [بخاری، كتاب الأذان، باب لا يسعى إلى الصلاة ..... الخ : ٦٣٦۔ مسلم : ٦٠٣]

⌘ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد کی طرف جائے تو وہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے، کیونکہ وہ نماز میں ہوتا ہے۔''

[أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الهدى في المشي إلى الصلاة : ٥٦٢۔ ترمذی : ٣٨٦۔ صحيح]

یعنی مسجد کی طرف جاتے ہوئے آدمی نماز میں ہوتا ہے، لہٰذا اسے راستے میں بھی نماز کے منافی کوئی کام نہیں کرنا چاہیے۔

⌘ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ضرور پڑھے۔''

[بخاری، كتاب الصلاة، باب إذا دخل المسجد فليركع ركعتين : ٤٤٤۔ مسلم : ٧١٤]

اگر کسی نے بیٹھنے سے قبل کوئی نفل یا فرض نماز پڑھ لی تو پھر تحیۃ المسجد پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

خواتین کی جماعت کا بیان

عورتوں کے لیے افضل جگہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا، وَ صَلَاتُهَا فِيْ مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ بَيْتِهَا » [أبو داود، كتاب الصلاة، باب التشديد في ذلك : ٥٧٠۔ صحيح]

''عورت کے لیے اپنے گھر (کے دالان) میں نماز پڑھنا صحن کی نسبت بہتر ہے اور اندرونی کمرے میں نماز پڑھنا کھلے مکان میں نماز پڑھنے سے بھی بہتر ہے۔''

خواتین کو مسجد میں نماز کی اجازت:

⌘ خواتین کو مساجد میں جا کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« فَلَا تَمْنَعُوْا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ » [بخاري، كتاب النكاح، باب استئذان المرأة زوجها إلى المسجد وغيره : ٥٢٣٨۔ مسلم : ٤٤٢/١٣٦]

''اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے منع نہ کرو۔''

خواتین کی خاص مساجد:

⌘ گھر میں جماعت کے لیے ایک جگہ مخصوص کی جا سکتی ہے، جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ میرے گھر میں تشریف لا کر نماز پڑھیں، پھر میں اس جگہ کو اپنے لیے مسجد بنا لوں۔'' رسول اللہ ﷺ تشریف

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

لائے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک چٹائی پکڑی اور اس پر پانی کے چھینٹے مارے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور انھوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔" [نسائی، كتاب المساجد، باب الصلاة على الحصير : ۷۳۸۔ إسناده صحيح]

⌘ اسی طرح خواتین کی مخصوص جگہوں میں مثلاً خواتین کے سکول، مدرسہ وغیرہ میں مسجد بنانی چاہیے۔ لیکن مردوں کی طرح عام معاشرے میں عورتوں کے لیے مخصوص مساجد کہ جس کا آج کل کفار نے حقوق نسواں کے نام پر شوشہ چھوڑا ہے، قرآن وسنت یا تاریخ اسلام میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ لہٰذا عام معاشرے میں خواتین کے لیے علیحدہ مساجد بنانا جائز نہیں، کیونکہ یہ سراسر فتنے کا باعث ہے۔

خواتین کی جماعت:

⌘ عورتیں بھی جماعت سے نماز ادا کریں تو بہتر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا تخصیص فرمایا:

"جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز تنہا کی نماز سے ستائیس گنا بہتر ہے۔"

[بخاری، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة : ٦٤٥۔ مسلم : ٦٥٠]

⌘ گھر میں خواتین جماعت کرواسکتی ہیں۔ سیدہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کے لیے اس کے گھر میں تشریف لائے اور اس کے لیے ایک مؤذن مقرر کیا اور اسے (یعنی مجھے) گھر والوں کی جماعت کروانے کا حکم دیا۔" [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب إمامة النساء : ٥٩٢۔ حسن]

سیدہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا گھر میں موجود صرف عورتوں کو جماعت کرواتی تھیں، کیونکہ دارقطنی میں الفاظ ہیں: ((وَ تَؤُمَّ نِسَاءَهَا)) "وہ اپنے گھر کی عورتوں کی امامت کرائے۔"

[الدارقطني : ١٠٦٩۔ إسناده حسن]

⌘ خواتین کی جماعت فرض ونفل دونوں کے لیے جائز ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو مطلق گھر والوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا، فرض اور نفل کی تفریق نہیں کی۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

خواتین کی جماعت کروانے کا طریقہ:

⌘ عورت امام صف ہی میں کھڑی ہوگی، مرد امام کی طرح آگے بڑھ کر نہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جماعت کرواتے وقت صف میں کھڑی ہوتی تھیں۔ [الدارقطنی : ۱/ ۴۰۴، ح : ۱۴۲۹۔ إسناده حسن لذاته]

⌘ اس کی قراءت کی آواز بس اسی قدر ہو کہ مقتدی عورتیں سن سکیں۔

خواتین کے لیے مسجد جانے کے آداب:

⌘ عورتوں کو خوشبو لگا کر (یا بھڑکیلا لباس پہن کر) مسجد میں نہیں آنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی مسجد میں آنا چاہے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔'' [مسلم، کتاب الصلاة، باب خروج النساء إلی المساجد ...... الخ : ۱۴۲/ ۴۴۳]

⌘ اگر فتنے کا خطرہ ہو تو عورت کو مسجد میں جانے کی اجازت نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا، فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ))[مسلم، کتاب الصلاة، باب خروج النساء إلی المساجد ...... الخ : ۴۴۴۔ بخاری : ۸۶۹]

''جو عورت خوشبو لگائے وہ نماز عشاء میں ہمارے ساتھ شامل نہ ہو۔''

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

صفوں کا بیان

صفیں درست کرنا فرض ہے:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ » وَ فِي رِوَايَةٍ : « مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ » [بخاری، كتاب الأذان، باب إقامة الصف من تمام الصلاة : ٧٢٣۔ مسلم : ٤٣٣]

''اپنی صفیں سیدھی کرو، بلاشبہ صفیں درست کرنا نماز کا حصہ ہے۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''یہ نماز کی تکمیل ہے۔''

⌘ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَ لِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ » [أبوداوٗد، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف : ٦٦٦۔صحيح]

''صفیں سیدھی کرو، ایک دوسرے کے ساتھ کندھے برابر کرو، خلا کو پر کرو، (صفیں درست کروانے والو!) اپنے بھائیوں کے لیے نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لیے (بیچ میں) خالی جگہ مت چھوڑو۔''

⌘ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے صفوں کے درمیان ایک طرف سے دوسری طرف تک چلتے اور ہمارے (نمازیوں کے) سینے اور کندھے ہاتھ سے برابر کرتے تھے۔'' [أبوداوٗد، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف :

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

٦٦٤۔ نسائی : ٨١٢۔ صحیح]

⌘ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے صفیں درست کرنے کے لیے آدمی مقرر کیے ہوئے تھے اور جب تک صفیں درست کرنے کی اطلاع نہ دی جاتی، آپ نماز شروع نہیں کرتے تھے۔[ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی إقامة الصفوف، تعلیقًا بعد الحدیث : ٢٢٧]

صفیں درست کرنے کی فضیلت:

⌘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَقِیْمُوا الصَّفَّ فِی الصَّلَاةِ، فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ))

[بخاری، کتاب الأذان، باب إقامة الصف من تمام الصلاة : ٧٢٢۔ مسلم : ٤٣٥]

”نماز میں صفیں درست کرو، بلاشبہ صفیں سیدھی کرنا نماز کا حسن ہے۔“

⌘ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفیں ملانے والوں پر درود بھیجتے ہیں اور جو شخص صف کے خلا کو پر کرتا ہے اللہ اس کے ذریعے اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے۔“

[ابن ماجه، کتاب إقامة الصلوات، باب إقامة الصفوف : ٩٩٥۔ صحیح]

⌘ اور فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ))[أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف : ٦٦٦۔ نسائی : ٨٢٠۔ صحیح]

”صفیں ملانے (یعنی خلا کو پر کرنے)والوں کو اللہ (اپنے ساتھ) ملا لیتا ہے اور صفیں کاٹنے والوں کو اللہ (اپنے سے) کاٹ دیتا ہے۔“

صفیں درست نہ کرنے کی سزا:

⌘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ)) [بخاری، کتاب الأذان، باب تسوية الصفوف عند الإقامة وبعدها :٧١٧۔ مسلم : ٤٣٦]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

''تم ضرور بضرور اپنی صفیں درست کرلو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمھارے درمیان اختلافات پیدا کر دے گا۔''

⌘ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہوا کرو، انھیں قریب قریب بناؤ اور گردنوں کو بھی برابر رکھو، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ! بلاشبہ میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ بکری کے بچے کی طرح صفوں کی خالی جگہوں میں گھس جاتا ہے (اور نماز خراب کرتا ہے)۔'' [أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف : ٦٦٧۔ نسائي : ٨١٦۔ صحيح]

صفیں درست کرنے کا طریقہ:

⌘ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''سب سے پہلے پہلی صف مکمل کرو، پھر اس سے پیچھے والی (آخر تک) اور اگر کوئی کمی ہے تو وہ صرف آخری صف میں ہونی چاہیے۔'' [أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف : ٦٧١۔ صحيح]

⌘ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ ہماری صفیں اس طرح سیدھی اور برابر کرتے جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے۔'' [أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف : ٦٦٣۔ نسائي : ٨١١۔ ترمذي : ٢٢٧۔ صحيح]

⌘ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جب نبی اکرم ﷺ ہمیں صفیں درست کرنے کا حکم دیتے تو ہم اس طرح کھڑے ہوتے تھے کہ ہر نمازی اپنا پاؤں اور کندھے ساتھ والے کے پاؤں اور کندھے کے ساتھ چپکا دیتا تھا۔'' [بخاري، كتاب الأذان، باب إلزاق المنكب بالمنكب...... الخ : ٧٢٥]

⌘ سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''پاؤں کو سیدھا کرنا اور ہاتھ کو ہاتھ پر رکھنا سنت میں سے ہے۔'' [أبو داوٗد، كتاب الصلوة، باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلوة : ٧٥٤۔ حسن]

⌘ سب نمازیوں کو امام کی طرف ملنا چاہیے، نہ کہ امام کی مخالف سمت اور صف درمیان سے

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

بنانی شروع کرنی چاہیے۔

⌘ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ آدمی کے دونوں پاؤں کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیے؟ اس مسئلہ کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ جب احادیث کے مطابق کندھے اور پاؤں ساتھ والے سے ملائیں گے تو پاؤں ایک خاص حد تک کھلیں گے، اس سے نہ زیادہ کھلیں گے اور نہ کم، یعنی نمازی کی جسامت کے مطابق۔

پہلی صف کی فضیلت:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر درود بھیجتے ہیں۔'' [نسائی، كتاب الأذان، باب رفع الصوت بالأذان : ٦٤٧۔ ابن ماجه : ٩٩٧۔صحيح]

⌘ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کی فضیلت کا علم ہو جائے اور (اسے حاصل کرنے کے لیے) قرعہ اندازی کے علاوہ کوئی حل نہ پائیں تو ضرور وہ قرعہ اندازی ہی کریں۔'' [بخاري، كتاب الأذان، باب الاستهام في الأذان ...... الخ : ٦١٥۔ مسلم : ٤٣٧]

⌘ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے پہلی صف والوں کے لیے تین مرتبہ دعا مغفرت فرمائی اور دوسری صف والوں کے لیے ایک مرتبہ۔'' [ابن ماجه، كتاب إقامة الصلوات، باب فضل الصف المقدم : ٩٩٦۔ صحيح]

بلاوجہ پہلی صف سے پیچھے ہٹنے کی سزا:

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«تَقَدَّمُوْا فَائْتَمُّوْا بِيْ، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ » وَ فِيْ رِوَايَةٍ : «فِي النَّارِ »[مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف...... الخ : ٤٣٨۔ أبو داؤد : ٦٧٩]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

"میرے قریب آؤ اور پہلی صف پوری کرو، پھر دوسری صف والے تمھاری پیروی کریں اور جو لوگ پیچھے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انھیں آگ (سے نکالنے) میں بھی پیچھے کر دیتا ہے۔"

دو افراد کی جماعت:

⌘ دو آدمی ہوں تو مقتدی کو امام کے دائیں جانب برابر کھڑا ہونا چاہیے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

« فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ »[بخاری، کتاب الأذان، باب يقوم عن يمين الإمام ...... الخ : ٦٩٧۔ مسلم : ٧٦٣/١٨٤]

"میں رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، تو آپ نے مجھے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔"

⌘ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس صورت میں مقتدی کو امام سے ذرا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہونا چاہیے، تو یہ بات درست نہیں، بلکہ مندرجہ بالا حدیث کے خلاف ہے۔

⌘ دو آدمیوں کی جماعت میں اگر تیسرا آدمی آ جائے تو وہ مقتدی کو پیچھے کھینچ کر اپنے ساتھ کھڑا کر لے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے، میں آیا اور آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر جبار بن صخر رضی اللہ عنہ آئے، اس نے وضو کیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے، تو آپ ﷺ نے ہم دونوں کے اکٹھے ہاتھ پکڑے اور ہمیں دھکیل کر اپنے پیچھے کھڑا کر دیا۔" [مسلم، کتاب الزهد، باب حديث جابر الطويل و قصة أبي اليسر : ٣٠١٠]

⌘ اسی طرح اگر امام کے پیچھے دو افراد ہوں اور ایک کسی عذر سے نماز چھوڑ کر چلا جائے تو دوسرا شخص آگے بڑھ کر امام کی دائیں جانب کھڑا ہو جائے۔

⌘ اگر دو آدمی جماعت کروا رہے ہوں اور تیسرا آدمی شامل ہونا چاہتا ہے اور پیچھے جگہ نہیں

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

ہے تو امام بھی آگے جا سکتا ہے۔ [دیکھیے ابن خزیمة : ١٦٧٤، ١٥٣٦ و إسناده صحیح]

صفوں کی ترتیب:

⌘ امام کے پیچھے مرد کھڑے ہوں۔

⌘ امام کے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو دینی اعتبار سے سب سے زیادہ عقل مند ہیں، تاکہ وہ بھولنے پر یاد کرا سکیں اور کوئی مشکل پیش آنے پر امام بن سکیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« وَلْيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ » [مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تسویة الصفوف...... الخ : ٤٣٢]

''میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو (دینی اعتبار سے) سب سے زیادہ سمجھ دار اور عقل مند ہیں، پھر وہ کھڑے ہوں جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ جو ان کے قریب ہیں۔''

بچوں کی صف:

⌘ بچوں کی صف مردوں کی صف کے بعد ہے، سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: ''کیا میں تمھیں نبی کریم ﷺ کی نماز کا طریقہ نہ بتاؤں؟'' چنانچہ انھوں نے بتایا کہ آپ نے اقامت کہی، پھر مردوں کی صف بنائی اور پھر بچوں کی صف ان کے پیچھے بنائی اور انھیں نماز پڑھائی۔ [أبو داوٗد، کتاب الصلوۃ، باب مقام الصبیان من الصف : ٦٧٧۔ اسے زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے۔ مسند أحمد : ٥/٣٤٣، ح : ٢٢٩٧٢، إسناده حسن لذاته، شهر بن حوشب صدوق حسن الحديث، وثقه الجمهور]

⌘ لیکن اگر بچے مردوں کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں تو یہ بھی جائز ہے، جیسا کہ صحیح بخاری (٦٩٧) میں ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تنہا ہونے کی وجہ سے نبی ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں اور ایک یتیم بچے نے ہمارے گھر میں نبی ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔" [بخاری، کتاب الأذان، باب المرأة وحدها تکون صفا : ۷۲۷۔ مسلم : ٦٥٨]

خواتین کی صف:

⌘ (اگر عورتوں کے لیے علیحدہ انتظام نہ ہو تو) مردوں اور بچوں کے بعد عورتوں کی صف بنائی جائے گی۔[مسلم، کتاب الفتن، باب قصة الجساسة : ۲۹٤۲]

⌘ عورت ایک ہو، تب بھی وہ پیچھے تنہا کھڑی ہو گی، کسی بھی مرد کے ساتھ کھڑی نہیں ہو گی۔ [مسلم، کتاب المساجد، باب جواز الجماعة...... الخ : ٦٦٠/٢٦٩]

⌘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " (مرد و زن اکٹھے ہونے کی صورت میں) مردوں کی اچھی صف پہلی اور سب سے بری آخری ہے اور عورتوں کی پہلی صف بری اور آخری صف افضل ہے۔" [مسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف...... الخ : ٤٤٠]

امام سے آگے کھڑا ہونا:

⌘ مقتدیوں کو امام کے پیچھے کھڑے ہونا چاہیے، آگے کھڑا ہونا جائز نہیں، ہاں اگر مقتدی ایک ہے تو وہ امام کے ساتھ اس کی دائیں جانب کھڑا ہو گا۔ صف بندی کرتے ہوئے اس کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے۔

ستونوں کے درمیان صف بندی:

⌘ ستونوں کے درمیان، جہاں صف درمیان سے منقطع ہو جائے، صف بنانے سے بچنا چاہیے۔ عبدالحمید بن محمود رحمہ اللہ کہتے ہیں: "میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی، ہمیں ستونوں کی طرف دھکیل دیا گیا، ہم آگے پیچھے ہونے لگے، تو سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: "عہد رسالت میں ہم اس سے بچا کرتے تھے۔" [أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب الصفوف بین المواری : ٦٧٣۔ ترمذی : ۲۲۹۔ نسائی : ۸۲۲۔ صحیح]

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنا:

⌘ اگلی صف میں جگہ خالی ہونے کے باوجود کوئی پیچھے تنہا نماز ادا کرے، تو اس کی نماز نہیں ہو گی۔ سیدنا وابصہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ صف سے پیچھے تنہا نماز پڑھ رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز دہرانے کا حکم دیا۔'' [أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب الرجل يصلي وحده خلف الصف : ٦٨٢۔ ترمذی : ٢٣٠۔ ابن ماجه : ١٠٠٤۔ صحيح]

⌘ ہمارے ہاں کچھ لوگ اس کی بالکل پروا نہیں کرتے، بلکہ جلدی میں پیچھے ہی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ آگے والی صف سے ایک آدمی کو کھینچ کر اپنے ساتھ کھڑا کر لیتے ہیں اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ امام کے ساتھ جا کر کھڑے ہو جانا چاہیے، یہ تمام طریقے غلط ہیں، ان کا کسی صحیح حدیث میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

⌘ یاد رہے اگلی صف سے آدمی پیچھے کھینچنے والی روایات سخت ضعیف ہیں۔ [ملاحظہ ہو التلخيص الحبير : ٢/٣٧، ح : ٥٨٣۔ السلسلة الضعيفة : ٩٢١]

لہٰذا جس آدمی نے آگے والی صف میں جگہ ہونے کے باوجود پیچھے تنہا نماز پڑھی، اس کی نماز قطعاً نہیں ہوئی، اسے نماز دہرانی چاہیے، یا جس قدر اس نے تنہا نماز پڑھی ہے اسے دہرا لے۔

⌘ یہ اس صورت میں ہے جب اگلی صف میں جگہ موجود ہو اور یہ پیچھے تنہا کھڑا ہو، لیکن اگر کسی نے اگلی صف میں جگہ نہ ملنے کی صورت میں پیچھے تنہا نماز پڑھی تو چونکہ وہ معذور ہے، لہٰذا اسے نماز دہرانے کی ضرورت نہیں، ان شاء اللہ اس کی نماز ہو جائے گی۔

[احکام ومسائل از مبشر احمد ربانی : ٢٠٧، ٢٠٨۔ نماز میں صف بندی : ٨٥]

⌘ اگر عورت اکیلی ہے تو اس کی تنہا صف ہو جاتی ہے، لہٰذا اس کی نماز تنہا ہو جائے گی، جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ہمارے پیچھے تنہا نماز پڑھی تھی۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی چیز حائل ہونا:

⌘ امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی چیز حائل ہو، تو کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ امام کی آواز مقتدیوں تک پہنچتی ہو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنے (چٹائی کے) حجرے میں نماز پڑھتے تھے اور اس کی دیوار چھوٹی تھی، لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا، تو وہ بھی کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔'' [بخاری، كتاب الأذان، باب إذا كان بين الإمام وبين القوم حائط وسترة: ٧٢٩، ٧٣٠]

⌘ لہٰذا امام ایک کمرے میں ہو اور مقتدی دوسرے کمرے میں، تو ان کی نماز درست ہے۔ بعض لوگوں نے یہ مسئلہ گھڑ لیا ہے کہ امام کو مقتدیوں کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے، ورنہ اس کی اقتدا درست نہیں، حتیٰ کہ اگر امام مسجد کے محراب (جو مسجد کے ہال سے ذرا آگے ہوتا ہے اس) میں ہے اور مقتدی ہال میں ہیں تو بھی اقتدا درست نہیں، لہٰذا امام کو محراب سے ذرا پیچھے ہال میں کھڑا ہونا چاہیے۔ ہاں اگر امام کے ساتھ چند مقتدی موجود ہیں تو پھر دوسری جگہ والے مقتدیوں کی نماز جائز ہو گی۔ یہ تمام باتیں خود ساختہ ہیں، حدیث سے ان کا کوئی تعلق نہیں، بلکہ مندرجہ بالا حدیث کے خلاف ہیں۔

⌘ اگر ضرورت و حاجت ہو تو امام بلند جگہ کھڑا ہو کر نماز پڑھا سکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ بخاری شریف کی روایت میں ہے، ابو حازم رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''سیدنا سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: ''منبر کس چیز کا تھا؟'' تو انھوں نے فرمایا: ''اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں ہے، یہ فلاں عورت کے فلاں غلام نے غابہ جگہ کے جھاؤ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تیار کیا تھا، جب منبر تیار کر کے (مسجد میں) رکھ دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رخ ہو کر نماز شروع کی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔'' [بخاری، كتاب الصلاة، باب الصلاة في السطوح والمنبر والخشب: ٣٧٧۔ مسلم: ٥٤٤]

بخاری کی مذکورہ بالا حدیث ہی میں ہے کہ علی بن عبد اللہ مدینی رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھ سے

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net

http://pdfbooksfree.blogspot.com

امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ نے اس حدیث سے متعلق سوال کیا تو میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اونچی جگہ کھڑے تھے، اس لیے میں اس میں کوئی حرج خیال نہیں کرتا کہ امام مقتدیوں سے اونچی جگہ کھڑا ہو۔

اور ابو داؤد (۵۹۷) کی جس روایت میں اونچی جگہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، اسے اگرچہ علامہ الالبانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے لیکن زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، اس میں اعمش مدلس راوی ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeth.net